مسلسل اشاعت کے ۲۸ سال

ماہنامہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

شمارہ: ۳ جلد: ۱۴

ربیع الاول ۱۴۳۱ھ مارچ 2010

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لا نبی بعدی ولا امۃ بعدی (الحدیث)

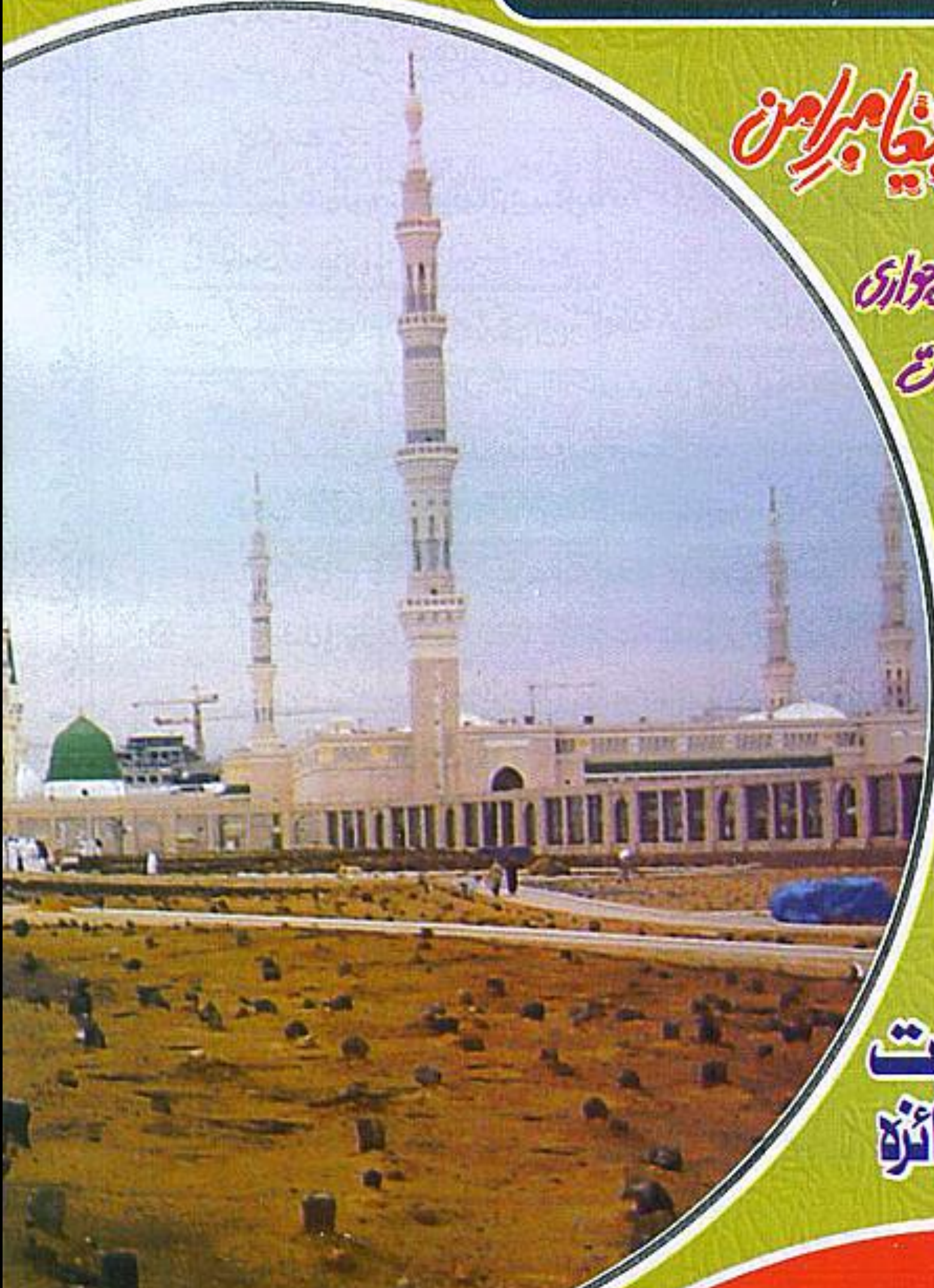

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغامبر امن

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری سے صحابہ کرام کی ملاقات

ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد اور ہماری ذمہ داری

حرمین شریفین کی زیارت اور مرزائیوں کا دھوکہ

اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی جائزہ

www.khatm-e-nubuwwat.com
www.lolaak.clickhere2.net
www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ 3 ● جلد: 14

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا غلام رسول دینپوری

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروق
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفےٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-458348614122

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد اور ہماری ذمہ داری	مولانا اللہ وسایا	3

مقالات ومضامین

رسول اللہ ﷺ پیامبر امن!	مولانا عبدالرحمٰن طاہر سورتی	5
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری سے صحابہ کرامؓ کی ملاقات!	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	11
بدکاری کے ذرائع کا انسداد!	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	12
مدارس پر چھاپے ...... ایک سوچا سمجھا منصوبہ!	مولانا قاری حنیف جالندھری	14
ایک فقیر منش شخصیت مخدوم نور محمد ہاشمی مرحوم!	مولانا رشید احمد لدھیانوی	17
کراچی کے حادثہ پر کھلا خط......!	محمد حسین مختی سابق ایم این اے	21

رد قادیانیت

بلال احمد کا قبول اسلام اور......!	مولانا سعید احمد جلال پوری	25
حرمین شریفین کی زیارت اور مرزائیوں کا دھوکہ!	مولانا محمد رحمت اللہ (مقبوضہ کشمیر)	29
مسلم مسجد نور پور کالونی کی واگزاری کی تفصیلی رپورٹ!	مولانا غلام رسول دین پوری	38
اسلام اور قادیانیت ...... ایک تقابلی جائزہ!	مولانا غلام رسول دین پوری	41
سنجر چانگ میں قادیانیت کا تعاقب!	مولانا محمد خالد نثار	46
مکتوب جمیل......!	قاری جمیل الرحمٰن اختر	48

متفرقات

قافلہ آخرت!	ادارہ!	50
جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ!	52
تبصرہ کتب!	ادارہ!	54

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد اور ہماری ذمہ داری!

اللہ رب العزت کی توفیق وعنایت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، عقیدۂ ختم نبوت کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ سارا سال ملک بھر میں عوامی اجتماعات، کانفرنسیں، کورس، سیمینار، اجلاس، رابطہ مہم، لٹریچر کی تقسیم، درس، خطبات جمعہ، خصوصی ملاقاتوں وغیرہ کے ذریعہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کو جاری رکھا جاتا ہے۔

گذشتہ سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وسیع پیمانہ پر بھرپور پانچ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ سرگودھا، چناب نگر، فیصل آباد دھوبی گھاٹ، لاہور شاہی مسجد میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ بڑی آب وتاب وشان وشوکت سے پروقار اور پرامن ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا اور اسے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے مثبت اور مؤثر پیش رفت قرار دیا گیا۔ اس سلسلہ کی ایک اہم کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی میں منعقد ہونا تھی۔ ملک میں خودکش دھماکوں کی ایک لہر چلی جس سے پورا ملک لرز اٹھا۔ راولپنڈی کی ضلعی انتظامیہ نے ان مخدوش حالات کے پیش نظر کانفرنس کی منظوری دینے سے انکار کردیا۔ چنانچہ مجبوراً کانفرنس منعقد نہ ہوسکی۔

اس سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۴؍مارچ سکھر، ۴؍اپریل سیالکوٹ، ۹؍مئی کو ایبٹ آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا پروگرام طے کیا ہے۔ اللہ رب العزت کا نام لے کر رفقاء نے کانفرنسوں کی تیاریوں کا آغاز کردیا ہے۔

سکھر کی کانفرنس قاسم پارک میں کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن ان سطور کو تحریر کرتے وقت خوش کن روح پرور یہ خبر ملی ہے کہ ضلعی انتظامیہ اسٹیڈیم میں کانفرنس منعقد کرنے پر رضامند ہوگئی ہے۔ ان کانفرنسوں میں تمام مکاتب فکر، تمام دینی جماعتوں کے چیدہ چیدہ رہنمایان کو شرکت کی زحمت دی جارہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز! یہ کانفرنسیں اس تشت وافتراق کی مسموم فضاء میں اتحاد ویگانگت کی نئی سمت متعین کریں گی۔ دینی مدارس کے تحفظ کے حوالہ سے بھی یہ کانفرنسیں واضح اور بھرپور منظم آواز بلند کرنے کا باعث ثابت ہوں گی۔

۴؍مارچ کو کہروڑپکا ضلع لودھراں میں بین الاضلاعی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہورہی ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال نے ضلع بھر کی دینی قیادت کو اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے متحرک کردیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کانفرنس بھی مثالی کانفرنس ثابت ہوگی۔

سیالکوٹ، سکھر، ایبٹ آباد کی کانفرنسوں کی تیاری کے لئے ہر جگہ تیس تیس، چالیس چالیس، مقامی ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ تاکہ بھرپور دعوتی عمل کے فریضہ وفود وقافلہ جات کو ان کانفرنسوں میں شرکت کے لئے تیار کیا جاسکے۔ دینی مدارس وجامعات، خطبائے عظام، علمائے کرام اور دینی جماعتوں کی قیادت سے عالمی مجلس

تحفظ ختم نبوت نہ صرف یہ کہ توقع رکھتی ہے بلکہ درخواست گذار ہے کہ وہ ان کانفرنسوں کو کامیاب بنانے کے لئے اللہ رب العزت کی رحمت ومغفرت، حضرت محمد عربی ﷺ کی شفاعت کے حصول کے لئے اپنی دینی ذمہ داری سمجھ کر ان کانفرنسوں کو کامیاب بنانے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ شانہ بشانہ اپنی ذمہ داری کو پورا فرمائیں۔ اسی طرح مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر بزرگ وخورد سے، مبلغین وخطباء سے اور کارکنوں وعہدیداران سے التماس ہے کہ وہ ان کانفرنسوں کی کامیابی کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔

قارئین کرام! یقین فرمائیے کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہمارے دین وایمان کا تقاضہ ہے۔ اسے سیاسی اغراض یا ذاتی مفادات کے لئے استعمال کرنا ہم گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہمارے اکابر نے اس کام کو تمام تر مصلحتوں سے بالا طاق ہو کر سرانجام دیا۔ آج ہم نے اپنے اکابر کی ان روایات کو زندہ کرنا ہے اور دنیا پر واضح کرنا ہے اور ان کانفرنسوں کے ذریعہ ان کو پیغام دینا ہے کہ رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس اور وصف خاص عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہمیں اپنی جانوں بھی زیادہ عزیز ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عزم وارادہ کو نبھانے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین!

مولانا نجم الحق صاحب کی اہلیہ کا وصال

۲۳ رجنوری ۲۰۱۰ء کو جامعہ خیر المدارس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا نجم الحق جالندھری کی اہلیہ محترمہ کا وصال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی پوتی، خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کی نواسی اور ہمارے مخدوم زادہ حضرت مولانا حافظ حبیب الرحمٰن جالندھریؒ کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ تھوڑا عرصہ قبل بیمار ہوئیں اور یہ بیماری ہی جان لیوا ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ جامعہ خیر المدارس ملتان میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق جالندھری کی اقتداء میں ادا کی گئی اور مقبرۃ الخیر میں انہیں رحمت حق کے سپرد کر دیا گیا۔

سہ ماہی میٹنگ مبلغین میں تبدیلی

۱۴ رمارچ کو سکھر، ۴ راپریل کو سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنسوں کی تیاری اور انتظامات میں مصروفیت کے باعث ۷،۸ ربیع الثانی مطابق ۲۴،۲۵ مارچ کو جو سہ ماہی میٹنگ دفتر مرکزیہ میں طے تھی اس میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ اب وہ میٹنگ ۲۱،۲۲ ربیع الثانی مطابق ۷،۸ اپریل بروز بدھ جمعرات کو دفتر مرکزیہ میں منعقد ہو گی۔ جملہ شرکاء منگل شام تک تشریف آوری سے ممنون فرمائیں۔ تاکہ بدھ علی الصبح میٹنگ کا آغاز ہو سکے۔ اسی طرح جملہ مبلغین حضرات سے گزارش ہے کہ سالانہ خریداران ماہنامہ لولاک ملتان کے زرسالانہ کی وصولی کا کام رفقاء نے ابھی تک سو فیصد مکمل نہیں کیا۔ اس سے ادارہ کو نقصان ہو رہا ہے۔ جملہ حضرات سے درخواست ہے کہ خریداران کی زرسالانہ کی وصولی کو یقینی بنائیں اور خدانہ کرے جو حضرات پرچہ جاری نہ رکھنا چاہتے ہوں اس کی فوری اطلاع کریں۔ تاکہ مزید نقصان نہ ہو۔ امید ہے کہ دونوں امور پر توجہ دی جائے گی۔ والسلام! (بحکم حضرت ناظم اعلیٰ دامت برکاتہم)

رسول اللہ ﷺ پیامبر امن!

مولانا عبدالرحمٰن طاہر سورتی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلیفہ فی الارض بنایا تو اس ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دینے کے لئے اسے عقل بخشی اور عقل کی رہنمائی کے لئے مسلسل انبیاء بھیجے اور بتدریج انہیں اپنے دین وحید یعنی اسلام کی تعلیم دی اور بالآخر وحی کے ذریعہ نازل ہونے والی کتابوں اور رسولوں کا سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم فرمادیا اور آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب قرآن حکیم کے ذریعہ تکمیل دین کا اعلان کردیا۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان پر نازل کی جانے والی کتابوں سے اللہ تعالیٰ کا مقصد کیا تھا۔ ذیل کی آیت کریمہ اسے واضح کررہی ہے:

''لقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معهم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط'' ﴿یہ حقیقت ہے کہ ہم نے اپنے رسول، مدلل تعلیمات کے ساتھ بھیجے اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب نازل کی اور ترازو (حق وباطل معلوم کرنے کے لئے) تاکہ لوگ عدل وانصاف پر مبنی نظام قائم رکھیں۔﴾

یہ آیت کریمہ بڑی وضاحت سے کھلے الفاظ میں انبیاء کے ذریعہ تعلیمات الٰہیہ بھیجے جانے کی اصلی غرض وغایت بتارہی ہے جو اس کے سوا کچھ نہیں کہ لوگ ایک ایسا پرامن معاشرہ قائم کریں جس میں ہر فرد کو اس کا حق ملے جس کا نظام عدل پر مبنی ہو۔ کوئی کسی دوسرے کا استحصال نہ کرسکے اور عقل کا تقاضا ہے کہ یہ نظام اپنی مکمل صورت میں کامل دین لانے والے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا کیا جائے۔

اسلام جو اللہ کا واحد مقبول دین ہے۔ امن وسلامتی کا مظہر ہے۔ اسلام کے ایک معنیٰ ''الدخول فی السلم'' ہیں۔ یعنی امن وسلامتی اور صلح وآشتی میں داخل ہوجانا۔ اللہ کے اسماء حسنیٰ میں ''السلام'' بھی ہے۔ یعنی امن وامان بخشنے والا اور تکلیفوں اور آفتوں سے بچانے والا۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری پر میں نے آپ ﷺ کی پہلی تقریر میں یہ الفاظ سنے کہ: ''افشوا السلام'' یعنی پیغام امن وسلامتی کو عام کردو۔ چنانچہ اسلامی آداب میں سلام کی دعا اتنی عام ہے کہ اس میں سابقہ جان پہچان اور دین وعقیدہ کا امتیاز بھی نہیں برتا جاتا۔

علامہ رشید رضا لکھتے ہیں کہ: ''وجعلت تحیة المسلمین لاشعار بان دینهم دین السلام والایمان وانهم اهل السلم ومحبوا لسلامة'' ﴿خیر مقدمی کے لئے مسلمانوں کا سلام اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ ان کا دین سلامتی اور امن دینے والا ہے اور یہ کہ مسلمان امن وسلامتی پسند ہیں۔﴾

''عن ابن عباس انهم یقولون للذمی السلام علیك .... وفی البخاری الامر بالسلام علی من تعرف ومن لا تعرف'' ﴿ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مسلمان ذمی کو السلام علیک کہتے تھے........ اور بخاری میں اپنے واقف اور ناآشنا سب ہی کو سلام کہنے کا حکم ہے۔﴾

قرآن مجید میں مسلمانوں کے لئے حکم ہے کہ:''یاایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ'' ﴿اے ایمان والو! سب کے سب امن وسلامتی میں داخل ہو جاؤ۔﴾

قرآن مجید کے ذریعہ امن وسلامتی کی راہیں دکھائی گئی ہیں:''یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام'' ﴿قرآن مجید کے ذریعہ اللہ انہیں جو اس کی خوشنودی کا اتباع کرتے ہیں سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے۔﴾

پھر اللہ تعالیٰ جس اقامت گاہ کی طرف بلا رہا ہے وہ''دارالسلام'' ہے۔یعنی سلامتی کا گھر جو چاروں طرف سے امن میں گھرا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ایک نام''المومن'' ہے۔یعنی امن دینے والا اور یہی نام آنحضرتﷺ کا بھی ہے۔الغرض دین اسلام رب اسلام اور رسول اسلام سب ہی انسانیت کے لئے امن وسلامتی کے داعی ہیں۔

امن ہی وہ فلاح ہے جس کے لئے رسول اللہﷺ نے منظم معاشرہ کی تشکیل نظام صلوٰۃ کے ذریعہ فرمائی اور پانچوں وقت مؤذن سے''حی علی الفلاح'' کا اعلان کرایا۔امن وہ سلام ہے جسے رسول اللہﷺ نے ہر مسلمان کی زبان سے کہلوا کر پورے معاشرہ میں عام کر دیا۔

''عالمی امن'' جو آج مہذب دنیا اور اقوام متحدہ کا مقصود اعلیٰ بنا ہوا ہے اسے مقبول عام بنانے اور اس کی حقیقت وافادیت ابھار کر دنیا کے سامنے لانے میں اسلام کے بنیادی پیغام اور ختم المرسلین رحمتہ للعالمینﷺ کی مسلسل جدوجہد کا بہت بڑا اور بنیادی حصہ ہے۔بالیقین اس مینار امن کی روشنی سے ایک دن انسانیت پائیدار عالمی امن حاصل کر کے رہے گی۔یہاں یہ ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ''عالمی امن'' کوئی ایسا خواب نہیں جسے نرم بچھونوں پر لیٹے لیٹے دیکھ لیا جائے۔اس کے لئے پیامبر امن فداہ ابی وامی کے جہاد بھرے راستہ اسوۂ حسنہ کو اپنانا ہوگا۔اس لئے کہ امن کا پیغام بہت سے ظالموں اور جابروں کو ان کے مفادات سے محروم کر دیتا ہے اور ان فراعنہ وہ طواغیت کے لئے جو انسانیت کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کرتے ہیں۔پیغام موت دیتا ہے۔لہٰذا انہیں اپنی بقاء کے لئے امن کی تحریک کو کچلنے کے سوا کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

پائیدار عالمی امن کے لئے ایک جامع اور اساسی نظریہ حیات ضروری ہے۔جس سے تمام دنیا کے انسان اتفاق کر سکیں۔جس میں انسانوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔انہیں اوہام وخرافات کی بیڑیوں سے آزادی ملے اور وہ عقل وعلم کی روشنی میں اپنی صلاحیتوں کو نشوونما دیتے ہوئے مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن رہیں۔اسلام اور رسول امن وسلام نے امن عالم کی ترقی کا یہ بنیادی نظریہ حیات''لا الہ الا اللہ'' کے ذریعہ پیش کیا۔جس نے انسانوں کے لئے ایک مقصد اعلیٰ اور منتہیٰ''اللہ'' کو قرار دیا۔وہ اللہ جو مومن ہے۔منبع امن وسلامتی اور سرچشمہ عدل ورحمت ہے۔اس کلمہ کی رو سے کائنات میں ایک ہی طاقت کارفرما ہے۔ہر شے میں اسی کی عطا کردہ صلاحیتیں،خاصیتیں اور قوتیں ہیں جن پر اعتماد کرتے ہوئے بے خوفی سے کام لیا جا سکتا ہے۔مخلوقات میں اسی کے بخشے ہوئے جاری وساری قوانین امن وسلامتی کے محافظ ہیں۔یہ کلمہ انسانوں کو تمام خداؤں کی عبادت واطاعت سے مامون رکھتا ہے۔اوہام پرستی اور شخصیات کی پوجا سے چھٹکارا دلاتا اور انسانیت کو صراط مستقیم پر بڑھتے چلے جانے کے لئے آزادیاں بخشتا ہے۔

یہ کلمہ ایک طرف تو خیر وفلاح، معروف وحسنہ اور حق کو قائم کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ دوسری طرف شر وفساد، منکر وسیۂ اور باطل کو نیست ونابود کر کے امن قائم کرنے کے لئے مسلسل پیغام جہاد ہے۔ یہ کلمہ انسانیت کو رنگ ونسل، ذات پات، طبقاتی امتیازات اور دیگر فرعی اختلافات کے گھروندوں اور تعصبات کی بیڑیوں سے آزاد کر کے تمام انسانوں کو ایک اللہ کے سامنے برابر کا درجہ دیتا ہے۔ یہی کلمہ وہ بنیادی تعلیم ہے جو انسانوں میں عدل قائم رکھنے کا ضامن ہے۔ یہ وہی کلمہ ہے جس کی تفسیر تمام قرآن مجید میں ہے اور جس کا عملی نمونہ رسول امن کا سوۂ حسنہ ہے۔ اسی کلمہ کو تمام سابقہ انبیاء کی تعلیمات کا محوری نقطہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

’’وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي اليه انه لا اله الا انا فاعبدون‘‘ ﴿اور آپؐ سے پہلے ہم نے جو رسول بھی بھیجا اسے وحی کے ذریعہ یہی تعلیم دی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ لہٰذا صرف میری ہی عبادت کرو۔﴾

یہی وہ امن وعافیت عطا کرنے والا کلمہ ہے جس کی پنہائیوں میں انسانی عظمتوں کا سیل بے پناہ ظہور کے لئے بیتاب ہے۔ جس میں انسانیت کے لئے حیات بخش اور شعور افروز پیغام امن وسعادت پنہاں ہے۔ یہی وہ بلند تعلیم ہے جس کی نظیر پیش کرنے کے لئے جن وانس کو مقابلہ کی کھلی دعوت دی گئی ہے اور صاف کہہ دیا گیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کے پاس سے یہ امن وسعادت اور فلاح ونجات کا پیغام نہیں لا سکو گے۔

’’وان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداء كم من دون الله ان كنتم صادقين ۰ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكافرين‘‘

﴿اور اگر تم اس چیز میں جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کی ہے کسی قسم کے شک میں ہو تو اس کی جیسی کوئی سورت بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے گواہوں کو بلا لاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔﴾

لہٰذا تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم کو عام کرو جو انسانوں کو اخلاقی بلند مرتبہ پر فائز کر کے براہ راست اللہ تک پہنچا دیتی ہے۔ اس دعوت امن وفلاح ونجات کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنا یا اس تعلیم کے برخلاف انسانیت کو بانٹنے اور ذلیل کرنے کی کوئی سازش کرنا ظلم وکفر ہے۔

یہی اللہ کا وہ کلمہ ہے جس میں تمام انسانوں کو مساوی مرتبہ دے کر انہیں متفق ومتحد کرنے کی قوت ہے۔

’’لو انفقت مافي الارض جميعا ما الفت بين قلوبهم ولكن الله الف بينهم‘‘ ﴿اگر زمین کی تمام دولت تم خرچ کر دیتے تو بھی تم ان کے دلوں کو جوڑ نہ پاتے۔ لیکن اللہ نے ان کے درمیان اتحاد پیدا کر دیا۔﴾

اسی کلمہ کی تاثیر سے انسانیت ایک برادری بن کر ایک دوسرے کے دکھ درد کی شریک بن جاتی ہے اور اس کلمہ کو مان کر ایک انسان دوسرے انسان کو سلامتی اور امن بخشنے کا پابند ہو جاتا ہے۔

’’المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ ‘‘﴿امن وسلامتی میں داخل ہونے والا (مسلمان) وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (قوتوں اور صلاحیتوں) سے امن وسلامتی میں داخل ہونے والے (مسلمان) خودکوسلامت ومامون پائیں۔﴾

یہ ہے وہ اساسی کلمہ امن وسلامتی جس پر پیامبر امن آنحضرتﷺ نے پوری توجہ دی اور جسے انسانوں کے سامنے اپنی پوری آب وتاب سے پیش کرنے اوراس کے عملی نتائج ابھار کر مشہود بنانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

قرآن مجید کہتا ہے کہ:’’لعلک باخع نفسک الایکونوا مؤمنین ‘‘﴿کہیں آپ اس غم میں اپنی جان نہ گنوادیں کہ یہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔﴾

ظلم وجبر روکنے اور آزادی فکر وخیال بخشنے والے اس کلمہ کو عام کرنے میں مفاد پرست گروہ اور استحصالی طبقہ حائل ہونے لگا۔ یہ طبقہ اسلاف پرستی، خواہشات پرستی، مفاد پرستی اور سرمایہ پرستی کا عادی اور انسانوں کو اندھی تقلید کا سبق پڑھا کر اپنی مقصد برآری کا خوگر تھا۔ اسے خود ساختہ مقدس ناموں اور استھانوں کے جالے ٹوٹتے دیکھنا گوارا نہ ہوسکا۔ چنانچہ اس نے پوری قوت سے عالمی امن کی اس تعلیم کی مخالفت کی۔ داعی امن اور آپﷺ کے ساتھیوں پر ہر قسم کے مظالم توڑے۔ حتیٰ کہ امن کے داعیوں کو مجبور ہوکر اپنے وطن گھربار اور جائیداد کو چھوڑنا پڑا۔ محض اس لئے کہ وہ انسانی ذلت اور نظام کائنات میں فساد پسند نہ کرتے تھے اور’’ربنا اللہ‘‘ کہتے تھے۔ لیکن ان عقل کے اندھوں اور حق کے دشمنوں نے یہ بھی گوارا نہ کیا کہ امن وسلامتی کا یہ پیغامبر دوسری جگہ کامیابی حاصل کرے۔ امن دشمنی کا یہ مرض انتہائی بھیانک صورت اختیار کرنے لگا۔ انسانوں تک اللہ کی نعمت واحسان کا پہنچنا دوبھر ہوگیا۔ آخر جس طرح مریض کی صحت بچانے کے لئے ڈاکٹر کو آپریشن کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ قیام امن، دفاع، اظہار حق اور مفاد عامہ کی حفاظت کے لئے جنگ ناگزیر قرار دے دی گئی:

’’اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر ۰ الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق الایقولوا ربنا اللہ ‘‘﴿جن لوگوں پر جنگ تھوپی جارہی ہے ان کی شنوائی ہوگئی کہ واقعی ان پر ظلم ہوا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا ہے۔ صرف اس بنا پر کہ وہ کہیں ہمارا رب اللہ ہے۔﴾

اور ارشاد ہوا کہ:’’وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ‘‘﴿راہ خدا میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور دیکھو جارحیت نہ کرنا۔﴾

اور یہ جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ انسانوں کو آزادی خیال، آزادی فکر اور آزادی دین وعقیدہ کا حق نہ مل جائے۔

’’وقاتلوہم حتیٰ لاتکون فتنۃ ویکون الدین للہ ‘‘﴿ان سے یہاں تک جنگ کرو کہ فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ کے لئے ہوجائے۔﴾

یہاں فتنہ سے مراد دین کو قبول کرنے پر جبر کرنا، اظہار دین سے روکنا اور آزادی دین وعقیدہ میں

مزاحمت کرنا ہے۔غور کیجئے جو دین ''الفتنۃ اشد من القتل '' اور ''الفتنۃ اکبر من القتل '' یعنی دین وعقیدہ پر تشدد کرنا اور آزادئ دین وعقیدہ سے محروم کرنا قتل سے زیادہ سخت اور قتل سے زیادہ بڑا جرم ہے۔ ''لااکراہ فی الدین '' یعنی دین میں کسی قسم کا جبر قطعاً روا نہیں کا اعلان کرے۔اس کے بارے میں یہ الزام کہ اس نے خود کو جبر سے پھیلایا اور دوسروں کو اپنے دین کا پیرو بنانے کے لئے جنگیں لڑیں۔کس درجہ بے بنیاد ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم یہاں تفسیر طبری سے آیت ''لااکراہ فی الدین '' کے سبب نزول سے متعلق چند روایات پیش کردیں کہ وہ اسلام میں حریت دین وعقیدہ پر گرانقدر مواد فراہم کرتی ہیں:

۱...... ایک انصاری کے بچے یہودی یا عیسائی ہوگئے تھے۔اسلام لانے پر انہوں نے اپنے بچوں کو بجبر مسلمان بنانا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت (لااکراہ فی الدین) کے ذریعہ انہیں اس جبر سے روک دیا۔ الا یہ کہ وہ اپنی خوشی سے اسلام قبول کرلیں۔

۲...... اسلام سے قبل انصار مدینہ یہود کے دین کو اپنے دین سے بہتر خیال کرتے تھے اور جب ان میں سے کسی عورت کے بچے زندہ نہ رہتے تو وہ نذر مان لیتی کہ زندہ رہنے پر اپنے بچے کو یہودی بنادے گی۔اسلام آنے کے بعد جب یہودی قبیلہ بنونضیر کو (غداری کی وجہ سے) مدینہ سے نکالا گیا تو ان میں انصار کے بہت سے بچے تھے۔انصار نے کہا کہ ہم اپنے بچوں کو ان کے ساتھ نہیں جانے دیں گے۔تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

۳...... ابوالحصین انصاری کے دو بیٹے تھے۔شامی تیل کے تاجروں نے انہیں عیسائیت کی تبلیغ کی۔ چنانچہ ان دونوں نے عیسائیت قبول کرلی اور ان تاجروں کے ساتھ شام چلے گئے۔باپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے شام جاکر انہیں واپس لانے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا (لااکراہ فی الدین)

صلح حدیبیہ اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جنگ کا مقصد محض فتنہ کو فرو کرنا اور آزادئ عقیدہ منوانا تھا۔اس موقع پر صحابہ کرامؓ ظاہری فتح وغلبہ کے متوقع تھے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے پرامن معاہدہ کو ''فتح مبین'' قرار دیا۔اس لئے کہ اس معاہدے میں ایک شق کے ذریعہ دینی فتنہ کا سدباب کرکے فریقین نے ایک دوسرے کی آزادئ عقیدہ ودین کو تسلیم کرلیا تھا۔آپ ﷺ کی امن پسندی کا ایک عدیم المثال مظاہرہ تاریخ نے فتح مکہ کے موقع پر دیکھا۔جبکہ آپ ﷺ نے اپنے بدترین دشمنوں کو عام معافی دے دی۔

میثاق مدینہ آپ ﷺ کی امن پسندی اور آزادی دین وعقیدہ کی بین مثال ہے۔اس میں آپ ﷺ نے یہود کو اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے بعض شرائط کا پابند کیا تھا۔آپ ﷺ نے کبھی کسی طالب امن کو امن سے محروم نہ فرمایا۔جب بھی جارحیت کرنے والے دشمنوں نے امن وصلح کی درخواست کی۔آپ ﷺ نے ان کی درخواست کو ''فان جنحوا للسلم فاجنح لها '' ﴿تو اگر یہ (جارحیت شیوہ دشمن) صلح وآشتی پر مائل ہوجائیں تو آپ بھی صلح پر آمادہ ہوجایئے ﴾ پر عمل کرتے ہوئے کبھی اس امن کی درخواست کو رد نہ فرمایا۔

الغرض پیامبر امن ﷺ نے تمام جہان کے انسانوں کو عالمی امن کے قیام کی دعوت دی۔امن قائم کرنے

کے لئے وہ بنیادی اصول دیا جو انسانی برادری کو عدل وانصاف اور مساوات کی بنیاد پر باہم پرامن زندگی گزارنے میں رہنما تھے۔ آپ ﷺ نے معاشرہ کو علم حاصل کرنے اور پرامن رہ کر امن کے لئے جدوجہد کرتے رہنے کا عملی نمونہ پیش کیا اور امن کو انسانی معاشرہ کی ترقی کے لئے سب سے قیمتی چیز قرار دیا۔ آپ ﷺ کی زندگی کا تمام جہاد برائے امن واسلام تھا۔ یعنی سلامتی میں داخل ہونے کے لئے۔ آپ ﷺ نے امن کو برقرار رکھنے اور امن کو حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی طاقتیں اور قوتیں تیار رکھیں۔ تاکہ مفسدوں کو امن میں خلل ڈالنے سے روکتے رہیں۔ آپ ﷺ نے کوئی جارحانہ جنگ نہیں کی اور مدافعانہ جنگ کرنے والا ہمیشہ محافظ امن ہوتا ہے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کو جنگوں کی تیاری میں مصروف، میدان جنگ میں موجود یا جارحیت کے جواب میں جارحیت پر عمل کرتے دیکھا تو انہیں غلط فہمی ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ جنگجو تھے۔ انہیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ آپ ﷺ کے مخالف کس قدر بے اصول، ظالم وجابر، خودغرض اور انسانیت دشمن تھے۔ جو اپنی قوتیں دعوت امن کو دبانے میں صرف کرتے تھے اور آپ ﷺ اپنے بلند اصولوں کو بچانے، آزادی دین وعقیدہ دلانے اور امن قائم کرنے کے لئے اپنی تمام قوتیں وقف رکھتے تھے۔ اللھم صل وسلم علی نبینا الروف الرحیم الحامل لواء الامن والسلام!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ سلانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ۴؍اپریل سیالکوٹ اور اسی سے پہلے ۱۴؍مارچ کو سکھر میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ جس میں ملک بھر سے دینی وسیاسی جماعتوں کے راہنما مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے۔ مندرجہ بالا کانفرنسوں کے انتظامات کے لئے کمیٹیاں قائم کردی گئی ہیں وہ جامعہ مدرسہ حسینیہ میں جماعتی رفقاء سے گفتگو کررہے تھے۔ قبل ازیں انہوں نے جامع مسجد غلہ منڈی اور مرکز آل سلانوالی محمد جامعہ ختم نبوت میں اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے تمام مسلمانوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے۔

قادیانیوں کو سزا

وہاڑی قادیانیت کی تبلیغ کرنے پر تین ملزمان کو ۲،۲ سال قید بامشقت اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ عدم ادائیگی پر ایک ماہ قید کی سزا دی گئی۔ تفصیل کے مطابق قریبی چک نمبر ۲۱ ڈبلیو بی میں قادیانی یاسین، لطیف، اعجاز اور اقبال قادیانیت کی تبلیغ کرکے مسلمانوں کو مرتد بنانے میں مصروف تھے کہ مذکورہ چک کے قاری خالد محمود، ناصر محمود وغیرہ نے مقامی پولیس کو اطلاع دی۔ جس پر تھانہ ماچھیوال نے ملزمان کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے قادیانیت کا پرچار کرنے کا لٹریچر ضبط کرکے دفعہ ۲۹۸سی کے تحت پرچہ درج کرلیا۔ فیصلہ سے قبل ملزم اقبال فوت ہوگیا۔ باقی ملزمان کے خلاف کیس کی سماعت جاری رہی۔ گذشتہ روز سید ہدایت اللہ شاہ سول جج درجہ اوّل مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ وہاڑی نے جرم ثابت ہونے پر ملزمان یاسین، لطیف اور اعجاز کو ۲،۲ سال قید بامشقت اور ۵،۵ ہزار روپیہ جرمانہ عدم ادائیگی جرمانہ پر ایک ماہ قید کی سزا سنائی۔ استغاثہ کی طرف سے خان عبداللہ خان ایڈووکیٹ نے کیس کی پیروی کی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری سے صحابہ کرامؓ کی ملاقات!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ:

''حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ حاکم قادسیہ کو لکھا کہ نضلہ بن معاویہ انصاریؓ کو حلوان (عراق) کی طرف جہاد کے لئے روانہ کرو۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے نضلہؓ کو تین سو سواروں کے ساتھ خلوان کی طرف روانہ فرمایا۔ فتح کے بعد ایک پہاڑ کے پاس اذان کہنا شروع کی۔ پہاڑ سے اجابت (اذان کا جواب) کی آواز آئی۔ جب نضلہؓ اذان سے فارغ ہوئے تو تمام حضرات (۳۰۰) نے کہا کہ پہاڑ میں فرشتہ ہے یا جن، یا اللہ کا کوئی نیک بندہ۔ پکار کر آواز دی کہ اے اللہ کے بندے ذرا اپنی شکل وصورت دکھلا دے۔ ہم سب رسول اللہ ﷺ کا لشکر اور حضرت عمرؓ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ پس اسی وقت ایک سفید ریش سر پہاڑ میں سے نکلا اور السلام علیکم کہا۔ سب نے جواب دیا۔ پوچھا کون ہے؟۔ جواب میں فرمایا میں عیسیٰ علیہ السلام کا وصی زریت ابن برثملاؓ ہوں۔ انہوں نے مجھے اس پہاڑ میں ٹھہرایا ہے اور میرے لئے دعاء کی ہے کہ جب تک میں (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) آسمان سے نازل نہ ہوں اور آپ سے دوبارہ نہ ملوں آپ زندہ رہیں۔ (اس حدیث میں الیٰ حین نزولہ من السماء کا لفظ ہے) میری طرف سے حضرت عمرؓ کو سلام کہہ دو اور اس کے بعد کچھ نصیحتیں کیں۔ چنانچہ حضرت فاروق اعظمؓ کو ان کا سلام پہنچایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے دوبارہ حضرت سعد ابن وقاصؓ کو لکھا کہ اپنے ساتھ مہاجرین وانصار کی ایک جماعت کو لے کر اسی پہاڑ کے پاس جاؤ اور میرا سلام کہو۔ چنانچہ حضرت سعدؓ چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ اس پہاڑ پر گئے اور چالیس دن تک وہیں اذان دے کر نمازیں پڑھتے رہے۔ مگر وہ نظر نہ آئے۔'' (ازالۃ الخفاء ج دوم ص ۱۶۷،۱۶۸)

اس عجیب وغریب واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت فاروق اعظمؓ سمیت چار ہزار صحابہ کرام ﷺ کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب نزول فرمائیں گے۔ ورنہ صحابہ کرامؓ اس واقعہ کو سن کر انکار فرما دیتے۔ ان کا انکار نہ کرنا بلکہ دوبارہ ملاقات کے لئے جانا دلیل ہے کہ وہ سب حیات ونزول مسیح علیہ السلام کے دل وجان سے قائل تھے۔

عظمت قرآن کانفرنس

راجو خانانی ضلع بدین سندھ میں ۱۴ر جنوری ۲۰۱۰ء بمطابق ۲۷ر محرم الحرام بروز جمعرات بعد نماز عشاء، جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان عظمت قرآن کانفرنس کے عنوان سے شاندار پروگرام کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت ضلع بدین کی مشہور سماجی سیاسی ومذہبی شخصیت حضرت مولانا عبدالستار چاوڑہ نے فرمائی۔ کانفرنس کے خطباء ومقررین میں سے حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب، حضرت مولانا گل حسن صاحب، مولانا عبداللطیف تونسوی کے علاوہ دیگر علماء کرام نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

بدکاری کے ذرائع کا انسداد!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے معاشرہ کو پاکیزہ رکھنے کے لئے نہ صرف یہ کہ بدکاری اور زنا سے بچنے کا حکم فرمایا۔ بلکہ اس کے ذرائع تک بند کئے۔ چنانچہ چند ایک چیزیں بیان کی جارہی ہیں۔ جو بدکاری کے لئے سدذرائع کا کام دیتی ہیں:

۱...... عورت غیرمحرم کے سامنے اپنا نام ذکر نہ کرے۔ بلکہ شوہر، بیٹے، بھائی اور والد کے عنوان سے تعارف کرائے۔ مثلاً اہلیہ فلاں، والدہ فلاں، ہمشیرہ فلاں، بنت فلاں وغیرہ۔

۲...... عورت آہستہ بولنے کی عادت ڈالے۔ عورت گھر کے اندر اور باہر آہستہ بولے۔ حتیٰ کہ بعض فقہاء نے عورت کی آواز کو ستر میں شامل کیا ہے۔

۳...... عورت اگر کسی مرد سے بوقت ضرورت بات بھی کرے تو آواز میں کھردرا پن اور سختی ہو۔ تاکہ کوئی بدباطن براخیال دل میں نہ لائے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ’’فلا تخضعن باالقول فیطمع الذی فی قلبه مرض وقلن قولاً معروفاً (الاحزاب:۳۲)‘‘ ﴿لچک کر باتیں نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہے۔ وہ لالچ کرے اور تم معقول انداز سے بات کرو۔﴾

۴...... جس طرح مردوں کو حکم ہے کہ ہر واقف ناواقف آدمی کو سلام کریں۔ عورتوں کے لئے اجازت نہیں ہے کہ ہر راہ چلتے آدمی کو سلام کریں۔ اگر رشتہ داری ہو تو پھر کر سکتی ہیں۔

۵...... عورت اپنے استعمال کے کپڑے ایسی جگہ پر نہ لٹکائے جہاں غیرمحرم مرد کی نگاہ پڑ سکتی ہو اور دیکھنے اور چھونے کا موقع مل سکتا ہو۔

۶...... عورت کنگھی کر کے اپنے سر کے بال کھلے عام نہ چھوڑے۔ بلکہ انہیں چھپا دیا جائے۔ یا ایسی جگہ رکھا جائے جہاں غیرمحرم آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔

۷...... عورت ایسے زیورات نہ پہنے کہ جن سے آواز پیدا ہو۔ یعنی گھنگرو وغیرہ لگے ہوئے ہوں۔ کیونکہ حضورﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ’’مع کل جرسٍ شیطان ‘‘یعنی ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

۸...... عورت بے پردہ ہو کر گھر سے نہ نکلے۔ جب عورت بے پردہ ہو کر گھر سے نکلتی ہے تو اﷲتعالیٰ کے فرشتے لعنت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

۹...... عورت بن سنور کر گھر سے نہ نکلے۔ جو عورت دوسرے مردوں کے سامنے ہار سنگار کر کے جاتی ہے۔ تو ایسی عورت کے لئے قیامت کے دن تاریکی ہوگی۔

۱۰...... عورتوں کو چاہئے کہ فتنے سے بچنے کے لئے راستہ کے درمیان سے نہ گذریں۔ بلکہ راستوں کے کناروں سے گذریں۔

۱۱...... عورت خوشبو لگا کر نہ نکلے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ ’’المرأۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فھی لد وکذا یعنی زانیہ (ابن کثیر ج۳ ص۲۸۷) ‘‘یعنی جو عورت خوشبو لگا کر مجلس سے گذرتی ہے وہ بھی زانیہ ہے۔

۱۲...... عورت غیر محرم مردوں سے مصافحہ نہ کرے۔ کیونکہ اسلام میں یہ حرام ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی عورت کا ہاتھ چھوئے گا جس کے ساتھ اس کا جائز تعلق نہ ہو۔ اس ہتھیلی پر قیامت کے دن انگارہ رکھا جائے گا۔

۱۳...... بلاضرورت شرعیہ عورت کسی غیر محرم مرد کو خط نہ لکھے۔ دینی مسائل معلوم کرنے کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

۱۴...... مرد اپنی والدہ کے گھر جانا چاہے تو اجازت لے کر جائے۔

۱۵...... عورت اپنے مرد کے سامنے غیر محرم عورت کے حسن و جمال کا تذکرہ نہ کرے۔ تاکہ مرد کے دل میں غیر محرم عورت کا حسن و جمال گھر نہ کر جائے۔

۱۶...... مرد اپنی بیوی کی تنہائی کی باتیں کسی مرد کے سامنے اور عورت اپنے مرد کی تنہائی کی باتیں کسی عورت کے سامنے نہ کرے۔

۱۷...... دو مرد یا دو عورتیں ایک بستر میں اکٹھے نہ سوئیں۔ کیونکہ رحمت دو عالم ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔ یہ چند ایک ضروری باتیں ذکر کر دی ہیں۔ جو معاشرہ کو فساد سے بچانے کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔

(از حیا اور پاکدامنی)

لاہور کے جامعات میں تربیتی بیانات

جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ دورہ حدیث شریف کی جماعت سے ۹،۱۰؍جنوری اور مدرسہ الفیصل للبنات ماڈل ٹاؤن کی تمام شریک درس طالبات سے ۱۲،۱۳؍جنوری کو مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔

۱۹؍خاندان پر مشتمل ۱۱۰؍افراد کا قبول اسلام

بتاریخ ۲۷؍جنوری ۲۰۱۰ء بمطابق ۱۱؍صفر الخیر ۱۴۳۱ھ بروز بدھ مقام چھور ضلع عمرکوٹ کے رہائشی ۱۹؍خاندان جو کہ ہندو مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ممبر مسلم ویلفیئر ٹرسٹ کی کوششوں اور محنت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ۱۱۰ افراد کو اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ فللّٰہ الحمد حمداً کثیراً! قبول اسلام کی یہ بابرکت تقریب گوٹھ عمر شیخ (تحصیل ماتلی ضلع بدین) میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں معززین علاقہ، علماء کرام، سیاسی و مذہبی نمائندوں نے شرکت فرمائی۔ خصوصاً جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر حضرت مولانا زبیر احمد میمن مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام ٹنڈو غلام علی، ڈاکٹر مطلوب حسین، عالمی مجلس کے مولانا عبداللطیف دنبالو جامع مسجد کے خطیب مولانا نور محمد صاحب نے اس بابرکت محفل میں شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان نو مسلموں کو استقامت نصیب فرمائے۔ ہم سب کو دین اسلام کی سربلندی و نفاذ کے لئے قبول فرمائے۔ آمین!

مدارس پر چھاپے ...... ایک سوچا سمجھا منصوبہ!

مولانا قاری حنیف جالندھری

حالیہ دنوں میں دینی مدارس پر چھاپوں کا ملک گیر سلسلہ شروع ہوا۔ اس سلسلے کا آغاز اسلام آباد کے مدارس پر چھاپوں سے ہوا اور بعدازاں لاہور اور فیصل آباد سے ہوتا ہوا یہ سلسلہ کراچی (رحیم یارخان) کے مدارس تک پھیل گیا۔ اس آپریشن کے دوران بیسیوں مدارس پر چھاپے مارے گئے۔ لیکن کہیں سے نہ تو اسلحہ برآمد ہوا اور نہ ہی کسی مشکوک شخص کی گرفتاری عمل میں آئی۔ پولیس نے اپنی ناکامی اور سبکی مٹانے کے لئے عجیب اوچھے ہتھکنڈوں سے کام لیا۔ آپ کراچی کے مدرسہ رحمانیہ بفرزون کی مثال لے لیجئے۔ اس ادارے میں قریبی تھانے کے پولیس اہلکار آئے۔ انہوں نے پوچھا۔ کیا آپ کے ہاں غیرملکی طلباء زیرتعلیم ہیں؟ ادارے کی انتظامیہ نے کہا۔ ’’جی ہاں! بالکل ہیں۔ مگران کے پاس مکمل سفری اور قانونی دستاویزات، این اوسی اور نادرا کارڈ موجود ہیں۔‘‘ پولیس اہلکاروں نے کہا کہ: ’’بہت اچھی بات ہے۔ آپ مہربانی فرماکر ان طلباء کو ہمارے ساتھ بھیج دیں۔ ہم اپنے ہاں ان کے کوائف کا اندراج کرنا چاہتے ہیں۔‘‘ مدرسہ انتظامیہ نے ان طلباء کو پولیس کے ہمراہ بھیج دیا۔ لیکن پولیس نے ان کے کوائف کا اندراج کرنے کی بجائے میڈیا کے نمائندوں کو تھانے بلالیا اور ان معصوم، مظلوم اور مہمان طلباء کو دہشت گردوں کے روپ میں میڈیا کے سامنے پیش کر دیا اور ان کی گرفتاری ڈال دی۔ ان طلباء کو اگلے دن جب عدالت میں پیش کیا گیا تو عدالت نے ان کے کاغذات کو تسلی بخش اور قابل قبول قرار دیتے ہوئے انہیں بری کر دیا۔ لیکن میڈیا کے ذریعے جو ڈھنڈورہ پیٹا جاچکا تھا اس کا ازالہ ممکن نہ تھا۔ اسی طرح کے اوچھے ہتھکنڈے دوسری جگہوں پر بھی بروئے کار لائے گئے۔

یہاں یہ بات یاد رہے کہ مدارس کی انتظامیہ اور تمام مدارس کے نمائندہ وفاقوں نے ہمیشہ نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون بھی کیا اور اپنے اداروں کو کھلی کتاب کی مانند قرار دیا۔ یہ مدارس کبھی بھی نوگوایریا نہیں رہے کہ ان پر پورے لاؤ لشکر سمیت یلغار کی ضرورت پیش آئے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ وقفے وقفے سے ان مدارس کو مشق ستم بنایا جاتا ہے اور معمول کی چیکنگ، کوائف وغیرہ کے حصول، خفیہ نگرانی کے مسلسل اور مربوط سلسلے کے ہوتے ہوئے سمجھ نہیں آتی کہ کیوں کچھ عرصے بعد مدارس پر اس انداز سے چڑھائی کردی جاتی ہے۔ جیسے اسرائیلی افواج غزہ یا بھارتی افواج کشمیر پر چڑھائی کیا کرتی ہیں۔ حالیہ دنوں میں مدارس کے خلاف جن حالات میں کریک ڈاؤن کیا گیا۔ ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان چھاپوں کے لئے ڈوری کہیں اور سے ہلائی گئی تھی۔ کیری لوگر بل میں چونکہ مدارس کی مشکلیں کسنے کی شرط بھی شامل تھی۔ اس لئے اس بل کی وفاقی کابینہ سے منظوری ہوتے ہی مدارس کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کر دیا گیا اور عین اس موقع پر جب سینیٹر جان کیری اور جنرل پیٹریاس پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے تھے۔ مدارس پر چھاپے مارے گئے اور لاہور کے مدارس کو اس وقت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جب بعض ’’اہم مہمانوں‘‘ کی لاہور آمد تھی۔ مدارس کے ذمہ داران نے ایک بات بطور خاص نوٹ کی کہ

چھاپے مارنے سے قبل پورے میڈیا کو باقاعدہ اطلاع دے کر ان کی حاضری کو یقینی بنایا جاتا تھا اور پھر اس چھاپہ مار مہم کا خوب ڈھنڈورہ پیٹا جاتا تھا۔ اس سے لگتا ہے کہ یہ آپریشن مدارس کے میڈیا ٹرائل اور ایک منظم مہم کا حصہ تھا۔ ان چھاپوں کے بعد ایک اور بات یہ نوٹ کی گئی کہ بعض نجی چینلو کے بعض اینکر پرسنز نے مدارس کو آڑے ہاتھوں لیا اور بعض نام نہاد دانشوروں اور قلم کاروں نے مدارس کے خلاف مزید کاروائی کے لئے ہلہ شیری دی اور بتدریج مدارس کے خلاف ماحول بنایا جانے لگا۔ یہ سب کچھ ایک ہی سلسلے کی مختلف کڑیاں لگتی ہیں۔

ملک میں دہشت گردی کی حالیہ لہر کے تناظر میں مدارس پر چھاپے مار کر جہاں اس عسکریت پسندی اور دہشت گردی کے ڈانڈے مدارس سے ملانے کی کوشش کی گئی۔ وہیں حکومتی اداروں نے اپنی ناکامی کو چھپانے کے لئے بھی مدارس کو ہی اپنا ہدف بنایا۔ ہمارے ہاں یہ عجیب ماحول بن گیا ہے کہ ملک میں دہشت گردی اور تخریب کاری کی وارداتیں کروانے والی اصل قوتوں کو بے نقاب کرنے کی بجائے ''مرے کو مارے شاہ مدار'' کے مصداق ہمارے قانون نافذ کرنے والے ادارے دینی مدارس پر چڑھ دوڑتے ہیں اور اپنے نمبر بنانے اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری طرف اصل تخریب کاروں کو افغانی بھیس، جعلی نمبر پلیٹ، ناجائز اسلحہ سمیت گرفتار کر کے اپنے ''صوابدیدی اختیارات'' کی بنیاد اور ایک فون کال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

مدارس کے خلاف یہ کریک ڈاؤن ایک ایسے وقت کیا گیا جب وطن عزیز تاریخ کے انتہائی نازک ترین دور سے گذر رہا ہے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام کے گلے شکوے دور کئے جائیں اور مختلف ناراض طبقات کے خدشات کے ازالے کی فکر کی جائے۔ جبکہ ہمارے ارباب اختیار الٹا نت نئے محاذ کھول رہے ہیں اور مدارس کے لاکھوں طلباء، ہزاروں علماء اور مدارس کے ملک بھر میں پھیلے معاونین اور متعلقین میں تشویش واضطراب پیدا کر کے وطن عزیز کو مزید بدترین حالات اور بحرانوں سے دوچار کر رہے ہیں۔ موجودہ حالات میں مدارس کے خلاف چھاپے جہاں غلامانہ ذہنیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ وہیں بدترین ناعاقبت اندیشی کے زمرے میں بھی آتے ہیں۔ اس وقت اعلیٰ سرکاری حکام کو سوچنا چاہئے کہ کہیں کوئی ایسی خاص قسم کی لابی تو نہیں جو دانستہ طور پر حالات کو بگاڑنا چاہتی ہے اور حکومت اور دینی قوتوں کے مابین محاذ آرائی کے لئے راہ ہموار کر رہی ہے۔

مدارس پر حالیہ چھاپے مدارس کے خلاف امتیازی سلوک بھی ہے۔ کیونکہ وہ عصری ادارے جہاں سے آئے روز اسلحہ برآمد ہو رہا ہے۔ جہاں قتل وغارت گری اور طلباء کے مابین تصادم روز کا معمول بن گیا ہے۔ ان کے خلاف کریک ڈاؤن کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی اور سارا نزلہ صرف مدارس پر گرایا جاتا ہے۔ اسی طرح نجی ہاسٹلز، ہوٹلوں اور دوسری جگہوں پر کریک ڈاؤن نہیں ہوتا۔ صرف مدارس کے خلاف ہی کیوں ہوتا ہے؟

دینی مدارس جہاں سے ہر وقت قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں گونجتی ہیں۔ جہاں ملک کے استحکام وسالمیت کے لئے قرآن کریم کا ختم، سورۂ یٰسین کی تلاوت اور آیت کریمہ کا ورد کیا جاتا ہے۔ وہاں اس طرح چھاپے مار کر ان اداروں کا تقدس پامال کرنا نہایت افسوسناک ہے۔ بعض جگہوں سے یہ اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں کہ پولیس اہل کار جوتوں سمیت مسجدوں میں گھس گئے، بعض جگہوں پر بچیوں کے مدارس میں چادر اور چاردیواری کا

تقدس بھی پامال کیا گیا۔ یہ کس قدر شرمناک بات ہے؟ پاکستان کے عوام یہ سمجھ رہے ہیں کہ دینی مدارس کو اس لئے نشانہ بنایا جارہا ہے تاکہ وہ مراکز جو اسلام کی حفاظت کے قلعے ہیں۔ ان میں نقب لگائی جائے اور جو ادارے لوگوں کے دین سے وابستگی اور حصول علم کا ذریعہ ہیں۔ ان کو بدنام کر دیا جائے۔ اس لئے اس قسم کے کریک ڈاؤن کا سلسلہ فی الفور بند ہونا چاہئے تاکہ عوامی تشویش واضطراب کا خاتمہ ہوسکے۔

میں نے ان چھاپوں کے بعد تقریباً ہر مدرسہ کی انتظامیہ اور مہتمم صاحبان سے رابطہ کیا۔ ان کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی کی۔ اس دوران یہ بات بڑی شدت سے محسوس کی کہ اس قسم کی کارروائیوں سے ملک بھر میں بہت زیادہ اشتعال اور غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ ان چھاپوں کے بعد راولپنڈی اسلام آباد کے علماء کرام نے تمام اہم سرکاری شخصیات اور اعلیٰ حکام سے وفد کی صورت میں ملاقاتیں کیں۔ اسی طرح کراچی کے علماء نے گورنر سندھ سمیت دیگر لوگوں سے گفتگو کی اور خود میں نے وزیر داخلہ عبدالرحمٰن ملک، سیکرٹری داخلہ، آئی جی پنجاب، ہوم سیکرٹری، چیف کمشنر اسلام آباد اور دیگر تمام اعلیٰ حکام سے رابطہ کیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی مدارس کے خلاف ہونے والے کریک ڈاؤن کی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ ہر ایک دوسرے پر ڈال رہا ہے اور زبانی طور پر مدارس کے خلاف کارروائی نہ کرنے کی یقین دہانی کروائی جاتی ہے۔ لیکن عملاً پھر مدارس پر چڑھائی کر دی جاتی ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ تعلیم وتعلم میں مصروف لوگوں کے غم وغصہ اور مدارس کے طلباء کے اشتعال کو آخر کب تک کنٹرول کیا جاسکتا ہے اور ہم یہ بھی سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس صورتحال کو کیا نام دیا جائے؟ قول وفعل کا تضاد کہا جائے یا کسی تیسری قوت کی کارستانی؟ اسلام دشمنی سمجھا جائے یا استعماری قوتوں کی غلامی؟ اور متاثرہ فریق کو صبر وتحمل کی ترغیب دیں یا لانگ مارچ کی تیاری کریں؟ کیونکہ اس ملک میں لانگ مارچ کے بغیر نہ تو کوئی مطالبہ منوایا جاسکتا ہے اور نہ ہی اپنا حق حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا گوجرانوالہ میں دورہ

حکومتی صفوں میں موجود قادیانی ملکی حالات کو خراب کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ جہاد کے خلاف فتویٰ دینے والے قادیانیت نواز ہی ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی ہی منکر جہاد تھا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے گوجرانوالہ میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مرکزی جامع مسجد کامونکی، منڈھیالہ وڑائچ، جامعہ عثمانیہ پونڈانوالہ چوک، گنبد والی مسجد کنگنی والا اور دارالعلوم ختم نبوت ہاشمی کالونی میں خطاب کیا۔ جامعہ عثمانیہ پونڈانوالہ چوک میں فارغ ہونے والے طلباء کی دستار بندی بھی کی۔ ان اجتماعات سے مولانا قاری محمد منیر قادری، مولانا عمر حیات، مولانا محمد عارف شامی، مولانا محمد آصف رشیدی، ذکاء اللہ اور حافظ فضل الرحمٰن نے بھی خطاب کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ پاکستان قرآن وسنت کے نفاذ کے لئے قائم ہوا ہے۔ اس کی بقاء بھی قرآن وسنت سے ہی وابستہ ہے۔ موجودہ گرگوں حالات کا حل نفاذ اسلام میں مضمر ہے۔ قادیانیوں کو اسلام قبول کر لینا چاہئے۔ یا پھر وہ غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے رہیں۔ مگر وہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے دنیا کو دھوکہ دینے کے مرتکب ہورہے ہیں۔

ایک فقیر منش شخصیت مخدوم نور محمد ہاشمی مرحوم!

مولانا رشید احمد لدھیانوی

موت سے کسی کو مفر نہیں۔ قادر مطلق کے فیصلے اٹل ہیں۔ اس میں کسی کا عمل دخل نہیں۔ مخدوم نور محمد ہاشمی کی رحلت سے دل کو دھچکا لگا اور یہ سانحہ یقیناً دین اور مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے صدمہ کا باعث ہے۔ موصوف ۷۲ سال کو پہنچ چکے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، شرافت ونجابت کے پیکر تھے۔ ہاشمی خاندان کے حوالے سے ان کا سلسلہ قبیلہ بنو عامر سے جا ملتا ہے۔ انہوں نے حسب ونسب کی روایات کو صحیح معنی میں زندہ وتابندہ رکھا۔ آپ کی تارک السلطنت حضرت مخدوم حمید الدین حاکم ہاشمی (جو کہ کبائر اولیاء میں سے تھے) کے ساتھ خاندانی تعلق ونسبت تھی۔

محترم مخدوم صاحب کے ساتھ میرے دیرینہ مراسم تھے۔ ۱۹۷۰ء میں جب وہ پہلی بار الیکشن کے میدان میں آئے اور کامیاب بھی ہوئے۔ جمعیت علماء اسلام نے بھرپور انداز میں ان کا ساتھ دیا اور ریاست بہاولپور کے ذہین اور بالغ النظر سیاستدان مخدوم زادہ حسن محمود کو انہوں نے شکست دی تھی اور تاریخ میں مخدوم نور محمد کا نام منفرد حیثیت سے یاد رہے گا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مخدوم زادہ کی خدمات بھی قابل قدر ہیں کہ آبادکاروں اور انڈیا سے آنے والے لوگوں کی انہوں نے بڑی دل جوئی کی۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے تعلقات میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ وہ ہمیشہ خندہ پیشانی اور اخلاق کریمانہ اور متواضع صفات کے ساتھ ملتے۔ عجز وانکساری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہمارے قابل احترام مخادیم تو اور بھی ہیں۔ مگر مخدوم نور محمد ہاشمی تمام مخادیم میں ایک جوہر نایاب تھے اور میرے دل میں سب کی عزت ہے۔

مخدوم نور محمد ہاشمی کے بارے میں میری معلومات تو یہ ہیں کہ انہوں نے ابتدائی تعلیم خاندانی روایات کے مطابق متجر علماء سے حاصل کی۔ ان میں سے حضرت مولانا نذر محمدؒ فاضل دارالعلوم یونیورسٹی دیوبند ہیں۔ ان سے مخدوم صاحب نے دینیات خصوصاً فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ یہی وجہ تھی کہ ان کا فارسی سے بہت ہی لگاؤ تھا۔ آپ دینی وعصری تعلیم کے حامل تھے۔ مخدوم نور محمد ہاشمی نے بیسیوں بار مجھے کئی مجلسوں میں بتایا کہ ان کے علماء لدھیانہ سے قریبی تعلقات تھے اور ایک مرتبہ حضرت والد محترم مولانا مفتی محمد حسن لدھیانوی کی وفات پر مخدوم نور محمد ہاشمی تعزیت کے لئے تشریف لائے تو انڈیا سے آئے ہوئے مہمان صاحبزادہ مولانا سعید الرحمٰن لدھیانوی سے محو گفتگو رہے۔ بزرگوں سے تعلقات کے بارے میں بتاتے رہے کہ جناب عزت مآب حضرت مولانا غلام حسین مرحوم (جو کہ ریاست بہاولپور میں علمی دینی اور سرکاری طور پر بڑے آدمی سمجھے جاتے تھے اور نواب آف بہاولپور کے اتالیق بھی رہے) آپ کے نانا تھے اور وہ کچھ عرصہ بہاولپور سے باہر مشرقی پنجاب اور دلی وغیرہ میں رہے۔ اس اثناء میں ان کا تعلق علماء لدھیانہ سے قائم ہوا۔ جن میں میرے دادا مفتی اعظم لدھیانہ حضرت مولانا مفتی محمد زکریاؒ لدھیانوی اور

رئیس الاحرار مجاہد تحریک آزادی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ صدر آل انڈیا احرار۔ خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔ مخدوم صاحب کے ننھال بزرگ لدھیانہ میں آتے جاتے رہے اور مس براؤن ہسپتال لدھیانہ میں مخدوم صاحب کی خالہ مرحومہ بھی علاج کی غرض سے داخل رہیں اور رئیس الاحرار کا مکان چونکہ وسیع وعریض اور بالکل مس براؤن ہسپتال کے قریب تھا وہاں قیام کرتے رہے۔ یہ سلسلہ قیام پاکستان کے بعد بھی رہا۔

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ۱۹۴۷ء میں جب بہاولپور کچھ دنوں کے لئے تشریف لائے تو میاں نظام الدین حیدر مرحوم، علامہ ارشد مرحوم، مفتی محمد صادق مرحوم، برابر ہمارے بزرگوں سے ملتے رہے اور یاد رہے کہ میاں نظام الدین حیدر مرحوم مخدوم صاحب کے حقیقی ماموں تھے۔

مخدوم نور محمد ہاشمی مرحوم ۱۹۷۳ء میں ہماری دعوت پر ختم نبوت کانفرنس رحیم یار خان میں خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں قائد جمعیت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا محمد شریف جالندھری سیکرٹری جنرل مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، حضرت مولانا تاج محمود آف فیصل آباد بھی تشریف لائے۔ یہ پروگرام بلدیہ کے سامنے والے گراؤنڈ میں انعقاد پذیر ہوا۔ جلسے کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ آف کندیاں شریف نے فرمائی اور اس کا انتظام وانصرام میرے پاس تھا۔

اگرچہ مخدوم نور محمد ہاشمیؒ کا تعلق جمعیت علماء پاکستان سے تھا لیکن جمعیت علماء اسلام کے اکابرین اور قائدین کے ساتھ ان کے مراسم اور تعلقات بھی ہمیشہ دوستانہ اور مخلصانہ رہے اور اپنی مجلسوں میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، شیخ الطریقت حضرت مولانا میاں عبدالہادیؒ دین پوری، حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کا بڑے ادب واحترام سے ذکر کرتے۔ اس کے علاوہ برصغیر کے قومی ودینی شخصیات شیخ الاسلام مجاہد جلیل حضرت سید حسین احمد مدنیؒ صدر جمعیت علماء ہند، رئیس الاحرار مجاہد جلیل حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر آل انڈیا احرار، کا ذکر بڑی عقیدت ومحبت کے ساتھ کرتے۔ مخدوم نور محمد ہاشمی کے ہاں تنگ نظری اور تعصب کے لئے کوئی جگہ نہ تھی اور اختلافی مسائل سے پرہیز کرتے۔ وہ صحابہ کرام واہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور سلاسل اربعہ اور ائمہ اربعہ کے ساتھ محبت وعقیدت میں کسی سے کم نہ تھے۔ وہ ایک وسیع المشرب انسان تھے۔ بہت سے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ عقیدہ ختم نبوت کے مخالفین کے بارہ میں جذباتی ہو جاتے اور حضور رسالت مآب ﷺ کے عشق ومحبت میں آب دیدہ ہو جاتے۔ آپ ایک راسخ العقیدہ شخصیت کے مالک تھے۔ یہ بات میں نے اشرافیہ طبقہ میں بہت کم دیکھی ہے۔ قادیانیوں کے خلاف وہ تیغ براں تھے۔ آپ ختم نبوت کے ایک سچے سپاہی اور عاشق نامدار تھے۔ ان کے ذہن ودماغ میں مذہبیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ دین اسلام اور ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ کے مسئلہ پر کسی بھی مجلس میں معذرت خواہانہ رویہ نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ استقامت کے ساتھ جرأت مندانہ برملا اظہار کرتے تھے اور سیر حاصل قادیانیوں کی اسلام دشمنی کو طشت ازبام کرتے۔

بہاولپور کی سرزمین اس لحاظ سے بھی تاریخی اہمیت کی حامل ہے اور یہاں کے حکمران اور عوام خوش قسمت ہیں کہ قادیانیوں کے خلاف ۱۹۲۵ء میں دائر ہونے والے ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ آف بہاولپور نے یہ فیصلہ دیا

کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مسلمان خاتون کا نکاح قادیانیوں سے نہیں ہوسکتا۔ اس فیصلے میں جناب عزت مآب جسٹس محمد اکبر ہاشمیؒ نے کتاب وسنت کی روشنی میں برصغیر کے نامور علماء کے دلائل سننے کے بعد یہ فیصلہ دیا۔ اس مقدمہ میں جو علماء مسلمان خاتون کی طرف سے پیش ہوئے۔ ان میں محدث کبیر حافظ الحدیث حضرت العلامہ مولانا انور شاہ کشمیریؒ اور دیگر اکابرین پیش پیش تھے اور اس مقدمہ میں عجیب اتفاق ہے کہ میرے جدامجد حضرت مولانا مفتی محمد زکریا لدھیانویؒ اور حضرت مولانا محمد انوریؒ حضرت شاہ صاحب کے ساتھ رہے۔ برصغیر میں پہلا فتویٰ تکفیر ۱۳۰۱ھ میں علماء لدھیانہ نے دیا اور پہلا عدالتی فیصلہ بہاولپور ہائی کورٹ نے قادیانیوں کے خلاف دیا۔

تحریک بحالی صوبہ بہاولپور جنرل یحییٰ خان کے دور میں چلی۔ اس وقت منصوبہ بندی پلاننگ کمیشن کے چیئرمین مشہور قادیانی ایم ایم احمد حکومت کا خواب دیکھ رہے تھے اور قادیانی لابی مکمل ان کی سپورٹ میں تھی اور عاقبت نااندیش بعض بیوروکریٹ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ وہ یحییٰ خان کو معزول کر کے ایم ایم احمد قادیانی کو کرسی صدارت پر بٹھانا چاہتے تھے۔ تحریک بحالی صوبہ بہاولپور میں مخدوم نور محمد ہاشمی بھی بڑے متحرک رہے اور رحیم یارخان میں اس تحریک کی قیادت کی۔ اللہ تعالیٰ نے مخدوم نور محمد ہاشمی کو بڑی فہم وفراست عطاء فرمائی تھی۔ وہ دینی اور عوامی سطح پر اٹھنے والی تحریک کا مکمل ادراک رکھتے۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف پورے ملک میں زوردار تحریک چلی تو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں مشتمل تمام دینی، سیاسی جماعتوں کا تاریخی اتحاد قائم ہوا۔ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، نوابزادہ نصر اللہؒ، پروفیسر عبدالغفور احمدؒ و دیگر زعماء تحریک کی قیادت کر رہے تھے۔ پارلیمنٹ میں بھٹو مرحوم کی پارٹی کی اکثریت تھی اور اپوزیشن عددی اعتبار سے کمزور تھی۔ لیکن اپوزیشن میں قدآور شخصیات تھیں۔ جب قادیانیوں کے خلاف ایمانی جذبہ واحساسات کا کاررواں چلا اور تحریک اپنے بام عروج تک پہنچی تو حکومت کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ حکومتی نظام معطل ہوکر رہ گیا۔ عوام کا جوش وخروش اور غیر معمولی ایمان ویقین اور عشق رسالت سے سرشار ایک بحر بیکراں قابل دید تھا۔ مرزا ناصر قادیانی کو قومی اسمبلی میں بیان ریکارڈ کرانے کے لئے بلایا گیا۔ مولانا مفتی محمودؒ کے علمی اور عقلی دلائل نے اس کے حواس باختہ کر دیئے۔ بالآخر ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ اس پورے منظرنامہ میں ہمارے رحیم یارخان کے ترجمان مخدوم نور محمد ہاشمی قائدین کے ساتھ ساتھ رہے اور بھرپور ساتھ دیا اور متفقہ آئینی ترمیم پر ان کے دستخط تاریخ میں رقم ہوگئے۔ یقیناً ان کی یہ دینی خدمات تاریخ کا ایک سنہری باب ہے اور مخدوم نور محمد ہاشمی مرحوم نے تحفظ ختم نبوت کے لئے جو غیر معمولی جدوجہد کی وہ ان کے لئے بارگاہ الٰہی میں ذریعہ نجات ہے اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے میں یہ بھی لکھتا جاؤں کہ بھٹو مرحوم نے پاکستانی عوام کے سامنے سرتسلیم خم کر کے اپنی عاقبت بنائی اور انہوں نے بھی آخری دستخط کر کے قادیانیوں کو یہ پیغام دیا کہ میں مسلمان ہوں اور عقیدہ ختم نبوت پر میرا ایمان ہے۔ علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ قادیانی اسلام کے غدار ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیشہ اس گروہ کی سرگرمیاں پاکستان کے خلاف رہی ہیں۔ انگریز کا یہ خودکاشتہ پودا اسلام اور

پاکستان کی سلامتی کے خلاف اوّل دن سے ہی سرگرم ہے اور آج بھی امت مسلمہ کو ان کی سازشوں اور مکروہ چہروں کو بے نقاب کرنا چاہئے۔ جو لوگ توہین رسالت ایکٹ کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ وہ منہ کی کھائیں گے اور ان کا جینا مشکل ہو جائے گا۔

۱۹۷۷ء میں جب تحریک چلی تو ہم مقامی سطح پر اس تحریک میں اکٹھے شامل رہے اور اس وقت میں قومی اتحاد کا سیکرٹری جنرل تھا اور پوری تحریک کی مانیٹرنگ میرے ذمہ تھی۔ ہمارے خفیہ اور اعلانیہ پروگرام طے ہوتے۔ انتظامیہ نے ہمیں خطرناک لوگ سمجھتے ہوئے بہاولپور سینٹرل جیل بھیج دیا۔ ہمارے رفقاء میں مرد مجاہد حضرت مولانا غلام ربانیؒ، مخدوم نور محمد ہاشمی، میاں عبدالخالق، قاری حماد اللہ و دیگر احباب شامل تھے۔ ہم کل گیارہ ساتھی تھے۔ صبح وشام اکٹھے ایک دستر خوان پر جمع ہوتے۔ میاں نظام الدین حیدر (جو کہ مخدوم نور محمد ہاشمی کے ماموں تھے) ان کے گھر سے کھانا آتا۔ خوب مجلسیں ہوتیں۔ نمازیں اجتماعی طور پر ادا کی جاتیں۔ مجلس ذکر و فکر سلسلہ قادریہ کے مطابق ذکر بالجبر کے ساتھ منعقد ہوتی۔ محفل شعر و سخن بھی ہوتی۔ درس قرآن مولانا غلام ربانیؒ دیتے۔ شعر و شاعری کی مجلس میں مخدوم نور محمد ہاشمی اور یہ فقیر خوب حصہ لیتے اور بھولی بسری کہانیاں یاد آجاتیں۔ ہمارے ساتھ والی بیرک میں ملتان کے مرد قلندر مولانا حامد علی خانؒ اسیر زندان تھے۔ ایک بار مغرب کی نماز ان کی امامت میں ادا کی گئی۔ تو جیل انتظامیہ حرکت میں آگئی اور ہمیں کہا گیا کہ آپ لوگ اپنی حدود میں رہیں اور دوسری بیرک میں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ اس مجلس میں فارسی، عربی، اردو، سرائیکی اشعار کا خوب تبادلہ ہوتا۔

کیف و سرور کی یہ مجلسیں اب ماضی کا فسانہ بن گیا ہے۔ مخدوم نور محمد ہاشمیؒ، حافظ شیرازیؒ، مولانا جامیؒ، علامہ اقبالؒ کے اشعار خوب سناتے اور داد لیتے۔ انکا فارسی ذوق بہت بلند تھا۔ احقر بھی اپنی باری خوب نبھاتا۔ ہم اسیران قفس نے بھائیوں اور دوستوں کی طرح مذاکرہ و مکالمہ، لطائف میں اپنے شب و روز کے حسین لمحات گزارے تھے۔ مولانا غلام ربانیؒ، قاری حماد اللہ شفیقؒ پہلے چل دیئے۔ اب مخدوم نور محمد ہاشمیؒ بھی داغ مفارقت دے گئے۔ باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں۔ جانا تو سب کو ہے۔ شاہ و گدا، امیر و فقیر سب اس فانی دنیا کو چھوڑ کر چل دیئے۔ رہے نام اللہ کا جو حی القیوم ہے جو خالق و مالک کائنات ہے۔ بڑی عظمتوں والا ہے۔ سب کچھ اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ ہم سب اس کے دروازے کے بھکاری ہیں جو بھی ایمان و عمل کے ساتھ اس دنیا سے چلا گیا وہ کامیاب ہے۔ جیسے سورۃ العصر میں رب العالمین فرماتے ہیں:

ترجمہ: ’’قسم ہے زمانے کی بے شک انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور آپس میں سچے دین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔ (یعنی یہ لوگ کامیاب ہیں)‘‘

مخدوم مشرف حسین ہاشمی، مخدوم عماد الدین ہاشمی، مخدوم محمد ادریس ہاشمی اور ان کے صاحبزادگان مخدوم صفی الدین ہاشمی، مخدوم معین الدین علی ہاشمی، مخدوم عدیل الرحمٰن ہاشمی، مخدوم محمد صہیب حسن ہاشمی، تمام اہل خانہ اور خانوادہ ہاشمی سے دلی تعزیت ہے۔ اللہ تعالیٰ مخدوم نور محمد ہاشمیؒ کو اپنے الطاف کریمانہ اور رحمت بے پایاں سے نوازے اور کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

کراچی کے حادثہ پر کھلا خط......!

محمد حسین مختی سابق ایم این اے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

۲۰۰۹ء کے اختتام پر ۲۸ر دسمبر کو جو یوم عاشورہ آیا۔ وہ نہ صرف اہل کراچی کو بلکہ ساری امت اسلامیہ پاکستان کو خون کے آنسو رلا گیا۔ کسی ظالم کے لگائے اور ریموٹ کنٹرول بٹن سے پھاڑے گئے بم نے اب تک ۴۵ جانوں کا خاتمہ کردیا ہے اور سو سے زائد کو مجروح کیا ہے۔ بم دھماکے میں نہ صرف شیعہ عزاداران بلکہ متعدد سنی مسلمان بھی جاں بحق اور زخمی ہوئے۔ اس تباہ کن دھماکے سے جو زخم ملی وجود کو لگایا گیا اس پر مزید اضافہ ہزاروں دکانوں، پتھاروں، مارکیٹوں اور ۴۳ عمارتوں کو آگ لگا کر کیا گیا۔ ایک بلائے عظیم تھی جو یوم وشب عاشورہ کو کراچی کے ایم اے جناح روڈ پر اس سے متصل قدیم تجارتی مرکز پر گذر گئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب پر کرم فرمائے۔ ہماری ملت جس عذاب مسلسل میں گھر گئی ہے۔ اس سے سلامتی کے ساتھ جلد نکلنے کی راہ سجھائے۔ ہم سب کے انفرادی واجتماعی گناہوں سے درگزر کرے اور ہمیں یہ توفیق بھی دے کہ زندگی کے ہر دائرے میں اس کی نافرمانی اور اس سے سرکشی سے باز آجائیں اور اس کی سچی اطاعت اور دین حق پر کاربند رہنے کا عزم کریں۔ اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ کے دشمنوں اور ان کے وظیفہ خواروں اور ایجنٹوں کو تباہ وبرباد کرے اور جو لوگ کم فہمی یا نادانی میں، دنیا کی ہوس یا لالچ میں یا ایمان وضمیر کی کمزوری کے سبب دشمنوں سے تعاون کررہے ہیں۔ ان کو اپنی غلطی کا احساس دے دے اور توبہ واصلاح کی توفیق بخشے۔ بھائیو اور بہنو! انسانی جان کو اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے بڑا محترم بنایا ہے۔ ایک انسانی جان کی قیمت کے برابر ساری دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔ دین کی نظر میں ایک انسان اور وہ بھی کلمہ گو کو مارنا سارے انسانوں کے قتل جیسا ہے۔ اور اسی طرح کسی انسان کی جان بچانا گویا تمام انسانوں کی جان بچانا ہے۔ اسلام کی ایسی تعلیم اور تلقین کے باوجود جو فرد یا افراد اور جو گروہ یا طاقتیں ہمارے معاشرے میں انسانی جانوں سے کھیلنے اور خون بہانے کے عمل کا حصہ ہیں۔ یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور آخرت کی جوابدہی سے غافل ہیں۔ چاہے ان کے نام مسلمانوں جیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ یوم عاشور پر کراچی میں جو ہلاکت خیز بم دھماکا ہوا۔ حسب معمول سرکاری اور ابلاغی ذرائع نے اسے خودکش دھماکا قرار دے دیا۔ بلکہ ایک سر کو خودکش حملہ آور سے منسوب کر کے میڈیا میں اس کی تصویر بھی جاری کردی گئی۔ اس جلد بازی اور غیر ذمہ دارانہ طرز عمل اور اعلان نے معاشرے کو فرقہ وارانہ اور مسلکی خانہ جنگی کے خطرے سے دوچار کردیا تھا۔ لیکن الحمدللہ تمام فرقوں اور تمام مسلمانوں کو اس طرف قدم بڑھانے سے خود اللہ تعالیٰ نے روک دیا۔ ورنہ ان فسادات میں مزید سینکڑوں انسانی جانیں ضائع ہوتیں۔ ہم حکمرانوں اور میڈیا والوں کی اس جلد بازی اور غیر ذمہ داری کو افسوسناک اور لائق اصلاح سمجھتے ہیں۔ اب دیکھئے کہ حکومتی تحقیقاتی اداروں نے دن رات ایک کر کے جو معلومات جمع کی ہیں اور جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ خودکش حملہ نہیں تھا۔ بلکہ مخصوص قسم کے انتہائی تباہ کن بارود سے بنا ہوا ریموٹ کنٹرول بم پہلے سے وہاں گڑے ہوئے لوہے کے ایک ڈبے میں رکھا گیا تھا۔ کچھ

فاصلے پر موجود سفاک قاتل نے ریموٹ کنٹرول بٹن دبا کر اس بم کو اڑا دیا اور اتنی عظیم تباہی کا سامان کر دیا۔ حیرت ناک امر یہ ہے کہ دھماکے سے پہلے یا فوراً بعد درج ذیل کام بھی بڑے مربوط، منظم اور مرتب طریقے سے ہوئے۔

۱...... دھماکے کی خبر اس اعلان کے ساتھ دی اور پھیلائی گئی کہ یہ ایک ''خودکش حملہ'' تھا۔

۲...... تمام نیوز چینلز پر ایک مخصوص گروہ کا جیسے قبضہ ہو گیا تھا۔ صرف اسی گروہ سے وابستہ لیڈروں کے بیانات، تقاریر اور تبصرے نشر ہوتے رہے۔ ان کے جملے بار بار دکھائے جاتے رہے۔ کسی دوسری پارٹی نے کوئی مؤقف دیا تو اسے دیر سے یا مختصر کر کے اور چند ایک بار ہی نشر کیا گیا۔ لیکن مخصوص گروہ گویا اس روز کی شام غریباں پر قابض ہو گیا۔ ایک ہی رٹ کہ ''یہ خودکش حملہ ہے'' اور ''طالبان نے کیا ہے'' دھماکے کے فوراً بعد کی لوٹ مار اور آتش زنی کی خبریں نیوز چینلز نے گھنٹوں بعد (اور پہلی شب ہلکی کر کے) دی۔ ٹی وی کیمرہ مینوں کو کسی نادیدہ قوت نے جائے آتش زنی سے بھگا دیا تا کہ ۱۲؍مئی کی طرح کے مناظر ٹی وی چینلز سے نشر نہ ہو جائیں۔

۳...... شہر بھر میں فائرنگ کی گئی اور ہر طرف خوف وہراس کی فضا منظم انداز میں پھیلا دی گئی۔

۴...... یوم عاشور پر شہر بھر میں قائم اس مخصوص گروہ کے کیمپس، دھماکے سے کچھ ہی دیر قبل اچانک خالی ہو گئے تھے۔

۵...... سب سے اہم بات یہ کہ دھماکا ہوتے ہی منٹوں کے اندر، کراچی کے مرکزی تجارتی مرکز (بولٹن مارکیٹ وغیرہ) کو لوٹنے اور آگ لگانے والا ایک منظم اسکواڈ حرکت میں آ گیا۔ (باخبر ذرائع کے مطابق وہ اس مقصد سے، کیل کانٹوں سے لیس ہو کر، پہلے سے ہی بلدیہ کراچی کی پرانی عمارت میں چھپا ہوا موجود تھا) یہ دہشت گرد اسکواڈ اسلحے کے علاوہ دستانوں، لوہے کے مضبوط راڈ، آگ لگانے والے مخصوص کیمیکل اور دکانوں کے تالے کاٹنے والے آلات سے لیس تھا۔

۶...... ایم اے جناح روڈ پر قائم مارکیٹیں اور دکانیں لوٹی اور جلائی گئیں۔ مگر ایک پراسرار بات یہ بھی ہے کہ یہ سارا عمل شاہراہ کی دائیں جانب ہوا۔ بائیں جانب بھی دکانیں اور مارکیٹیں ہیں جو بہت کم متاثر ہوئیں۔ واضح رہے کہ دہشت گرد اسکواڈ بلدیہ کراچی کی جس عمارت سے کارروائی کے لئے نکلا وہ عمارت سڑک کے دائیں جانب ہی ہے۔

۷...... دہشت گرد اسکواڈ نے ایم اے جناح روڈ پر واقع اسلحہ کی تمام دکانیں، ان کے تالے کاٹ کر اور شٹر توڑ کر لوٹ لیں۔ سینکڑوں اعلیٰ کوالٹی کی بندوقیں اور پستولیں ان لٹیروں کے اسلحہ خانے کا حصہ بن گئیں۔

۸...... پولیس، رینجرز وغیرہ منظر سے غائب ہو گئیں۔ دہشت گردوں کو بلا روک ٹوک کارروائی کرنے کا گویا لائسنس دے دیا گیا۔

ایک اور پراسرار بات یہ ہے کہ لوہے کے جس باکس میں بارود اور بم فٹ کرنے پر تمام تحقیقاتی ایجنسی متفق ہیں۔ وہ باکس کلوز سرکٹ نگراں کیمرے کی مستقل زد میں رہتا ہے۔ بم دھماکے سے پہلے اور بعد کا منظر اس سی سی ٹی وی کی آنکھ نے محفوظ کیا ہے۔ اس کی فوٹیج نیوز چینلز نے بار بار دکھائی بھی ہے۔ مگر حیران کن بات یہ ہے کہ دھماکا کرنے

والوں نے جب یہ بم کچھ ہی گھنٹے پہلے اس باکس میں رکھا تو اس وقت کا منظر سی سی ٹی وی کی آنکھ نہ دیکھ سکی۔شاید یہ آنکھ کچھ دیر کے لئے بند کر دی گئی تھی۔(سی سی ٹی وی کا یہ پورا سسٹم براہ راست امریکی نگرانی میں، امریکی امداد سے موجودہ سٹی گورنمنٹ نے لگایا ہے اور وہی چلاتی ہے۔صوبائی وزیر داخلہ کے بقول صوبائی حکومت کو بھی اس دائرے سے باہر رکھا گیا ہے) آتش زنی کو ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کا فطری رد عمل بنا کر کراچی کے ہزاروں چھوٹے دکانداروں اور کاروباری لوگوں کو برباد کر دیا گیا۔ان تاجروں میں دہلی پنجابی سوداگران بھی ہیں۔میمن برادری کے لوگ بھی ہیں۔لنڈا بازار سے روزگار کمانے والے پٹھان بھی ہیں اور دوسری لسانی اکائیوں کے لوگ بھی۔ان سب میں ایک قدر مشترک یہ بھی ہے کہ یہ درمیانہ اور چھوٹا کاروبار کرنے والا طبقہ کسی نہ کسی مذہبی ادارے تنظیم جماعت کا ہمدرد اور ان کو عطیات دینے والا رہا ہے۔عموماً ان مارکیٹوں سے بھتا خوری کے عادی گروہ مایوس لوٹا کرتے تھے۔یہ بات بھی پورے نقشہ کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ کراچی کے اس قدیم انتہائی معروف اور نہایت قیمتی کاروباری مرکز کو خالی کرا کے یہاں جدید طرز کے پلازے تعمیر کرنے کی خواہش مند قوتیں عرصے سے یہاں کا بازار ناردرن بائی پاس کی طرف لے جانا چاہتی ہیں۔لیکن ان کا یہ خواب معمول کے حالات میں پورا نہیں ہو رہا تھا۔شاید یہ آتش زنی ان کے کام آسان بنا دے۔شدید حیران کن اور افسوسناک بات ہے کہ لوٹ مار اور آتش زنی کو روکنے کے لئے وہاں نہ پولیس اور رینجرز موجود رہی (پہلے موجود تھی۔لیکن دھماکے کے بعد گدھے کے سینگ کی طرح اچانک منظر سے غائب ہو گئیں) نہ وہاں ان کارروائیوں کو فلم بند کرنے والے کیمرہ مین پہنچے اور نہ آگ بجھانے والا فائر بریگیڈ ہی بروقت اور تیار حالت میں پہنچا۔کراچی میں دو درجن کے قریب فائر بریگیڈ اسٹیشن سٹی گورنمنٹ کے ماتحت قائم ہیں۔(سات اسٹیشن تو جائے وقوع سے منٹوں کے فاصلے پر موجود ہیں) ان تمام اسٹیشنوں میں ۵۰ کے قریب فائر فائیٹنگ بریگیڈ گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں۔حیرت ہے کہ سرکاری اطلاعات کے مطابق نصف سے بھی کم گاڑیاں بلوائی گئیں۔دھماکے کی جگہ (جہاں ان کی ضرورت نہیں تھی) گاڑیاں فوراً پہنچ گئیں۔لیکن وہاں سے چند سو میٹر آگے، جلتی ہوئی مارکیٹوں تک وہ ڈھائی گھنٹہ بعد پہنچیں۔پھر یہ کہ ان گاڑیوں میں پانی بھی کم تھا اور آگ بجھانے والا کیمیکل بھی دستیاب نہیں تھا۔کراچی میں پورٹ ٹرسٹ اور بحریہ کی گاڑیاں بھی آگ بجھاتی ہیں۔ان کو طلب کرنے میں بھی کوتاہی کا مظاہرہ کیا گیا۔(ناظم شہر کہتے ہیں کہ حیدرآباد سے گاڑیاں منگوائی گئیں۔مگر خود کراچی کی نصف سے کم گاڑیاں اور وہ بھی ڈھائی گھنٹے بعد استعمال کی گئیں۔جب آگ بے قابو ہو چکی تھی) یہاں ایک اور سوال بھی اٹھتا ہے کہ دھماکے اور مسجدوں اور امام بارگاہوں وغیرہ پر حملے پورے ملک میں ہوتے رہے ہیں۔یوم عاشور کے چند روز ہی بعد لکی مروت میں اس سے ڈھائی گنا زیادہ انسانی جانیں لینے والا دھماکا ہوا۔مگر کہیں بھی ویسا اور اتنا تیز رفتار، شدید، منظم اور منصوبہ بند رد عمل نہیں ہوا۔جیسا کہ کراچی کے اس دھماکے پر ہوا۔آخر ایسی کیا خاص بات کراچی میں موجود ہے جو کہیں اور نہیں؟۔واقعات کی مزید تفصیلات ذرائع ابلاغ اپنے طور پر بھی دے رہے ہیں اور سرکاری تحقیقاتی اداروں کے توسط سے بھی نشر کر رہے ہیں۔ان تمام باتوں سے یہ امر بہر حال واضح ہے کہ عزاداروں کے جلوس میں دھماکا اور اس کے منٹوں بعد لوٹ مار، آتش زنی، فائرنگ اور پھر شہر بھر میں ٹارگٹ کلنگ کسی بڑے، لیکن ایک ہی منصوبے کا حصہ اور مراحل ہیں۔ایسی

زبردست پلاننگ، ایسا بھرپور اور منظم عملدآمد، میڈیا پر ابتدائی گھنٹوں میں ایسا کنٹرول، غیر متعلق گروہ پر فوراً الزام تراشی کی قوالی...... ایسا ''کارنامہ'' کسی ''کالے پانی'' (Black Water) کسی زی ایجنسی (XE-Agency) اوران کے جرائم میں شریک کسی بے قابو ہوچکے فاشسٹ گروہ کی زبردست صلاحیت کا بھی مظہر ہے اور معاشرے پر ان کے مسلط ہوجانے کا بھی۔ یہی نہیں بلکہ حکومتی اور ریاستی اداروں میں ان کے خوفناک نفوذ کی بھی خبر دے رہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہلاکت خیز دھماکا اور خوفناک آتش زنی معاشرے میں دہشت پھیلانے، قوم کے اعصاب توڑ پھوڑ دینے اور حکومت وریاست کے بے بس اور غیر مؤثر ہونے کا عوام کو یقین دلانے ہی کے لئے تھا یا اس کے علاوہ بھی کچھ اور مقاصد تھے؟ مثلاً:

۱...... امریکی منصوبہ ہے کہ پاکستان کو تباہ وبرباد کر کے صومالیہ بنادیا جائے۔ اس نے ہمارے عظیم ملک کو علی الاعلان صومالیہ کے برابر قرار دیا ہوا ہے۔ تو کیا دوسرے دھماکوں کی طرح یہ بھی دھماکا بھی پاکستان کو صومالیہ بنادینے کے عمل کا حصہ ہے؟

۲...... افغانستان میں پھنسا امریکا پاکستانی معاشرے اور ریاست سے انتقام لے کر اپنی زخمی انا کی تسکین کرنا چاہتا ہے تو کیا اپنی مٹھی میں بند قیادت کو استعمال کر کے اس نے ہمارے معاشرے میں فرقہ وارانہ مسلکی یا لسانی خانہ جنگی کرانے، اسے خون میں نہلانے اور ہمیں اقتصادی طور پر بے حال کردینے کے لئے اب کراچی کا انتخاب کرلیا ہے؟

۳...... امریکی منصوبے پر عملدرآمد اس کی ایجنسیوں (سی آئی اے، زی ایجنسی، کالا پانی وغیرہ) اور برستے ڈالروں پر بک جانے والے لوکل ایجنٹوں کے اشتراک کے بغیر ممکن نہیں۔ پاکستان میں عموماً اور کراچی میں خصوصاً کون سا گروہ اور کون سے لوگ آگ اور خون کے اس دردناک اور سفاک کھیل میں شامل ہوچکے ہیں۔

پورے خلوص اور دل سوزی سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جذباتیت، سطحیت اور فوری وذاتی مفادات سے بلند ہوکر ملک بھر کے اہل نظر، اہل اقتدار، سیاسی لیڈر، مذہبی قیادت، تاجر وصنعت کار، ادیب وشاعر، وکیل وصحافی، غرض سوچنے سمجھنے والے فیصلہ سازی میں شریک یا اس پر اثر انداز ہونے والے تمام افراد، ادارے، گروہ، جماعتیں، انجمنیں، سب ٹھنڈے دل ودماغ سے سوچیں کہ کون کیا کررہا ہے؟ کیوں کررہا ہے؟ کس کے لئے کررہا ہے؟ پھر جو جواب ملے۔ اس کا بے خوف ہوکر اظہار بھی کریں اور تدارک بھی۔ ظلم اور ظالم کے نہ ساتھی بنیں۔ نہ ان کی قصیدہ خوانی کریں۔ یہ بھی سوچنے کی ضرورت ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ جب سے امریکی بیل ہمارے خطے میں گھس آیا ہے۔ ہر طرف توڑ پھوڑ ہے۔ خوں ریزی ہے۔ آتش زنی ہے۔ خوف ہے۔ انتشار ہے۔ اضطراب ہے۔ کیا اس کا حل یہ نہیں کہ پوری قوم یک سو ہوکر، یک جان بن کر، باہم مل کر، ہانکے پکارے مطالبہ کرے اور پورا زور لگائے کہ ہمارے خطہ سے امریکا اور اس کے ساتھی اور معاونین نکل جائیں۔ ہم خود اپنے گھر کے معاملات آپس میں طے کرلیں گے۔ تم اپنا بے برکت وجود یہاں سے لے جاؤ۔ ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو اور ہاں ہوسکے تو اپنے دوستوں اور وظیفہ خواروں کو بھی اپنے ساتھ ہی لے جاؤ۔

والسلام!

بلال احمد کا قبول اسلام اور......!

مولانا سعید احمد جلال پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم • الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

بلال احمد یا احمد بلال ولد ناصر احمد، حال عبدالرحمٰن ولد ناصر احمد ساکن چناب نگر کے قبول اسلام کی خبریں اخبارات میں شائع ہوئیں تو متعدد احباب نے اس نومسلم کے بارہ میں استفسار کیا کہ یہ کون ہے؟ کیا ہے؟۔اس کے قبول اسلام کا پس منظر کیا ہے؟۔آیا واقعی یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پڑپوتا، تیسرے مرزائی خلیفہ ناصر احمد کا بیٹا اور رائل فیملی کا فرد ہے؟ یا پھر کچھ اور؟۔اس دوران کچھ تیز وتند سوالات بھی کئے گئے جن میں سے ایک سوال اور اس کا جواب درج ذیل ہے:

س...... آج کل ایک شخص احمد بلال سابق قادیانی کے اسلام قبول کرنے کا چرچا ہے اور مختلف اخبارات ورسائل میں اس کے انٹرویو اور خبریں آرہی ہیں۔اس نومسلم کا کہنا ہے کہ میں رائل فیملی کا فرد، مرزا غلام احمد قادیانی کا پڑپوتا اور مرزا ناصر احمد قادیانی کا بیٹا ہوں۔اسی طرح اس کا کہنا ہے کہ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مجھ پر قادیانیوں نے ظلم وتشدد کیا ہے۔لہٰذا وہ اپنے تحفظ کی خاطر علامہ ابتسام الٰہی ظہیر اور جماعت اسلامی کے سابق امیر قاضی حسین احمد سے ملاقاتیں کرچکا ہے۔اس کے قبول اسلام کی روئیداد اور ان ہر دو حضرات سے ملاقات کے سلسلہ کی روزنامہ ایکسپریس کی خبر ملاحظہ ہو:

> ’’لاہور (اسٹاف رپورٹر) مرزا غلام احمد قادیانی کے پڑپوتے اور مرزا ناصر احمد کے اسلام قبول کرنے والے بڑے بیٹے عبدالرحمٰن نے گزشتہ روز منصورہ میں علامہ ابتسام الٰہی ظہیر کے ہمراہ سابق امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد سے ملاقات کی۔عبدالرحمٰن جن کا اصل نام مرزا احمد بلال تھا۔۱۹۹۹ء میں علامہ احسان الٰہی ظہیر کی کتاب ’’القادیانیت، مرزائیت اور اسلام‘‘ کا مطالعہ کرنے کے بعد اسلام قبول کیا۔وہ سات زبانوں پر عبور رکھتے ہیں اور بھاشا ڈیم میں مترجم ہیں۔عبدالرحمٰن نے قاضی حسین احمد سے ملاقات کے دوران بتایا کہ وہ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی جائیداد سے بھی دستبردار ہوچکے ہیں۔انہوں نے گزشتہ سال حج کے لئے درخواست دی تھی۔ ریکارڈ چیک کرنے کے بعد سعودی سفارت خانے نے ان سے مسلمان ہونے کے ثبوت فراہم کرنے کے لئے کہا۔انہوں نے اس کے ثبوت فراہم کردیئے اور اس طرح ان کے مسلمان ہونے کی خبر پھیل گئی۔ انہوں نے کہا کہ دو ہفتے قبل انہیں قادیانیوں نے اغوا کرلیا تھا اور گنگا رام ہسپتال کے قریب ’’ایوانِ محمود‘‘ میں لے جاکر بدترین تشدد کا نشانہ بنایا۔ان کی ناک کی ہڈی توڑ دی اور بیہوشی کی حالت میں نیلا گنبد پھینک کر فرار ہوگئے۔انہوں نے بتایا کہ علامہ ابتسام الٰہی نے انہیں پناہ دی اور ان کا علاج کرایا۔اس موقع

پر قاضی حسین احمد نے عبدالرحمٰن کو تشدد کا نشانہ بنانے کی شدید مذمت کی اور ان کے اسلام قبول کرنے کی تحسین کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے حق کو پالیا ہے اور دین کی خاطر اپنی جائیداد سے بھی دستبردار ہوگئے ہیں۔ ان کا اسلام قبول کرنا بہت بڑا بریک تھرو اور بڑی خبر ہے۔ ان پر تشدد سے قادیانیت کا مکروہ چہرہ لوگوں کے سامنے کھل کر آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر لوگوں کو ربوہ میں بنیادی حقوق حاصل ہو جائیں تو اکثریت اسلام قبول کر لے۔ لوگوں کو زبردستی باندھ کر رکھا گیا ہے۔ قاضی حسین احمد نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عبدالرحمٰن کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ان کو جانی و مالی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار قادیانی ہوں گے۔ قاضی حسین احمد نے کہا کہ عبدالرحمٰن کے مسلمان ہونے پر اندرون ملک اور بیرون ملک مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم دینی جماعتوں کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس کی تائید کی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے جس پر تمام مسالک کے مسلمان متحد ہیں۔'' (روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد، ۷ جنوری ۲۰۱۰ء)

سوال یہ ہے کہ اگر یہ نوجوان واقعی قادیانیت سے اسلام کی طرف آیا ہے اور یہ مرزا ناصر احمد کا بیٹا اور مرزا غلام احمد کا پڑپوتا ہے۔ تو اس کی حوصلہ افزائی کرنا چاہئے اور اس کو بھرپور پروٹوکول دینا چاہئے۔ مگر افسوس! کہ آپ کی جماعت اور جماعت کے رسائل ہفت روزہ ''ختم نبوت'' اور ماہنامہ ''لولاک'' اس سلسلہ میں خاموش ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ ان پر سکوت مرگ طاری ہے۔ آخر کیوں؟۔ جب دوسرے لوگ اور جماعتیں بڑھ چڑھ کر اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں تو آپ کو بھی اس معاملہ میں کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہئے۔ اس کی وضاحت فرمائیں کہ آپ کی خاموشی کے کیا اسباب ہیں؟۔ سائل طاہر رشید، کراچی!

ج...... بالکل بجا ہے کہ اس نومسلم نوجوان بلال احمد ولد ناصر احمد قادیانی سکنہ چناب نگر کے اسلام لانے کی حالیہ خبروں اور اخبارات میں اس کے ترک قادیانیت کے غلغلہ پر ہماری طرف سے خاموشی ہے اور اس سلسلہ کا کوئی خوش آمدیدی بیان بھی جاری نہیں ہوا۔ اس کی دراصل کچھ وجوہات ہیں۔ ان وجوہات کے تذکرہ سے قبل یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایک قادیانی کے مسلمان ہونے پر جس قدر کسی عام مسلمان کو خوشی اور مسرت ہوسکتی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ بلکہ کئی ہزار گنا ہمیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان کو خوشی ہونی چاہئے اور ہے بھی۔ اس لئے کہ جس جماعت کا اوڑھنا بچھونا اور دن رات کی مساعی ہی قادیانیت کی تردید اور اس کی شکست وریخت ہو۔ وہ اس موقع پر کیونکر خوش نہ ہوگی؟۔

بلاشبہ کسی قادیانی کا اسلام قبول کرنا خصوصاً قادیانیت کے عین مرکز اور اس کے دارالحکومت میں کسی قادیانی کا مرزائیت پر دوحرف بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہونا۔ جہاں قادیانیت کے تابوت میں کیل ٹھونکنے کے مترادف ہے۔ وہاں اسلام کی حقانیت کی دلیل بھی ہے۔

مگر ہماری مجبوری اور اس موقع پر خاموشی کی وجہ یہ ہے کہ اس سے قبل ۱۴ جولائی ۱۹۹۶ء کو بلال احمد اور حالیہ

عبدالرحمٰن ولد ناصر احمد قادیانی نامی ایک نوجوان نے ہمارے مرکز مدرسہ عربیہ مسلم کالونی چناب نگر میں خود آ کر اسی طرح کے واقعات بیان کر کے اسلام قبول کر کے پناہ لی تھی اور اپنی مظلومیت کی پوری داستان بھی سنائی تھی۔ چنانچہ اس موقع پر ہمارے چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ اور دوسرے رفقاء نے اس کے ساتھ جس قسم کا تعاون کیا۔ اس کی تفصیلات تا حال ہماری فائلوں میں محفوظ ہیں۔ مثلاً:

تفصیل اخراجات نومسلم بلال احمد ولد ناصر احمد قادیانی کالج روڈ بٹ چوک چناب نگر

۱......نومسلم بلال احمد کا بیان بذریعہ ویڈیو کیسٹ ریکارڈ خرچ ۲۰۰ روپے	بتاریخ:۱۴جولائی ۱۹۹۶ء
۲......شخص مذکور کے ساتھ سفر لاہور کرایہ ۲۰۰ روپے	بتاریخ:۱۵جولائی ۱۹۹۶ء
۳......وفد علماء کرام کے ساتھ شرکت، اخباری نمائندگان کی موجودگی	
اور ملاقات ڈی ایس پی چنیوٹ خرچ دوائی ۲۰۰ روپے	بتاریخ:۱۵جولائی ۱۹۹۶ء
۴......سول ہسپتال چنیوٹ برائے علاج خرچ دوائی ۱۰۰ روپے	بتاریخ:۱۷جولائی ۱۹۹۶ء
۵......سول ہسپتال چنیوٹ برائے علاج خرچ دوائی ۱۰۰ روپے	بتاریخ:۱۷جولائی ۱۹۹۶ء
۶......سول ہسپتال چنیوٹ برائے علاج خرچ دوائی ۱۰۰ روپے	بتاریخ:۱۷جولائی ۱۹۹۶ء
۷......ایف آئی آر تھانہ ربوہ خرچ محرر ۱۰۰ روپے	بتاریخ:۱۷جولائی ۱۹۹۶ء
۸......از ربوہ تا چنیوٹ کرایہ کار ۱۰۰ روپے	
۹......دفتر چناب نگر	بتاریخ:۴ اگست ۱۹۹۶ء
۱۰......ملاقات ڈی ایس پی چنیوٹ برائے تبدیلی تفتیش نومسلم بلال احمد	بتاریخ:۵ اگست ۱۹۹۶ء
۱۱......سفر لاہور بلال احمد کرایہ ۱۰۰ روپے	بتاریخ:۶ اگست ۱۹۹۶ء

اسے قضیہ اتفاقیہ کہئے کہ اس وقت چناب نگر میں موجود رفقا نے حفظ ماتقدم کے طور پر اس نومسلم بلال احمد کے بیانِ احوال اور ترکِ مرزائیت کی داستان پر مشتمل ویڈیو کیسٹ بھی بنالی تھی۔ چنانچہ وہ ویڈیو کیسٹ بھی تا حال جوں کی توں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اس وقت کے اسلام قبول کرنے والے بلال احمد اور آج کے بلال احمد کی تصویروں کو دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ان دونوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ اس وقت کے بلال احمد کی داڑھی نہ تھی اور اب کے بلال احمد کی داڑھی ہے۔ لہٰذا ان کا کہنا ہے کہ ایک ہی نوجوان اب دوسرے انداز میں منظر عام پر آیا ہے۔ جس سے بہر حال کسی قدر شک سا ہونے لگا ہے۔

اگر ہم اس نوجوان کے حالیہ بیان اور روئیداد کی تائید کرتے ہیں تو سابقہ ویڈیو اس کی تردید کرتی ہے۔ اسی طرح اگر اس کی اس داستان درد و الم کی تردید کرتے ہیں تو بھی مشکل ہے۔ کیونکہ بہر حال یہ قادیانیت سے تائب ہونے کا دعویدار ہے۔ عین ممکن ہے کہ یہ وہی ہو اور یقین کی حد تک ہمارے رفقاء کا کہنا ہے کہ یہ وہی نوجوان ہے۔ تاہم خفیف سا شبہ یہ بھی ہے کہ یہ پہلے بلال احمد کے بجائے کوئی دوسرا ہو۔ بہر حال ویڈیو کی تصاویر اور تفصیلات یہ بتلاتی ہیں کہ یہ وہی نوجوان ہے جس نے آج سے چودہ سال قبل چناب نگر کی مسلم کالونی کے مدرسہ عربیہ میں آ کر پناہ لی تھی۔

اسی طرح یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ ویڈیو کی رپورٹ کے مطابق یہ شخص رائل فیملی سے تعلق نہیں رکھتا۔اس کے باپ پر اپنے بڑے بیٹے کی موت کے صدمہ سے فالج کا حملہ ہوا تھا اور قادیانیوں نے اس کے ساتھ کوئی تعاون نہ کیا اور یہ بددل ہوکر مسلمان ہوگیا اور اس نے اسلام قبول کرنے کے بعد لاہور میں تعلیم مکمل کی۔ وہاں ایک ریلوے افسر ارشد صاحب کی بیٹی سے اس نے شادی کی اور الگ علامہ اقبال ٹاؤن خیبر بلاک میں رہائش اختیار کرلی اور اس کے چھوٹے بھائی نے والد کی بیماری کے بہانے سے اس کو گھر بلا کر اس کو زنجیروں سے بندھوایا اور قادیانیوں سے مل کر اس پر خوب تشدد کیا اور اس کے ایک دوست نے اس کو گھر سے بھاگنے میں مدد دی اور زنجیر کاٹنے کے لئے اسے آری دی نیز یہ کہ اس کے گھر کے قریب ٹھیکیدار شمس صاحب بھی رہتے ہیں اور اس کا ایک چھوٹا بھائی داؤد احمد شیزان فیکٹری میں مارکیٹنگ ڈیپارٹمنٹ میں ہے۔وغیرہ وغیرہ!

الغرض اس ویڈیو کیسٹ کے مندرجات سے کہیں نہیں لگتا کہ یہ رائل فیملی کا اور مرزا ناصر احمد...... قادیانی خلیفہ...... کا بیٹا ہے اور نہ ہی اس نے اس پوری روئیداد میں کسی اشارہ اور کنائے سے اس کا کہیں تذکرہ کیا ہے۔

الغرض قادیانی فریب کاری اور قادیانیت سے تائب ہونے والے متعدد عیاروں کی عیاری اور مسلمانوں سے مفادات کشید کرنے کی بیشتر مثالوں اور واقعات کے تناظر میں جب تک صورت حال کی مکمل طور پر وضاحت نہ ہوجائے اس میں خاموشی ہی بہتر ہے۔خدا کرے کہ اس نوجوان کی یہ روئیداد سچ اور صداقت پر مبنی ہو اور یہ کسی سازش کا پیش خیمہ نہ ہو۔ بہرحال ہم نہ تو کھل کر اس کی تائید کرسکتے ہیں اور نہ ہی تردید۔ یہ ہیں دراصل ہماری خاموشی کی وجوہات اور ہماری مجبوریاں۔ تاہم یہ بات اپنی جگہ طے ہے کہ قادیانی دہشت گردوں کے ہاں قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنے والوں کی یہی سزا ہے۔ بلکہ حقائق و واقعات گواہ ہیں کہ ایسے کئی ایک افراد اور خاندانوں کو اس خاموشی سے ٹھکانے لگایا جاتا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہو پاتی۔ چنانچہ قادیان کی ڈاب یعنی پانی کا جوہڑ...... بیسیوں ایسے معصوم مرد وخواتین کے بے نام قتل کا گواہ ہے اور اس کے سینے میں قادیانی درندگی کے ہزاروں سربستہ راز پوشیدہ اور مضمر ہیں۔ ملاحظہ ہوں ''ربوہ کا پوپ، ربوہ کا آمر، کمالات محمودیہ اور شہر سدوم'' وغیرہ۔

امید ہے کہ آپ کی تشفی کے لئے ہماری یہ چند معروضات کافی ہوں گی۔ بلکہ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری خاموشی پر آپ کی برہمی بھی اس سے کافور ہوجائے گی۔

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب
ساہیوال پھکی
نظام ہضم درست رکھنے کے لئے
غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے
طبیعت سے ثقیل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے
بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے
ساہیوال پھکی کا استعمال عظیم نعمت ہے دیپالپور بازار ساہیوال
السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی 040-428885
0321-6950003
0313-2771969
0302-72000904

حرمین شریفین کی زیارت اور مرزائیوں کا دھوکہ!

مولانا محمد رحمت اللہ (مقبوضہ کشمیر)

اس بات کے لئے کسی تمہید کی ضرورت نہیں کہ ہر صاحب ایمان کے دل کے اندر حرمین شریفین کی مبارک سرزمین اور مکہ و مدینہ کی عظیم وسعید بابرکت فضاء کے بارے میں جو تصورات اور جذبات ہوتے ہیں۔ الفاظ میں ان کو بیان کرنا ممکن نہیں۔ کتنے مؤمنوں کی پوری زندگی کا خواب دیار حرم کا دیدار ہوتا ہے۔ ہم نے اپنے گردوپیش میں دیکھا ہے کہ غریب اور غیر مستطیع لوگ اپنی زندگی کی تمام ظاہری تگ ودو سے فارغ ہوکر جب آخرت کی تیاری میں قدم رکھتے ہیں تو اپنی زندگی کا ماحصل اس بات کو سمجھتے ہیں کہ کسی بزرگ عالم کے ذریعہ سے ایسا وظیفہ پڑھنے کو نصیب ہو جائے جس کے نتیجے میں ایک آدھ مرتبہ ہی سہی، خواب میں کعبہ شریف یا روضہ پاک کا دیدار یا ایک جھلک نصیب ہو جائے اور جس دن ان کو یہ سعادت حاصل ہوتی ہے وہ دن ان کا یوم عید ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ عالم کا قبلہ یعنی کعبہ اگر ایک حرم میں ہے تو دوسرے حرم میں مہبط وحی الٰہی ہے اور اس حرم میں سید الاولین والآخرین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ آرام فرما ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا عظمت کی دلیل ہوسکتی ہے کہ: ”لا اقسم بھذا البلد“ کے خطاب ربانی میں شہر کی قسم کھائی جارہی ہے۔ وہ بھی اس وجہ سے کہ اس بلد امین میں سید الکونین ﷺ کی ذات عالی قیام فرما ہے۔ فرمان خداوندی ”وانت حل بھذا البلد“ نے اس حقیقت کو واضح کردیا۔ اسی محبت، عظمت اور شوق کے پیش نظر غریب سے غریب مسلمان اپنے دل میں اس بات کی تڑپ رکھتا ہے کہ وہ زندگی میں کم از کم ایک بار وہاں کی حاضری سے سرفراز ہو جائے۔ چاہے اس کے لئے اس کو اپنی زمین، جائیداد فروخت کرنی پڑے، چاہے سالہا سال تک اپنی کمائی میں سے تھوڑا تھوڑا جمع کر کے زاد راہ تیار کرنا پڑے اور یہ سب وہ اپنے ایمان اور آخرت کے اس شوق سے تیار کرتا ہے۔ جس کا اظہار الفاظ کے پیرایہ میں کماحقہ نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کی زندگی کا ماحصل وہ دن ہوتا ہے۔ جب ان کو سرزمین حرم میں قدم رکھنا نصیب ہوتا ہے ان کی زندگی بھر کی بے قراری کو اس دن قرار آجاتا ہے۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو دنیا میں ہی اللہ جل شانہ کی طرف سے اپنے گنہگار بندوں کو انعام کے طور پر دیا جاتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ بھی خداوند تعالیٰ کی طرف سے نوازے گئے ہیں۔ جن کے حصہ میں یہ سعادت آئی ہے کہ ان کو ان عشاق وزائرین کے لئے انتظام کرنے کا موقعہ فراہم ہوتا ہے۔ چاہے سرکاری طور پر، چاہے پرائیویٹ۔ لیکن بعض مرتبہ ان عشاق اور محبت والوں کے جذبات کا خون ہوتا ہے۔ جب ان کی تڑپ، کوشش اور درخواست کے باوجود ان کی جگہ کسی غیر مسلم کو دے دی جاتی ہے۔ چاہے وہ غیر مسلم مرزائی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں۔ نتیجہ میں اس مسلمان کو وہاں کی حاضری سے محروم ہونا پڑتا ہے۔

قرآن حکیم نے اس پاک سرزمین کو کفر اور شرک کی نجاست سے ملوث ان نفوس کو اس سے دور رکھنے کا حکم دیا جو اگرچہ اشرف مخلوقات ہیں۔ مگر ایمان کی نورانی دولت سے محروم۔ چنانچہ اللہ پاک کے کلام کریم میں ارشاد ہے۔ ”یا ایھا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم

ھـذا ’’ ﴿اے ایمان والو! مشرک لوگ (بوجہ عقائد خبیثہ) نرے ناپاک ہیں۔ سو یہ لوگ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آنے پاویں۔ ﴾ اور یہ کوئی وقتی یا اتفاقی اچانک اعلان نہیں۔ بلکہ شریعت کی مصلحتوں سے بھرپور تعلیمات کا تقاضا ہے کہ اس باغ کو، پاک سرزمین کو تو ہمیشہ ہمیش کے لئے ایسے ناپاک اور نجس افراد سے دور رکھا جائے۔ جنہوں نے نور ایمان کی پاکی کے بدلے کفر وشرک کی ظلمتوں کو اپنے سینے سے لگایا۔ چنانچہ حدیث پاک میں صادق المصدوق ﷺ کا ارشاد ہے۔’’لـئـن عشـت انشـاء اللّٰہ لآخـر جـن اليهـود والنصـاریٰ من جزيرة العـرب (تـرمـذی بـحـوالـه مرقاة) ’’انشاء اللہ اگر میں حیات رہا تو یہود ونصاریٰ کو جزیرہ عرب سے ضرور نکال دوں گا۔

ایک اور حدیث میں تاجدار حرم ﷺ نے پوری امت کو مخاطب کر کے حکم دیا۔’’ اخـرجـوا اليهـود والـنـصـاریٰ مـن جـزيـرة العرب وفی رواية اخرجوا المشركين (بـخـاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه) ’’ ﴿یہود ونصاریٰ کو بالضرور جزیرۂ عرب سے نکال دینا۔ ﴾

اس حدیث مبارک کی تشریح کرتے ہوئے شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ بعض روایات میں لفظ یہود ونصاریٰ آیا ہے۔ بعض میں مشرکین، مراد اس سے تمام کفار، مشرکین اور یہود ونصاریٰ ہیں۔ (دیکھئے عمدۃ القاری، بذل المجہود، عون المعبود، مرقاۃ) علامہ عینی شارح بخاری لکھتے ہیں۔’’انـمـا ذكـر اليهـود فی التـرجـمة لان اكثـرهـم يـوحـدون اللّٰه تعالیٰ ۰ فاذا كان هؤلاء مستحقين الاخراج فغيرهم من الكفار اولیٰ (عـمـدة الـقـاری ج ۱۵ ص ۹۰) ’’یعنی حدیث میں یہود کا تذکرہ ہے۔ جبکہ ان میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل تھے۔ جب ان کے نکالنے کا حکم ہوا تو جو لوگ توحید کے منکر ہوں۔ انہیں تو بدرجۂ اولیٰ نکالنا ضروری ہے۔

نیز سنہ نو ہجری میں حضرت نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو مسلمانوں کا امیر حج بنا کر روانہ کیا۔ روانہ ہو جانے کے بعد آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو مخصوص طریقہ پر الگ سے چند اہم اور ضروری مسائل کا اعلان کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ ان احکامات میں سے ایک خاص حکم یہ تھا کہ:’’الا لا يـحـجـن بـعـد هذا العام مشرك (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی) ’’ ﴿خبردار! ہرگز ہرگز اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے۔ ﴾

چنانچہ اکثر مفسرین عظام خصوصاً امام رازی، امام قرطبی، ابن کثیر رحمہم اللہ نے قرآن پاک کی آیت’’ انما الـمشـركـون نجس فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا ’’ کی تفسیر کرتے ہوئے اس حدیث مبارک کا ذکر کر کے تحریر کیا ہے کہ اگر مجبوری کے وقت کسی غیر مسلم کو امیر المؤمنین کے پاس حرم میں جانے کی ضرورت پیش آئے تو اسے وہاں جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ بلکہ امیر ہی حرم سے باہر آ کر اس سے ملاقات کرے۔

مذکورہ احادیث میں جزیرۃ العرب سے کفار، مشرکین، یہود ونصاریٰ کے نکالنے کا ذکر ہے۔ جزیرۃ العرب سے اکثر محدثین، شارحین حدیث، مفسرین کے نزدیک مکۃ المکرمۃ اور مدینۃ المنورہ اور اس کے اطراف تو مراد ہیں ہی۔ بعض نے یمامہ، خیبر، ینبع، فدک اور یمن کو بھی مراد لیا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے۔ اوجز المسالک، تفسیر کبیر، تفسیر قرطبی)

آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ پر عمل کرتے ہوئے امیر المؤمنین خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں جزیرۂ عرب کو تمام نجس مشرکین، کفار، یہود ونصاریٰ سے پاک کیا۔

جب یہ حکم واضح اور صریح ہے اور اس میں نہ کوئی اشکال ہے نہ اختلاف۔ تو مرزائی چاہے وہ قادیانی ہوں یا لاہوری۔ جب امت ان کے خارج از اسلام ہونے پر متفق ہے۔ پھر ان کا حرمین میں جانا کس طرح صحیح ہوسکتا ہے؟ پھر جس طرح ان کا اس مقدس مقام پر جانا منع ہے۔ اسی طرح سے ان کے جانے کے بارے میں ان کا تعاون کرنے والا یقیناً مجرم ہوگا۔ چاہے یہ تعاون ان کو فارم اجرا کرنے کی صورت میں ہو۔ چاہے اس کو بھر کر دینے کی، چاہے اس کے لئے سفارش کرنے والے کی، یا انتظامات کرنے کی صورت میں۔ شاید اس اہم امر کی طرف ہماری نظر نہیں جارہی ہے۔ ورنہ مرزائیوں کے حج پر جانے کے بارے میں حج کا انتظام کرنے والے حضرات چاہے وہ پرائیویٹ ہوں یا سرکاری۔ انتہائی محتاط ہوتے۔ جو لوگ اس سلسلے میں لاپرواہی برتتے ہیں یا اس کو معمولی مسئلہ سمجھتے ہیں۔ ان کو اس جانب خصوصی توجہ دینی چاہئے کہ وہ کتنے بڑے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ جس چیز پر قرآن کریم نے پابندلگادی۔ حدیث پاک نے صراحت کردی اور خلفائے راشدینؓ نے اس پر عمل کر کے نافذ کردیا۔ اس کی خلاف ورزی کرنے یا کرانے کا مرتکب ہونا انتہائی شدید جرم ہے۔ نیز یہ معاملہ عام جگہ کا نہیں۔ حرمین شریفین کا ہے۔ جس کی حرمت اور عظمت میں کوئی دورائے نہیں۔ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ یہ عام مسجد شریف کی حرمت کا مسئلہ نہیں۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ آگے ہے۔ کیونکہ یہ جملہ مساجد کے قبلہ کی حرمت کا مسئلہ ہے۔ مرزائی دھوکہ دے کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے حج کا سفر کرتے ہیں۔ مسئلہ صرف ان کی طرف سے دھوکہ دینے کا نہیں۔ بلکہ مسئلہ اہم ترین یہ ہے کہ حج کا انتظام کرنے والے ذمہ داران جانتے ہیں کہ اس طرح سے دھوکہ دے کر اس پاک سرزمین پر جہاں غیر مسلمین کا داخلہ ممنوع ہے۔ یہ غیر مسلم جارہے ہیں۔ اس سے صرف نظر کس طرح کیا جاسکتا ہے؟ اس لئے لازم ہے کہ اس دھوکہ سے بچنے کے لئے فارم میں ایسی تصریح کردی جائے جس سے دھوکہ دینے والے کو دھوکہ دینے کی گنجائش باقی نہ رہے۔

مرزائیوں کے کفر پر ابتداء سے ہی علماء کرام متنبہ کرتے رہے ہیں اور وقتاً فوقتاً ان کے دھوکوں کی وجہ سے مسلمانوں کو باخبر رکھنے کے لئے فتاویٰ کی تجدید بھی ہوتی رہتی ہے۔ امام حرم کا تازہ فتویٰ ملاحظہ فرمالیں۔

الجواب...... ''الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ'' بے شک مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس کی طرف وحی ہوتی ہے اور اس نے دین کے ایسے بنیادی عقائد کا انکار کیا جن پر ایمان لانا ضروری تھا۔ پاکستان اور سعودی عرب کے علمی مراکز اور فقہی اداروں کے علماء نے قادیانی گروہ کے جال میں پھنسنے سے خوب متنبہ کیا ہے۔ ان علماء نے یہ بھی واضح کردیا ہے کہ یہ گروہ دین اسلام سے خارج ہے اور اس کے ماننے والوں کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے ایک مستقل رسالہ ''الایضاحات الجلیۃ فی الکشف عن حال القادیانیۃ'' کے نام سے تحریر کیا ہے جو کہ عربی اور اردو زبان میں چھپ چکا ہے۔ اس رسالہ میں ہم نے قادیانیوں کے شبہات اور ان کے جوابات کتاب اللہ اور سنت

رسول اللہ ﷺ سے خوب وضاحت کے ساتھ بیان کر دیئے ہیں۔ اس میں ہم نے قادیانیوں کے بارے میں اسلامی ممالک کے علماء کے صادر ہونے والے فتاویٰ جات اور قراردادیں بھی جمع کر دی ہیں۔ جن میں قادیانیوں سے محتاط رہنے کی تاکید کی گئی ہے اور ان کی خارج از اسلام کی وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعاء گو ہیں کہ انہیں دین اسلام کی طرف لوٹائے اور ان لوگوں کو راہ حق دکھائے اور اس کی پیروی کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین) ''وصلی اللّٰه وسلم علی نبینا محمد وعلیٰ اله وصحبه اجمعین''

تحریر کنندہ: محمد بن عبداللہ السبیل امام وخطیب مسجد حرام (مکہ مکرمہ) ۱۴۲۶/۳/۲ھ

اسی طرح دارالعلوم دیوبند کا تازہ ترین فتویٰ مندرجہ ذیل ہے۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ: الجواب، وباللہ العصمۃ والتوفیق حامداومصلیاومسلما:

نام نہاد احمدی گروہ (قادیانی پارٹی ولاہوری پارٹی) دونوں باجماع امت دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیونکہ مرزاغلام احمد قادیانی نے جگہ جگہ اپنی کتابوں میں نبوت اور اپنے اوپر آسمان سے وحی نازل ہونے کا دعویٰ کیا۔ انبیاء سابقین علیہم السلام کی توہین وتحقیر اور ان پر سب وشتم کا مرتکب ہوا۔ وغیر ذالک۔ جو صریح کفریہ عقائد ہیں۔ پس جو لوگ مرزاغلام احمد قادیانی علیہ مایستحقہ کو نبی، مہدی یا مسیح موعود مان کر قادیانی یا لاہوری ہوگئے۔ وہ بلاشبہ مرتد ہو کر دائرہ اسلام سے نکل گئے۔ تفصیل کے لئے ''قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا موقف'' نامی کتاب کو ملاحظہ کریں۔ اس مختصر تمہید کے بعد نمبروار جواب عرض ہے۔

۱،۲...... مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے قبرستان میں قادیانیوں کی تدفین نہ ہونے دیں۔ ''الاشباہ والنظائر'' میں ہے۔ ''واذا مات (المرتد) اوقتل علی ردته لم یدفن فی مقابر المسلمین'' اور اسی طرح شرح المہذب للشوافع میں ہے۔ ''اتفق اصحابنا رحمهم اللّٰه علی انه لا یدفن مسلم فی مقبرة کفار ولا کافر فی مقبرة المسلمین'' نیز فقہ حنبلی میں ہے۔ ''لا نها کافرة لا تدفن فی مقابر المسلمین (المغنی مع شرح الکبیر ج۲ ص۴۲۳)''

۳...... قادیانی مرزائی مسلمان نہیں۔ بلکہ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جیسا کہ تمہید میں لکھا جا چکا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم!

الجواب صحیح
حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ

حررہ العبد محمود حسن بلند شہری
دارالعلوم دیوبند ۱۴۲۶/۶/۵ھ

حج پر جانے میں مرزائیوں کا تعاون کرنے والوں کا شرعی حکم

''دارالافتاء والقضاء دارالعلوم رحیمیه بانڈی پوره کشمیر کا تازه فتویٰ''

الجواب وباللہ تعالیٰ التوفیق!

امت مسلمہ کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی اور تمام مرزائی اپنے باطل عقائد کے نتیجے میں اسلام سے خارج، مرتد اور زندیق ہیں۔ اس لئے کہ یہ عقائد اور دعویٰ اسلامی عقائد سے قطعاً متصادم ہیں۔ نیز جو

شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، مجدد یا مسیح مانے بلکہ جو شخص اس کو اسلام کے دائرے سے خارج، مرتد اور زندیق نہ سمجھے وہ بھی اسلام سے قطعاً خارج ہے۔ مرزائیوں کے دونوں فرقوں کا کفر واضح ہے۔ ایک فرقہ قادیانی ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف ایک مسلمان ہی نہیں بلکہ ایک نبی مانتے ہیں اور اس کو نبی نہ ماننے والوں کو اسلام سے خارج اور مرتد کہتے ہیں۔ دوسرا فرقہ لاہوری ہے۔ یہ لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ زمین پر آنے کی جو پیشین گوئی فرمائی ہے وہ پیشین گوئی مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں پوری ہو چکی ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی ہی مسیح موعود ہے۔ یعنی مرزا قادیانی اگرچہ ان کی نظر میں نبی اور رسول نہیں۔ مگر مسیح اور مہدی ہے۔ اس بناء پر عرب وعجم کے تمام علماء اسلامی اداروں اور مسلمان عدالتوں بلکہ بعض غیر مسلم عدالتوں کے مؤقف کے مطابق یہ دونوں فرقے قادیانی اور لاہوری دائرہ اسلام سے خارج مرتد اور زندیق ہیں۔

رابطہ عالم اسلامی جو پوری مسلم دنیا میں اس وقت سب سے بڑا اسلامی ادارہ ہے نے ایک عالمی اجتماع کیا۔ جس میں مسلم دنیا کی ایک سو چوالیس (۱۴۴) اداروں اور تنظیموں کے نمائندے شریک ہوئے۔ اس میں متفقہ قرارداد پاس کی۔ جس میں واضح، غیر مبہم الفاظ میں مرزائیوں اور قادیانیوں کے اسلام سے خارج ہونے کا اعلان ہے۔ نیز یہ بھی صراحتاً لکھا کہ ان کو مقدمات مقدسہ، حرمین وغیرہ میں داخلہ کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ برصغیر ہند میں مسلمانوں کا سب سے بڑا اسلامی ادارہ دارالعلوم دیوبند ہے۔ اسی ادارے کے تمام اکابر علماء جن میں خصوصیت کے ساتھ امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا نام گرامی ہے، نے روز اوّل سے اپنی تحریروں اور فتاویٰ میں تکرار کے ساتھ اس بات کی وضاحت کی کہ مرزائی اور لاہوری دائرہ اسلام سے قطعاً خارج، مرتد اور زندیق ہیں۔ مسلمانوں میں ان کا شمار نہیں ہوسکتا۔ نیز ہندوستان کے ہر اسلامی ادارہ خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ اسی مؤقف کا بار بار اعلان کر چکا ہے۔

یہ مرزائی اور لاہوری اپنے آپ کو ہمیشہ مسلمانوں کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ عام مسلمانوں کو چونکہ ان کے عقائد کا علم نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ دھوکہ کھاتے ہیں۔ اس کی ایک کڑی یہ ہے کہ یہ حج کے نام پر حج کے موسم میں مقامات مقدسہ حرمین وغیرہ جاتے ہیں اور حج کے فارموں پر مسلمان درج کرتے ہیں۔ اس طرح وہ یہاں کے حج انتظامیہ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ سعودی وزارت حج چونکہ اس حج انتظامیہ پر ہی اعتماد کرتی ہے۔ جو ہر ملک میں موجود ہے۔ اس لئے سعودی انتظامیہ بھی ان کے اس فریب سے بے خبر رہتی ہے۔ ورنہ سعودی عرب میں ان کے داخلہ پر حتمی پابندی ہے۔

قرآن کریم کے واضح اعلان کے مطابق کسی کافر کا حرم کعبہ میں داخلہ قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ اس لئے پوری دنیا کی مسلمان وغیر مسلم حکومتوں کی طرف سے قانوناً صرف مسلمانوں کو حج پر جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ ان ہی کے لئے وہ انتظام کر کے حج پر جانے کی سہولتیں فراہم کرتی ہیں۔ اس لحاظ سے مرزائی خود اپنی حکومتوں کو دھوکہ دیتے ہیں جو یقیناً جرم ہے۔ درج بالا عالمی مسلم اداروں کی طرف سے شائع شدہ فتوؤں اور تحریروں میں یہ بھی صراحت موجود ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو اسلام سے خارج سمجھے اور ان

سے اپنے آپ کو نہ صرف یہ کہ دور رکھے۔ بلکہ ہر قسم کے تعاون سے بھی بھرپور اجتناب کرے۔ یہ تعاون چاہے کسی بھی معاملے سے متعلق ہو۔ حج چونکہ خالص دینی عمل ہے اور وہ بھی حرم بھی ادا ہوتا ہے۔ اس لئے ہر علاقہ کی حج کمیٹیاں بھی اس حکم کی مکلف ہیں کہ مرزائیوں کے حج فارم قبول نہ کریں۔ اسی طرح ہر مسلمان چاہے وہ کسی بھی عہدے پر ہو وہ مرزائیوں سے ایسا کوئی تعاون ہرگز نہ کرے کہ جس سے وہ حدود حرم میں داخل ہونے میں کامیاب ہوں اور عام مسلمانوں پر بھی لازم ہے کہ وہ مرزائیوں سے دور رہے۔ ان کی حج دعوتوں کو ہرگز قبول نہ کریں اور نہ ہی ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا رویہ اختیار کریں۔

زیر نظر سوالنامہ میں مرزائیوں کے متعلق حج کا حکم یہ ہے کہ ان کا حج ہے ہی نہیں۔ اس لئے کہ وہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کا کعبہ شریف کے لئے سفر کی کوشش سراسر غیر اسلامی کوشش ہے۔ اس غیر دینی کوشش میں ہر قسم کا تعاون ہر ہر مسلمان کے لئے قطعاً حرام ہے۔ یہ حکم حج انتظامیہ کے لئے بھی اور عہدے داران کے لئے بھی ہے اور عام مسلمان کے لئے بھی ہے۔ بلکہ اصل حکم شریعت یہ ہے کہ جس مسلمان کو بھی یہ معلوم ہو کہ مرزائی سفر مکہ کے لئے کوشاں ہے تو وہ اپنی قدرت و استطاعت کے مطابق اس بات کی پوری کوشش کرے کہ حرم شریف ان کافروں کے داخلہ سے پاک رہے۔ فقط:

نوٹ: اس فتوے پر دیگر مفتیان کرام کے دستخط بھی موجود ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم!

(مولانا مفتی) محمد یعقوب صاحب۔ ۵/ذیقعدہ ۱۴۳۰ھ

اس مقام پر اس بات کو بھی ملحوظ نظر رکھنا چاہئے کہ خود مرزا قادیانی اور اس کے متبعین اور پسماندگان اپنے حج کو کسی اور انداز سے دیکھتے ہیں۔ ان کے ہاں قادیان کی سرزمین العیاذ باللہ حرمین کی سرزمین سے زیادہ محترم ہے۔ قادیان کی حاضری اور وہاں کے جلسوں میں شرکت کو وہ حج سے زیادہ افضل گردانتے ہیں اور یہ ان کا ایمانی مسئلہ ہے۔ ان کے مندرجہ ذیل نظریات کو ملاحظہ فرمائیں:

مرزائی مکہ مدینہ قادیان کو کہتے ہیں

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا جو یہ الہام ہے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ اس کے متعلق ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام قادیان کے ہیں۔ مگر غیر مبایعین (لاہوری جماعت) مدینہ لاہور کو اور مکہ قادیان کو قرار دیتے ہیں۔ اسی بات پر وہ قائم ہیں تو قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کو ظلی حج کہنا ناجائز نہیں ہے۔ اگر میں یہ کہتا کہ مکہ معظمہ کا حج موقوف ہوگیا اور اس کے بجائے قادیان آنا حج کا درجہ رکھتا ہے تب وہ اعتراض کر سکتے تھے۔ مگر مکہ معظمہ کا حج تو قائم ہے۔''

(تقریر سالانہ جلسہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج ۲۰ نمبر ۸۰ ص ۴، مورخہ ۵/جنوری ۱۹۳۳ء)

مرزا قادیانی نے قادیان جانے کو حج قرار دیا ہے نعوذ باللہ

''شیخ یعقوب علی صاحب بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے یہاں (قادیان)

آنے کو حج قرار دیا ہے۔ ایک واقعہ مجھے یاد ہے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید حج کے ارادہ سے کابل روانہ ہوئے تھے۔ وہ جب یہاں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حج کرنے کے متعلق اپنے ارادہ کا اظہار کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا اس وقت اسلام کی خدمت کی بے حد ضرورت ہے اور یہی حج ہے۔ چنانچہ پھر صاحبزادہ صاحب حج کے لئے نہ گئے اور یہیں رہے۔ کیونکہ وہ اگر حج کے لئے چلے جاتے تو احمدیت نہ سیکھ سکتے۔'' (تقریر جلسہ سالانہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج ۲۰ نمبر ۸۰ ص ۴، مورخہ ۵؍جنوری ۱۹۳۳ء)

مرزائی قادیان کی مسجد کو خانہ کعبہ قرار دیتے ہیں

''دوسرا کھلا نشان خانہ کعبہ کے متعلق یہ ہے کہ:'' وامن دخلہ کان آمنا (القرآن)'' یعنی یہ ایک امن کا مقام ہے۔ یہ بھی خصوصیت ساری دنیا میں صرف خانہ کعبہ کو ہی حاصل ہے کہ وہ امن کا مقام ہے۔''

(نکات القرآن حصہ سوم ص ۲۶۷، مرتبہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری)

مرزا قادیانی الہام کی بناء پر یہی صفت اپنی قادیان کی عبادت گاہ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:'' بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ جگہ ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور آخری فقرہ مذکورہ بالا'' ومن دخلہ کان آمنا'' اسی (قادیان کی عبادت گاہ) کی صفت میں بیان فرمایا ہے۔''

(براہین احمدیہ ص ۵۵۷، خزائن ص ۶۶۷ ج ۱، حاشیہ در حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزائی ارض حرم کو قادیان کہتے ہیں

''جو احباب واقعی مجبوریوں کے سبب اس موقعہ (جلسہ سالانہ) پر قادیان نہیں آسکے وہ تو خیر معذور ہیں۔ لیکن جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد واثق کا پاس کیا اور ارض حرم (قادیان) کے انوار و برکات سے بہرہ اندوز ہونے، امام محترم کی زیارت کرنے کے شوق میں دارالامان مہدی ٹھیک وقت پر آن ہی پہنچے ان کی للّٰہیت ان کا اخلاص فی الواقعہ قابل تحسین ہے۔ اقامت نماز کے وقت جب ہجوم خلائق مسجد مبارک میں نہیں سما سکتا تو گلیوں، دکانوں اور راستوں تک میں نمازی ہی نمازی نظر آتے ہیں اور ارض حرم کے چار مصلوں کی حقیقت ظاہر کرنے والا یہ نظارہ بھی ہر سال دیکھنے میں آتا ہے۔'' (اخبار الفضل قادیان ج ۳ نمبر ۴۷، مورخہ ۲۶؍دسمبر 1915ء)

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین ص ۵۲ مجموعہ کلام مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزائی قادیان جانے کو ظلی حج قرار دیتے ہیں

''چونکہ حج پر وہی لوگ جاسکتے ہیں جو مقدرت رکھتے اور امیر ہوں۔ حالانکہ الٰہی تحریکات پہلے غرباء میں ہی پھیلتی اور پنپتی ہیں اور غرباء کو حج سے شریعت نے معذور رکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا۔

تا کہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور افتادہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہوسکیں۔“ (خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج ۲۰ نمبر ۶۶ ص ۵ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)

مرزائی ظلی حج کے بغیر مکہ والا حج خشک قرار دیتے ہیں العیاذ باللہ

”جیسے احمدیت کے بغیر پہلا یعنی حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے۔ اس طرح اس ظلی حج کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں پر آج کل حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔“ (قادیانی جماعت کے ایک بزرگ کا ارشاد مندرجہ اخبار پیغام صلح ج ۲۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۹ ر اپریل ۱۹۳۳ء)

مرزائیوں کے یہاں قادیان کا جلسہ نفلی حج سے افضل ہے

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا وہ جلسہ سالانہ شروع ہونے والا ہے جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود (مرزا مردود) نے اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے ماتحت رکھی اور جس میں شامل ہونے کی یہاں تک تاکید کی کہ آپ نے فرمایا: ”اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲) جب یہ جلسہ اپنے ساتھ اس قسم کے فیوض رکھتا ہے کہ اس میں شمولیت نفلی حج سے بھی زیادہ ثواب کی انسان کو مستحق بنا دیتی ہے تو لازماً ان فوائد سے مستفید ہونے کے لئے جماعت کے ہر فرد کے دل میں تڑپ ہونی چاہئے۔ (اخبار الفضل قادیان ج ۲۰ نمبر ۲۰ ص ۳، مورخہ ۲۵ ر دسمبر ۱۹۳۲ء)

”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) آئینہ کمالات اسلام میں نواب محمد علی خان کو جو ہمارے بہنوئی ہیں۔ قادیان آنے کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلۂ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲)

”آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدائے تعالیٰ نے مؤمنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا۔ آج احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے۔ مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے خدائے تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ جیسا حج میں رفث، فسوق اور جدال منع ہیں۔ ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے۔“

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ برکات خلافت مجموعہ تقاریر میاں صاحب جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء)

مرزا نے حج کیوں نہیں کیا؟

”مولوی محمد حسین بٹالوی کا خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں سنایا گیا جس میں اس نے اعتراض کیا تھا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے؟۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ: ”میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل اور صلیب کی شکست ہے۔ ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں۔ بہت خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سے سخت جان ابھی باقی

ہیں۔ان سے فرصت اور فراغت ہولے۔‘‘ (ملفوظات احمدیہ حصہ پنجم ص۲۶۳،۲۶۴ مرتبہ محمد منظور الٰہی قادیانی لاہوری)

’’اس حدیث کے مطابق حضرت مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا۔کیونکہ آپ کی صحت درست نہ تھی۔ ہمیشہ بیمار رہتے تھے۔حجاز کا حاکم آپ کا مخالف تھا۔کیونکہ ہندوستان کے مولویوں نے مکہ معظمہ سے حضرت مرزا صاحب کے واجب القتل ہونے کے فتاوے منگائے تھے۔اس لئے حکومت حجاز آپ کی مخالف ہوچکی تھی۔وہاں جانے پر آپ کو جان کا خطرہ تھا۔لہٰذا آپ نے قرآن شریف کے اس حکم پر عمل کیا لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کہ اپنی جان کو جان بوجھ کر ہلاکت میں مت پھنساؤ۔مختصر یہ کہ حج کی مقررہ شرائط آپ میں نہیں پائی گئیں۔اس لئے آپ پر حج فرض نہ ہوا۔‘‘ (اخبار الفضل قادیان ج۱۷ نمبر۲۱، مورخہ۱۰؍ستمبر۱۹۲۹ء)

(بشکریہ ماہنامہ النور باڈی پورہ مقبوضہ کشمیر)

مکتوب خوشاب......!

مخدومنا المکرم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری متعنی اللہ والمسلمین بطول بقائکم۔تحیۂ سلام سنت سید الانام...... مزاج گرامی بخیر ہو۔احوال آنکہ مولانا عبدالستار صاحب مبلغ ختم نبوت خوشاب میرے پاس تشریف لائے اور مجھے ایک کتاب مسمّی بہ ’’قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے‘‘ دے گئے۔ یہ کتاب ایک پیش لفظ آٹھ مناظروں اور مباہلہ پر مشتمل ہے۔کتاب کیا ہے؟ دریا در کوزہ ہے۔انداز تفہیم سادہ، سہل اور دلکش ہے۔

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

یہ ایک جامع کتاب ہے۔اس میں حیات مسیح کا بیان ہے۔علامات مہدی ہیں۔ختم نبوت کا بیان ہے اور مرزے کی نقاب کشائی ہے۔مسلمانوں کے ہاتھوں میں یہ ایک تیر بہدف ہتھیار ہے اور مرزائیوں کے لئے چراغ ہدایت اور اتمام حجت ہے۔فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید۔آپ نے جس سے بھی بات کی ہے۔انتہائی ہمدردی، دلسوزی اور انکساری سے بات کی ہے اور اس سے آپ کی شان کم نہیں ہوئی۔ بلکہ زیادہ ہوئی ہے۔آپ کا ارشاد گرامی ہے۔من تواضع اللہ رفعہ اللہ۔

دانہ چون پست افتد زبردشش کنند
خوشہ چوں سربر کشد پستش کنند

انشاء اللہ یہ کتاب بارگاہ رب العزت میں قبول ہوگی۔آپ کے لئے توشۂ آخرت ثابت ہوگی اور محبوب کبریاء کی شفاعت کا ذریعہ بنے گی۔میری درخواست ہے کہ اسے مبلغین کے نصاب میں شامل کیا جائے۔مبلغین اسے ازبر یاد کریں اور اس پر باہم سوال وجواب کریں۔ماہرین تعلیم فرماتے ہیں۔المطارحۃ ساعۃ خیر من تکرار شہر نیز جن کتابوں کے حوالے اس میں آئے ہیں۔ان کے ٹائٹل پیج اور حوالوں کی فوٹو کاپیاں مبلغین کو مہیا کی جائیں۔قیمت کم ازکم مقرر کی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔والسلام مع التعظیم والاکرام۔

دعاگو: پروفیسر محمد یوسف

مسلم مسجد نورپور کالونی کی واگزاری کی تفصیلی رپورٹ!

مولانا غلام رسول دین پوری

مسجد دین اسلام کا شعار اور مسلمانوں کی ہمیشہ سے پہچان رہی ہے اور رہے گی، اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عملی طور پر اہتمام فرمایا کہ ہجرت مدینہ منورہ کے بعد سب سے پہلا اور اہم کارنامہ یہی سرانجام دیا کہ سہل وسہیل نامی دو یتیم بچوں سے زمین خرید فرما کر مسجد نبوی کا سنگ بنیاد رکھا اور مسلمانوں کو بھی مسجد کے فضائل ارشاد فرما کر مساجد بنانے کی تلقین فرمائی۔

الحمدللہ! مسلمان ہر ملک وہر مقام پر مسجد کی ضرورت محسوس کرتے اور اللہ کی رضا کے لئے تعمیر کرتے ہیں، ایسے ہی احمد نگر ضلع چنیوٹ کے مسلمانوں نے عبادت کی ادائیگی کے لئے نورپور کالونی میں مسلم مسجد کے نام سے مسجد کی بنیاد ڈالی، لیکن قادیانی جو منکرین ختم نبوت ہیں اور مسلمانوں کے کھلے دشمن، ہمیشہ دشمنی اور یہودیانہ حسد کا ثبوت دیتے ہیں، چنانچہ قادیانیوں نے وہاں ایک تنازعہ کھڑا کر دیا تو چنیوٹ کی ضلعی انتظامیہ نے مسجد مقفل کر دی جس کا مسلمانوں کو غایت درجہ کا صدمہ پہنچا خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور کارکنوں کو بہت رنج ہوا۔ مسجد کو بند ہوئے چھ سال کا عرصہ بیت گیا تو اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ اور احمد نگر کے جمیع مسلمانان اور مجلس احرار اسلام ودیگر حضرات نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود انتھک سعی بروئے کار لاتے ہوئے درج ذیل خدمات سرانجام دیں۔

ملاقات ڈی سی او ضلع چنیوٹ

۲۴/دسمبر ۲۰۰۹ء بوقت ۱۲ بجے دوپہر ڈی سی او ضلع چنیوٹ جناب رانا محمد طاہر خان صاحب سے ملاقات کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ، قاری شبیر احمد، مولانا محمد مغیرہ تشریف لے گئے اور مذاکرات کئے۔ پھر ۲/جنوری ۲۰۱۰ء بوقت ۲ بجے سہ پہر دوبارہ جناب ڈی سی او صاحب سے ملاقات کے لئے مولانا غلام مصطفیٰ اور مہر امتیاز احمد لالی گئے اور مذاکرات کئے لیکن ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہ ہوا۔

جامع مسجد نورالاسلام میں اجتماعی جمعہ

مسلم مسجد، نورپور کالونی واقع احمد نگر ضلع چنیوٹ کی واگزاری کے سلسلہ میں ضلع چنیوٹ کے تمام علماء کرام کے باہمی مشورہ سے جامع مسجد نورالاسلام گول بازار چناب نگر میں اجتماعی جمعۃ المبارک ادا کرنا طے پایا، جس کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں اشتہار چھپوا کر ضلع بھر میں لگائے گئے اور مختلف علاقہ جات مثلاً احمد نگر، شیر آباد، ڈاور، ٹھٹھہ میاں لالہ، جبانہ، ونوٹی والا، چاہ مخدوماں، چناب نگر، چھنی قریشیاں، کھچیاں، کوٹ وساوا، اچھروال، ریاض آباد، ٹھٹھہ چندو، کوٹ قاضی وغیرہ میں مولانا غلام مصطفیٰ نے اپنے رفقاء کے ساتھ دورے کئے اور لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور اجتماعی جمعہ کی ادائیگی کی دعوت دی اور ۷ جنوری ۲۰۱۰ء بروز جمعرات ضلع چنیوٹ کے بڑے بڑے علماء

کرام مولانا قاری عبدالحمید حامد (مدیر جامعہ انوار القرآن)، مولانا سیف اللہ خالد (مدیر جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ)، مولانا قاری محمد یامین گوہر، مولانا عبدالوارث، مولانا محمد حسین شاہ، مولانا مسعود احمد سروری، مولانا قاری محمد ایوب، مولانا محمد ادریس، مولانا محمد ثناء اللہ، مولانا قاری عبدالکریم، سیّد نورالحسن شاہ، مولانا ملک خلیل احمد وغیرہم سے ملاقاتیں کیں۔ بالآخر ۲۲ر جنوری ۲۰۱۰ء کا جمعۃ المبارک اجتماعی طور پر جامع مسجد نورالاسلام میں ادا کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز ساڑھے بارہ بجے ہوا، جس میں ضلع بھر کے مختلف علاقوں سے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی اور مختلف علماء حضرات مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا غلام مرتضیٰ ڈاور، مولانا محمد طارق خان سرحدی، مولانا قاری عبدالحمید حامد، مولانا سیف اللہ خالد، قاری شبیر احمد، مولانا محمد مغیرہ، مولانا محمد صابر صفدر، مولانا ملک خلیل احمد، واجد علی شیرازی، حکیم محمد ابراہیم، قاری محمد ایوب، سیّد نورالحسن شاہ وغیرہ حضرات کے بیانات ہوئے۔ ابھی پروگرام جاری ہی تھا کہ ڈی سی او ضلع چنیوٹ رانا محمد طاہر کے نمائندہ نے آکر اعلان کیا کہ جناب ڈی سی او کہتے ہیں کہ آپ کا مطالبہ تسلیم ہے اور وعدہ ہے کہ مسلم مسجد واگزار کردوں گا۔ یہ اعلان سنتے ہی مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر اور تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے صدائیں بلند کیں۔

ادائیگی جمعۃ المبارک کے ٹھیک تین روز بعد انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا کہ آپ اپنا وعدہ پورا کرتے ہیں تو ٹھیک ورنہ ۱۵ر جنوری کا جمعۃ المبارک اجتماعی طور پر پھر اسی طرح احمد نگر میں ہم ادا کریں گے۔

۱۳ر جنوری بروز بدھ نئے اشتہارات چھپوا کر پھر انتظامیہ کو مطلع کیا گیا تو ضلعی انتظامیہ نے مسلمانوں کے ولولہ اور جوش کو دیکھ کر رانا ابرار حسین کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ کل ۱۴ جنوری بروز جمعرات مسجد واگزار کرکے آپ کے حوالے کردیں گے آپ احتجاجی پروگرام ملتوی کردیں۔ چنانچہ آج ۱۴ر جنوری بروز جمعرات حسب وعدہ ڈی سی او چنیوٹ رانا محمد طاہر خان نے مسجد واگزار کرنے کا فیصلہ دے کر مطلع کیا، ادھر علمائے کرام اور مسلمانوں کا قافلہ زیر قیادت مولانا غلام مصطفیٰ مبلغ ختم نبوت چناب نگر، جامع مسجد بلال احمد نگر میں پہنچا ہوا تھا، ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے ڈی سی او کا نمائندہ نوٹیفکیشن کی کاپی لے کر مع سرکاری افسران (جس میں ڈی ڈی یو آر چنیوٹ، تحصیل دار چوہدری سرفراز احمد ڈوگر، افتخار بلوچ اور ایس ایچ او چناب نگر تھے) کی بھاری نفری لے کر مسلم مسجد نور پور کالونی احمد نگر پہنچے، ادھر مسجد بلال سے علماء کرام (جس میں مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا قاری عبدالحمید حامد، مولانا محمد مغیرہ، مولانا محمد امین، مولانا صغیر احمد، مولانا محمد اعجاز، مولانا الیاس الرحمٰن، قاری محمد رمضان، قاری عبدالرحمٰن پانی پتی، قاری محمد ایوب، قاری شبیر احمد) اور مسلمانوں کا وفد اور احمد نگر کی انجمن احیاء سنت وانتظامیہ بلال مسجد بھی وہاں پہنچی۔

ٹھیک ۱۲ر بجے دن سرکاری افسران نے مسجد کا تالا کھولا اور علماء کرام و جمیع مسلمانان کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت دی، چنانچہ تمام حضرات ختم نبوت کے بینرز اور پرچم لہراتے ہوئے جوش وخروش کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے، چونکہ مسجد عرصہ چھ برس سے بند پڑی تھی، جس کے نتیجہ میں خودرو جھاڑیاں، اینٹیں اور مٹی کا ڈھیر لگا ہوا تھا، سب سے پہلے مسجد کی صفائی کی گئی، پانی کا چھڑکاؤ کیا اور صفیں بچھائیں گئیں تپائیاں اور قرآن پاک رکھے گئے

اور اسپیکر نصب کیا اور سارا مجمع نہایت اطمینان وسکون سے بیٹھا اور علماء کرام کے مختصر بیانات ہوئے، جس میں تلاوت قرآن پاک وحمد ونعت کے بعد قاری عبدالحمید حامد، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا محمد مغیرہ، مولانا محمد امین، حافظ محمد عابد، سیّد انورالحسن شاہ، قاری محمد ایوب، رانا ابرار حسین، قاری شبیر احمد، محمد حنیف مغل وغیرہم نے یکے بعد دیگرے مختصر بیانات کئے۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے مفصل گفتگو کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ''من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ ''فرمان نبوی کے تحت ڈی سی او ضلع چنیوٹ رانا محمد طاہر خان کا شکریہ ادا کیا اور یہ عظیم کارنامہ سرانجام دینے پر اسے خراج تحسین پیش کیا۔ اختتامی دعا مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی کے صدرالمدرسین احقر غلام رسول دین پوری نے کی، اس کے بعد نماز ظہر کی (آج) سب سے پہلی اذان بھی احقر غلام رسول نے کہی پھر باجماعت نماز ظہر ادا کر کے شکرانہ کی نفل ادا کی گئی اور علماء کرام و مسلمانان ضلع چنیوٹ کا عظیم قافلہ نہایت پُر امن طریقے سے خوشی خوشی اپنے گھروں کو روانہ ہوا۔ واپسی پر حضرت مولانا غلام مصطفیٰ مبلغ ختم نبوت چناب نگر نے بمع اپنے رفقاء ڈی ایس پی چناب نگر سے ملاقات کی، ان کا اور جمیع انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین!

سال نو کی پہلی خوشخبری

۷رجنوری ۲۰۱۰ء مطابق ۲۰رمحرم الحرام ۱۴۳۱ھ جمعرات کو ڈیرہ غازی خان شہر کے قریب قصبہ کوٹ ہیبت کے قادیانی اپنے ایک نوجوان اللہ دتہ قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر رہے تھے کہ کسی مسلمان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم کارکن قاری محمد اسماعیل کو فون پر اطلاع کی، قاری صاحب فون سنتے ہی قبرستان پہنچ گئے۔ قادیانی اپنے مردہ کو قبر میں اتار ہی رہے تھے کہ قاری صاحب نے قادیانیوں کو خبردار کیا: ''رک جاؤ! یہ مسلمانوں کا قبرستان ہے، اگر تم نے اپنا یہ مردہ دفن کیا تو ہم ایک گھنٹہ میں اس کو قبر سے نکال کر باہر پھینک دیں گے۔'' یہ خبر پھیل گئی اور علاقہ کے مسلمان بھی قبرستان میں پہنچ گئے۔ مسلمانوں کے ان جذبات کو دیکھ کر قادیانی اپنا مردہ واپس لے جانے پر مجبور ہوگئے۔ اس واقعہ کی اطلاع مولانا عبدالرحمٰن غفاری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازی خان نے ڈی ایس پی سیف اللہ خٹک کو فون پر کردی، ان کے حکم پر صدر تھانہ کی پولیس موقع پر پہنچ گئی، پولیس کو دیکھ کر قادیانی اور بھی بوکھلا گئے اور اپنا مردہ واپس لے گئے۔ اس واقعہ کے بعد جامع مسجد پیارے والی ڈیرہ غازی خان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس ہوا، جس میں مولانا محمد اسحاق، مولانا غلام اکبر ثاقب، قاری محمد اسماعیل، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا عبدالقدوس چشتی، مولانا محمد اسلم سلمی اور دیگر علماء کرام شریک ہوئے اور اجلاس میں کوٹ ہیبت کے مسلمانوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ڈیرہ غازی خان کی پولیس کا بھی شکریہ ادا کیا گیا۔ واضح رہے کہ ۱۹۸۴ء سے آج تک ضلع ڈیرہ غازی خان کی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کے قبرستانوں سے قادیانیوں کے ۳۵ مردے نکال چکی ہے۔ یہ سب مولانا صوفی اللہ وسایا رحمۃ اللہ علیہ کی محنت کا ثمرہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے مسلمانوں کے دلوں میں قادیانیوں کے خلاف ایسے جذبات پیدا ہوئے۔

اسلام اور قادیانیت ...... ایک تقابلی جائزہ!

قسط نمبر:۲ مولانا غلام رسول دین پوری

اسلامی عقیدہ (۸) آیات قرآنی کا مصداق آنحضرت ﷺ

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ درج ذیل آیات قرآنیہ کا مصداق صرف آنحضرت ﷺ ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ’’واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقالما بین یدی من التورۃ ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد (الصف:۶)‘‘ ﴿اس وقت کو یاد کیجئے! جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ مجھ سے پہلے جو توراۃ آچکی ہے۔ اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔ ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جن کا نام نامی احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔﴾

فائدہ! حدیث پاک میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ’’انا بشارۃ عیسیٰ علیہ السلام‘‘ (مشکوٰۃ ص۵۱۳) ﴿میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔﴾ اور دوسری روایت میں ہے کہ: ’’ان لی اسماء انا محمد وانا احمد‘‘ (مسلم ص۲۶۱ ج۲) ﴿کہ میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔﴾

۲...... ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ‘‘ (التوبہ:۳۳) ’’ ﴿اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو سب دینوں پر غالب کردے۔﴾

مرزائی عقیدہ (۸) آیات قرآنی کا مصداق مرزا قادیانی ہے

مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا عقیدہ ہے کہ مذکورہ بالا آیات کا مصداق مرزا قادیانی ہے۔

ملاحظہ ہو:

۱...... ’’جس طرح خدا نے حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کو نبی کہہ کر پکارا ہے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک تو آیت: ’’مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد‘‘ سے ثابت ہے۔‘‘

(حقیقت النبوۃ ص۱۸۸)

۲...... ’’اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن کریم وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ‘‘

(اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳)

تنبیہ! حضورﷺ نے فرمایا کہ:’’من قال فی القرآن برأیہٖ فلیتبوأ مقعدہ من النار ‘‘ (ترمذی ص۱۲۳ ج۲) ﴿جس نے قرآن کریم میں اپنی رائے سے کہا اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہئے۔﴾

غور فرمائیں! مرزا قادیانی ملعون، حضورﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال کر اپنی رفیق عقل اور دجل وتلبیس سے کام لے کر من مانی تفسیر کر کے آیات کا مصداق اپنے آپ کو قرار دے رہا ہے اور لفظ’’تو ہی‘‘ سے حصر پیدا کر رہا ہے۔ کیا اب بھی اس کے جہنمی اور دجال وکذاب ہونے میں شبہ ہے۔

اسلامی عقیدہ (۹) کسی نبی کی کوئی پیشینگوئی جھوٹی نہیں ہوسکتی

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ اور قرآن کریم کا اعلان تا قیامت ہے کہ کسی پیغمبر کی کوئی پیشینگوئی غلط اور جھوٹی نہیں ثابت ہوئی۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱…… ’’فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہٖ رسلہ ۰ ان اللہ عزیز ذوانتقام (الابراھیم:۴۷) ‘‘ ﴿اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے جو وعدہ کر لیتا ہے۔ اس کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست ہے۔ انتقام لینے والا ہے۔﴾

۲…… ’’ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ (الحج:۴۷)‘‘ ﴿آپ سے جلدی عذاب مانگتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔﴾

۳…… ’’مایبدل القول لدی (ق:۲۹)‘‘ ﴿میرے قول میں تغیر نہیں ہوسکتا۔﴾

مرزائی عقیدہ (۹) حضرت عیسیٰؑ کی تین پیشینگوئی جھوٹی ثابت ہوئیں

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب’’اعجاز احمدی‘‘ میں لکھا ہے کہ:’’ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی تین پیشینگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ ص۱۲۱)

تنبیہ! شرافت اور قادیانیت اجتماع ضدین ہے۔ مرزا قادیانی چونکہ خود جھوٹی نبوت کا جھوٹا دعویدار تھا اور اس کی تمام پیشینگوئیاں جھوٹی ثابت ہوئی ہیں۔ اس لئے’’المرء یقیس علی نفسہ ‘‘ ﴿کہ آدمی دوسرے کو اپنے اوپر قیاس کرتا ہے﴾ کے مشہور مقولہ کے تحت حضرات انبیاء علیہم السلام کو اپنے جیسا سمجھ کر اپنا قلم ولسان استعمال کر کے ان معصومین ومقدس ترین نفوس پر بہتان عظیم کا افتراء کیا اور جہنم میں جلنے کا مکمل ایندھن اکٹھا کیا۔ حاشا ثم حاشا! حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام یا دیگر انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضور خاتم النبیینﷺ کی تمام کی تمام پیشینگوئیاں روز روشن سے بھی کہیں زیادہ واضح اور سچی ثابت ہوئیں۔ دیکھئے تفصیل سیر انبیاء علیہم السلام میں!

اسلامی عقیدہ (۱۰) جہاد تا قیامت جاری رہے گا

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد جیسا پاک ومسلم فریضہ (جو قرآن پاک میں موجود ہے) تا قیامت علیٰ وجود الشرائط فرض رہے گا۔ ملاحظہ فرمائیں کہ:

۱...... ’’کتب علیکم القتال (البقرہ: ۲۱۶)‘‘

﴿تم پر دینی لڑائی (جہاد) فرض کیا گیا ہے۔﴾

۲...... ’’ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ ۰ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعداً علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل والقرآن (التوبہ: ۱۱۱)‘‘ ﴿بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں۔ اس قیمت پر کہ ان کو جنت ملے گی۔ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں۔ مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں۔ یہ وعدہ توراۃ، انجیل اور قرآن پاک میں ثابت ہے۔﴾

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’لن یبرح ھذا الدین قائما یقاتل علیہ عصابۃ من المسلمین حتی تقوم الساعۃ (مسلم ج ۲ ص ۱۴۳)‘‘ ﴿ہمیشہ اس دین پر مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک لڑتی رہے گی۔﴾

فائدہ! ان دو آیات مبارکہ اور حدیث پاک سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ کسی کے الہام (شیطانی) سے منسوخ نہیں ہوگا۔

مرزائی عقیدہ (۱۰) جہاد حرام ہے

مرزا قادیانی اور مرزائی اس مسلمہ مسئلہ کے منکر اور اسے منسوخ کہتے ہیں۔ دو حوالے ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ’’کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔‘‘ (خطبہ الہامیہ ص ۱۷، خزائن ج ۱۶ ص ۱۷)

۲...... ’’یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹایا جائے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۳۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۴)

تنبیہ! دیکھئے! کس طرح مرزا قادیانی ملعون و مردود قرآن پاک کے مسلمہ مسئلہ جہاد کو حرام کہہ رہا ہے اور اس کے ضمن میں اپنا صاحب شریعت نبی ہونا بھی بیان کر رہا ہے۔ کیا چالاک چور وڈاکو دنیا میں آیا ہے؟ جو ختم نبوت پر ڈاکہ بھی ڈالے اور کہے کہ میں نے ڈاکہ نہیں ڈالا۔ اللہ تعالیٰ جمیع اہل ایمان واسلام کی اس دجال اور اس کے اذناب کے ڈاکہ سے حفاظت فرمائیں۔ آمین!

اسلامی عقیدہ (۱۱) معجزات مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ برحق ہیں

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت سے معجزات ظاہر فرمائے جن میں سے ’’مردوں کو زندہ کرنا‘‘ اللہ کے حکم سے اور خلق طیور (پرندے بنانا) باذن اللہ بہت ہی مشہور اور قرآن پاک میں مذکور ہیں ان کی صداقت وحقانیت پر مسلمانوں کا ایمان ہے۔

۱...... ’’واٰتینا عیسی ابن مریم البینٰت (البقرہ: ۸۷)‘‘

﴿ہم نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو واضح معجزات دیئے۔﴾

۲…… ’’واذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذني فتنفخ فيها فتكون طيرا باذني …… واذ تخرج الموتىٰ باذني (المائده: ۱۱۰)‘‘

﴿اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے خصوصی انعام جتلائے ہوئے فرماتے ہیں اور (جب تو نے بنائی مٹی سے پرندے کی شکل میرے حکم سے پھر اس میں پھونک ماری تو وہ میرے حکم سے پرندہ ہوگیا اور تو نے مردہ کو زندہ کیا میرے حکم سے)۔﴾

فائدہ! معجزہ خرق عادت (خلاف عادت) ہوتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی صداقت پر بطور حجت قائم کرتا ہے۔ یہ عادت مستمرہ وقانون قدرت کے خلاف اور اس سے مستثنیٰ ہوتا ہے۔ جیسے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق بغیر ماں اور باپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق بغیر باپ کے۔ جبکہ قانون کلی یہ ہے کہ انسان ماں باپ کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔

مرزائی عقیدہ (۱۱) انکار واستہزاٗ معجزات مسیح عیسیٰ

مرزا قادیانی اور اس کی ذریت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے منکر اور ان کو لہو ولعب، مکروہ اور قابل نفرت بتاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایسے کھیل کھلونے کلکتہ اور بمبئی، یورپ وامریکا میں بہت بنتے اور بکتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱…… ’’غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح صرف مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں۔ بلکہ صرف عمل بالتراب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا تھا۔‘‘ (حاشیہ ازالہ اوہام ص۳۲۲، خزائن ج۳ ص۲۶۳)

۲…… ’’اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں۔ کیونکہ حال کے زمانہ میں دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ پرواز بھی کرتی ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور یورپ اور امریکا کے ملکوں میں بکثرت ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۳۰۳،۳۰۴، خزائن ج۳ ص۲۵۵)

تنبیہ! حضرت عیسیٰ علیہ السلام معجزات خدا تعالیٰ کے حکم سے دکھلاتے تھے۔ اپنی مرضی سے نہیں۔ دیکھئے! مرزا قادیانی نے کیسی قرآن پاک کی تحریف کی اور نصوص صریحہ کا انکار کیا۔ جبکہ مرزا قادیانی ملعون باوجود دعویٰ مسیحیت کے ان امور میں سے کچھ بھی نہ کر سکا۔ بلکہ اپنے مریدین کے مریضوں کو بھی شفایاب تک نہ کر سکا۔ کیا قادیانیوں کے لئے اب بھی سمجھنے اور راہ حق قبول کرنے کا وقت نہیں آیا؟۔

اسلامی عقیدہ (۱۲) احیاء موتی

قرآن پاک میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا میں مرے ہوئے کو دوبارہ زندہ کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ’’او کالذی مرّ علی قریة وهی خاویة علیٰ عروشها ۰ قال انّٰی یحیی هذه الله بعد موتها ۰ فاماته الله مائة عام ثم بعثه ۰ قال کم لبثت ۰ قال لبثت یوما او بعض یوم ۰ قال بل لبثت مائة عام فانظر الی طعامك وشرابك لم یتسنه ۰ وانظر الی حمارك ولنجعلك آیة للناس وانظر الی العظام کیف ننشزها ثم نکسوها لحما ۰ فلما تبین له قال اعلم ان الله علی کل شئی قدیر (بقره:۲۵۹) ‘‘ ﴿یا جیسے وہ شخص (عزیر علیہ السلام) کہ ایک شہر پر گزرا (یعنی بیت المقدس جسے بخت نصر نے تباہ و برباد کر دیا تھا) جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا۔ وہ بولا کہ اللہ تعالیٰ اس کو کیسے زندہ کرے گا۔ اس کے مرے پیچھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو برس تک مردہ رکھا۔ پھر اس کو زندہ اٹھایا اور پوچھا تو کتنی مدت اس حالت میں ٹھہرا رہا؟۔ وہ شخص بولا ایک دن یا کچھ کم رہا ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ تو سو برس تک مرا رہا ہے۔ پس دیکھ اپنے کھانے اور پینے کی چیز کو کہ وہ سڑی گلی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ تجھ کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں اور ہڈیوں کو دیکھ۔ کیسے ان کو ترکیب دیتے ہیں۔ پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پھر جب یہ سب کیفیت اس شخص پر ظاہر ہوگئی تو کہنے لگا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔﴾

۲...... ’’الم تر الی الذین خرجوا من دیارهم وهم الوف حذرالموت فقال لهم الله موتوا ثم احیاهم (البقره:۲۴۳) ‘‘ ﴿کیا آپ نے ان لوگوں کو نہ دیکھا؟۔ جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے نکلے اور وہ کئی ہزار تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا مرجاؤ۔ (تو سب مرگئے) پھر ان کو زندہ کر دیا۔﴾

فائدہ! پہلی آیت مبارکہ میں حضرت عزیر علیہ السلام کا مرنے کے بعد زندہ ہونا اور دوسری آیت مبارکہ بنی اسرائیل کی کسی جماعت کا دعا سے مرنے کے بعد زندہ ہونا۔ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندہ ہونا ممکن ہے۔

مرزائی عقیدہ (۱۲) انکار احیاء موتی

مرزا قادیانی اور مرزائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ نہیں کیا جاسکتا۔ ملاحظہ فرمائیں:

’’کوئی اس بات کا ثبوت نہیں دے سکتا کہ کبھی حقیقی اور واقعی طور پر کوئی مردہ زندہ ہوگیا اور دنیا میں واپس آیا ہو۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۶۴۰، خزائن ج ۳ ص ۴۴۵)

تنبیہ! دیکھئے! کس طرح مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار مذکورہ بالا دو واضح آیات کا انکار کر رہے ہیں۔ جو بالاجماع کفر ہے؟۔ کیا اس قدر صریح انکار کے باوجود قادیانیوں کے کفر وارتداد میں کوئی شبہ ہے؟۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

سنجر چانگ میں قادیانیت کا تعاقب!

مولانا محمد خالد نثار

سنجر چانگ ضلع ٹنڈو الہ یار سندھ کا ایک پسماندہ علاقہ ہے۔ جس سے متصل ہی قادیانی اسٹیٹ ''بشیر آباد'' واقع ہے۔ جس کی بناء پر آس پاس کی بستیاں بھی قادیانی ریشہ دوانیوں سے متاثر رہتی ہیں۔ چنانچہ اب سے تقریباً دوسال قبل قادیانیوں نے سنجر چانگ میں ایک تین روزہ جلسۂ عام منعقد کیا۔ جس میں برطانیہ سے قادیانی لیڈر مرزا مسرور کا خطاب بھی بذریعہ سیٹلائٹ طے تھا۔ اس کانفرنس کی اطلاع ملنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حضرات نے فوری طور پر انتظامیہ سے رابطہ کر کے اس جاری کانفرنس کو دوسرے دن ہی ختم کرایا اور تیسرے دن کی کارروائی نہ ہوسکی۔ لیکن علاقے پر اس جلسے کے اثرات کا ہونا یقینی تھا۔ چنانچہ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹنڈو الہ یار کے حضرات نے اس بابت علماء کرام کا ایک اجلاس بلایا۔ علمائے کرام نے اپنی دینی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اس اجلاس میں بھرپور شرکت فرمائی۔

اجلاس میں طے پایا کہ اس علاقے کا دورہ کیا جائے۔ چنانچہ ایک وفد نے سنجر چانگ کا دورہ کیا اور سنجر چانگ میں بریلوی مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والی مشہور شخصیت جناب پیر ابراہیم جان سرہندی صاحبؒ کا کافی اثرورسوخ ہے اور علاقے میں واحد فعال مسجد میں بھی پیر صاحب کے مرید ہی امام ہیں۔ چنانچہ موجودہ گدی نشین جناب پیر ایوب جان سرہندی صاحب سے بھی اس بارے میں مشاورت کی گئی۔ پیر صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر اظہار اعتماد فرماتے ہوئے مذکورہ امام صاحب کو بھرپور تعاون کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ بعد نماز ظہر مفتی حفیظ الرحمٰن (ٹنڈو آدم) کا بیان طے ہوا اور اہل علاقہ کو اس بیان کی دعوت دینے کی غرض سے مذکورہ امام صاحب کے ساتھ مل کر علماء کرام کی دو جماعتوں میں تشکیل ہوئی اور سنجر چانگ کے بازار میں دوکانوں پر تبلیغی جماعت کی مثل گشت کی بے حد حوصلہ افزائی ہوئی۔ وفد کے شرکاء کے نام یہ ہیں۔ حضرت مولانا راشد محبوب، مولانا قادر بخش، مفتی حفیظ الرحمٰن، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا محمد آصف، راقم الحروف محمد خالد نثار۔

دورے پر جانے والے اس وفد نے محسوس کیا کہ اہل علاقہ کے دین وایمان کو قادیانیوں کے رحم وکرم پر چھوڑے رکھنا کسی طور پر مناسب نہ ہوگا۔ لہٰذا علاقے میں کوئی مستقل ادارہ قائم کیا جائے تاکہ علاقے کے مسلمانوں سے رابطہ بھی رہے۔ نیز قادیانی ریشہ دوانیوں پر بھی نہ صرف نظر رکھنا آسان ہو بلکہ فی الفور سدباب ممکن ہوسکے۔ چنانچہ ایک مدرسے کے قیام کا فیصلہ کیا گیا اور جگہ کے حصول کی کوششیں شروع ہوئیں۔ قادیانی قوم ان کوششوں کے خلاف اثرانداز ہوتی رہیں۔ لیکن مسلسل کوششوں کے بعد سنجر چانگ میں لب سڑک (۲۰۰۰۰ اسکوائر فٹ) تقریباً آدھا ایکڑ اراضی پر مشتمل پلاٹ گیارہ لاکھ میں خرید کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم سے مشاورت کے بعد جامع مسجد ختم نبوت اور مدرسہ عربیہ خاتم النبیین ﷺ کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ اس ادارے کی سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان نے قبول فرمالی ہے۔ لہٰذا

حضرت ناظم اعلیٰ عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہم کے حکم پر علاقے کے علماء کی ایک شوریٰ طے کی گئی ہے۔ نیز سوسائٹی ایکٹ کے تحت بھی اس ادارے کو رجسٹرڈ کرایا گیا ہے۔ جس کے لئے درج ذیل افراد پر مشتمل انتظامیہ نامزد کی گئی۔

حضرت مولانا قادر بخش صدر، مفتی محمد عرفان نائب صدر، مولانا حفیظ الرحمٰن جنرل سیکرٹری، حاجی عبیداللہ جوائنٹ سیکرٹری، مولانا محمد راشد محبوب خزانچی۔

فیصل آباد میں سہ روزہ تربیتی ختم نبوت کورس وختم نبوت کانفرنسیں

۲۶، ۲۷، ۲۸ رجنوری کو فیصل آباد سرگودھا روڈ نواز ٹاؤن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں ظہر تا عصر سہ روزہ تربیتی ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ کورس کی ابتدائی اور اختتامی نشستوں کی صدارت ڈاکٹر قاری محمد صولت نواز نے فرمائی۔ کورس کی مختلف نشستوں سے مولانا قاری محمد یٰسین، مولانا حق نواز خالد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا عبدالخالق مبلغ، صاحبزادہ عزیز الرحمٰن، مولانا قاری محمد شریف عثمانی، صاحبزادہ مبشر محمود، مولانا محمد حنیف عثمانی، مولانا اللہ وسایا نے خطاب فرمایا۔ اسی طرح گوکھوال میں ۲۶ رجنوری بعد از عشاء جامع مسجد گوکھوال میں ختم نبوت کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، ۲۷ رجنوری بعد از عشاء جامع مسجد انوری، مولانا مفتی فضل الرحمٰن، مولانا حق نواز خالد، مولانا اللہ وسایا، ۲۷ رجنوری بعد از مغرب جامع مسجد صدیقیہ ستیانہ روڈ میں ختم نبوت کانفرنس جو مولانا سید فاروق احمد ناصر شاہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس سے مولانا اللہ وسایا، سید خبیب احمد نے خطاب فرمایا۔ الحمدللہ! تمام پروگرام کامیاب رہے۔ فلحمد للّٰہ!

بہاولپور میں ختم نبوت کورس

۳۱ رجنوری، یکم، ۲ رفروری کو جامع مسجد اشرف غلہ منڈی میں ختم نبوت کورس عصر تا عشاء منعقد ہوا۔ پہلے دو دن کے اجلاسوں کی صدارت حضرت مولانا محمد عبداللہ خطیب مسجد اشرف نے اور آخری اجلاس کی صدارت حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمٰن نے فرمائی۔ پہلے روز حضرت مولانا مفتی محمد ارشد مدنی، دوسرے روز حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، تیسرے روز مولانا اللہ وسایا نے تربیتی نشستوں سے خطاب کیا۔ جامعہ دارالعلوم مدنیہ، دارالعلوم اسلامی مشن، جامعہ نظامیہ حیدریہ، جامعہ صدیقیہ، جامعہ اسد بن زارہ کے منتہی طلباء، اساتذہ، کالجز، یونیورسٹیز کے طلباء واساتذہ، تجار حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ آخری اجلاس میں مجلس کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ تینوں روز بھرپور حاضری رہی۔ آخری روز تو جامع مسجد کے ہال، برآمدے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے اور صحن میں بھی بھرپور حاضری تھی۔ جب آخری اجلاس میں حضرت مولانا عطاء الرحمٰن نے دعاء کرائی اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہوئی تو صفوں کو دیکھ کر جمعہ کے اجتماع کی یاد تازہ ہوگئی۔ الحمدللہ! اس کے اچھے اور مثبت اثرات برآمد ہوں گے۔

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم

اس سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم اپریل میں منعقد ہوگی اور بھرپور انداز میں کی جائے گی۔ پورے سندھ کی سطح پر اس کانفرنس سے قافلے شرکت کریں گے۔ انشاءاللہ! (دعاگو! احمد میاں حمادی غفرلہ)

مکتوب جمیل ......!

محترمی ومکرمی حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے مزاج بخیر ہوں گے!

گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لاہور شہر کے پروگراموں میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا رہا۔ آپ کی کرم نوازی رہی۔ آج دفتر میں بیٹھا پرانے کاغذات الٹ پلٹ رہا تھا کہ دو ورق ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے لکھے ہوئے ملے۔ جن پر دو تین نظمیں حضرت والد صاحبؒ (حضرت مولانا محمد اسحٰق قادری نور اللہ مرقدہ) کے ہاتھ کی لکھی ہوئیں ملیں۔ جن کو میں تحریک کے جلسوں میں پڑھتا تھا۔ عجیب سماں ہوتا۔ خوب داد ملتی۔ نعرے لگتے۔ خیال آیا کہ ان کو اشاعت کے لئے روانہ کردوں۔ تاکہ نئی نسل کو بھی اس وقت کے جذبہ اور ولولہ کا علم ہو۔ یہ نظمیں معلوم نہیں کس شاعر کی ہیں۔ آپ کے تو علم میں ہوگا۔ ان کا نام بھی آجائے شکریہ۔ دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مدظلہ کی خدمت میں بھی سلام عرض ہے۔

مسیح موعود مرزا آنجہانی ہو نہیں سکتا
غلامان محمدؐ کا بھی ثانی ہو نہیں سکتا

خاوندان لندن کا ہمیشہ جس پہ سایہ ہو
پیغمبر وہ کبھی حق کی نشانی ہو نہیں سکتا

کہاں شان پیغمبر اور کہاں مراق، معاذ اللہ
اکٹھا اک جا آگ اور پانی ہو نہیں سکتا

نبی کی شان ہے شام وسحر باطل سے ٹکرانا
نبی جھوٹا وکذاب اور زانی ہو نہیں سکتا

جو ان کا ٹیچی ٹیچی ہے حقیقت میں وہ شیطان ہے
فرشتہ وہ کبھی بھی آسمانی ہو نہیں سکتا

حکومت دل کے کانوں سے میری اس بات کو سن لے
مسلمانوں کا ممبر قادیانی ہو نہیں سکتا

اڑے گی ربوہ اب خاک تیری برسر دنیا
سنیں ہم تیری بدزبانی ہو نہیں سکتا

نکل آئے ہیں اب مجلس کے جانباز میدان میں
رہے دنیا میں اب تیری نشانی ہو نہیں سکتا

سرکاری نبی

عجب رنگ زمانہ ہے عجب اس کی روانی ہے
کہ معمولی کلرکوں نے بھی نبی بننے کی ٹھانی ہے

خبر تھی احمد مرسلؐ کی جھوٹے تیس آئیں گے
اس زمرہ میں واللہ ایک مرزا قادیانی ہے

کبھی احمد کبھی عیسیٰ کبھی کرشن کبھی مریم
جو سچ پوچھو تو جھوٹوں کے تلوّں کی نشانی ہے

عدوّ کے گھر میں آباد جس کی پیشین گوئی تھی
بتاؤ کیا یہی شان نکاح آسمانی ہے

مسیح آسمان نے آ کے فتنوں کو مٹانا تھا
مگر یہ عیسیٰ ارضی ہر ایک فتنۃ کا بانی ہے

بڑی الفت سے شیطان ایک دن مرزا سے کہتا تھا
مری ہر بات بگڑی پیارے تو نے بنائی ہے

شراب، دوائی کے لئے مرزا جی ٹانک وائن لیتے تھے
عدالت میں یہی الفضل والے کی زبانی ہے

خدا واسطے مرزائیو مجھے یہ بتلاؤ
ارے یہ سچی بات ہے یا ایک قصہ کہانی ہے

جو یہ سچ ہے تو باز آؤ ڈرو اللہ سے اپنے
کہ اس کی ذات باقی ہے اور جو باقی ہے سو فانی ہے

مگر ہے قلب وگوش وچشم پر مہر خداوندی
نا مانو گے نہ حق کی بات کوئی تم نے مانی ہے

اڑائیں گے جہاں میں دھجیاں تیری نبوت کی
مسلمانوں نے اپنے دل میں یہ اب بات ٹھانی ہے

الٰہی مجلس تحفظ کو تو استقامت دے
یہی باطل کے حق میں اک بلائے ناگہانی ہے

نہیں شیوہ یہ نبیوں کا حکومت سے کہیں جا کر
نبوت کیا ہے مری بس تمہاری مہربانی ہے

والسلام! قاری جمیل الرحمٰن اختر لاہور!

نبی کی زبان؟

"جامع المسانید والسنن ج۱۳ ص۷۶۸ حدیث نمبر۱۱۴۲۴ حدثنا وکیع عن عمر بن ذرقال ۰ قال مجاهد عن ابی ذرقال ۰ قال رسول اللہ ﷺ لم یبعث اللہ نبیاً الا بلغة قومه" حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مگر قوم کی زبان میں۔

نوٹ: جس قوم کی طرف کوئی نبی آیا تو نبی کو بھی اسی زبان میں وحی ہوتی۔ جو قوم کی زبان تھی۔ نبی عرب میں آیا تو نبی کی زبان عربی اور وحی بھی عربی۔ نبی آئے اس قوم کی طرف جن کی زبان عبرانی تھی تو نبی کی زبان بھی عبرانی اور وحی بھی عبرانی میں۔ اس حدیث کی رو سے دیکھا جائے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہوتا تو وہ پنجاب میں آیا۔ اس کی زبان پنجابی تھی تو وحی بھی پنجابی میں ہوتی۔ مرزا قادیانی کا اپنے لئے دوسری زبانوں میں وحی کا دعویٰ کرنا بجائے خود اس کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

قافلہ آخرت!

ادارہ!

صوفی عبدالکریم لدھیانویؒ کا وصال

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے محبین میں سے ایک شخصیت صوفی عبدالکریم لدھیانویؒ بھی تھے۔ ان کا گوجرانوالہ میں ۸۴ سال کی عمر میں ۳۱ دسمبر ۲۰۰۹ء کو انتقال ہوا۔ ان کی تدفین قبرستان کلاں گوجرانوالہ میں کی گئی۔ ان کی نماز جنازہ استاذ الحدیث حضرت مولانا عبدالقدوس نے پڑھائی۔ وہ امیر شریعتؒ کے دیوانے اور ان کے ساتھ شریک سفر رہے۔ صوفی عبدالکریم لدھیانویؒ نے ۱۹۲۲ء میں لدھیانہ میں آنکھ کھولی۔ ان کے والد عبدالغفور بن محمد بخش انصاری تھے۔ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے اور گوجرانوالہ کو مسکن بنایا۔ نہایت ہنس مکھ، مرنجان مرنج، ذہین وفطین اور معاملہ فہم تھے۔ وہ جہاں ہوتے جان محفل بن جاتے۔ بڑے بڑے مسائل کو چٹکیوں میں حل کرنے کا قدرت نے ملکہ ودیعت کر رکھا تھا۔ معاشرتی مسائل کے حل میں تو خاص مہارت رکھتے تھے۔ کئی خاندانوں کی اجڑتی زندگیوں کو نہ صرف بربادی سے بچایا بلکہ خوشگوار بنا کر ہی دم لیا۔ صوفی عبدالکریم لدھیانویؒ کی شادی ان کے تایا جان کی صاحبزادی سے ہوئی۔ ان کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ دینی تحریکات میں بھرپور حصہ لیا۔ مجلس احرار اسلام ہند پھر مجلس احرار اسلام پاکستان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہو کر ہر دینی سرگرمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ (سید احمد حسین زید)

مولانا غلام مصطفیٰ کی والدہ کا انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ وخطیب حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کی والدہ ماجدہ گزشتہ دنوں اپنے آبائی شہر منچن آباد میں انتقال فرماگئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک مولانا غلام مصطفیٰ کے اس صدمہ میں برابر کا شریک غم ہے۔

قاری حفیظ اللہ تونسوی کے والد گرامی کا وصال

قاری حفیظ اللہ تونسوی مدرس جامعہ مالکیہ خانیوال کے والد گرامی غلام صدیق خان قیصرانی یکم صفر الخیر ۱۴۳۱ھ کو چند دن معمولی بیمار رہنے کے بعد انتقال فرماگئے۔ جنازہ اسی رات آٹھ بجے خانقاہ مالکیہ کے سجادہ نشین پیر طریقت خواجہ عبدالماجد صدیقی نے پڑھایا۔ مرحوم بہت ہی صالح اور اجلی سیرت کے انسان تھے۔ علماء اور طلباء سے گہرا تعلق تھا۔ ان کی اولاد دینی تعلیم سے بہرور ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پسماندگان کے صدمہ میں برابر کی شریک غم ہے۔

مولانا عبدالرؤف چشتی کو صدمہ

پچھلے دنوں مولانا عبدالرؤف چشتی کے والد گرامی وصال فرما گئے۔ ذیل کے والا نامہ میں آپ نے والد گرامی کے وصال کی تفصیلات ارسال فرمائیں۔ ملاحظہ ہوں۔ السلام علیکم خریت طرفین منجانب اللہ نیک مطلوب ہوں۔ مورخہ ۶/جنوری ۲۰۱۰ء دوپہر تقریباً ایک بجے فیصل آباد میں میرے والد گرامی انتقال فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! مختصر کوائف عرض ہیں۔ اسم گرامی مولوی حافظ محمد اکبر علی لدھیانویؒ ولد مہر علی مرحومؒ لدھیانویؒ۔ لدھیانہ کے جس محلّہ میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ احراری رہائش پذیر تھے۔ اس محلّہ میں گھر تھا۔ مولانا محمد عمر لدھیانویؒ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جناب محمد حمزہ گوجرہ والوں کے بچپن کے ساتھی تھے۔ مولانا حامد علی لدھیانویؒ حسن ابدال والوں کے بڑے بھائی تھے۔ تقریباً پچاس مرتبہ کے قریب رمضان شریف میں قرآن سنایا۔ حضرت تھانویؒ کے خلیفہ حافظ عنایت علیؒ گوجرانوالہ کے مرید تھے۔ حسن ابدال میں تیس سال گذارنے کے بعد پھر چک نمبر۳۳، ۱۲/ایل چیچہ وطنی آگئے۔ یہاں چالیس، پینتالیس سال امامت، خطابت کی۔ ہفتہ عشرہ کے بعد حضرت مولانا عبدالعزیزؒ گیارہ چک والے کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔ رات کا مطالعہ اور تہجد ہمیشہ کا معمول تھا۔ جماعت سے پانچ منٹ پہلے مسجد میں پہنچ جاتے تھے۔ گاؤں میں ہوتے تو وقت پر مسجد میں ہوتے۔ اگر جماعت کے وقت مسجد میں نہ پہنچتے تو نمازی سمجھ لیتے کہ آج گاؤں سے باہر ہیں۔ ۸/نومبر ۲۰۰۹ء کو میرا چھوٹا بھائی فیصل آباد لے گیا اور پھر مورخہ ۶/جنوری ۲۰۱۰ء کو وفات پاگئے۔ بیماری کوئی نہیں تھی۔ سب رپوٹیں ٹھیک تھیں۔ چھوٹی اوناسی چوڑ ماجرہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ رات ۹/بجے مولانا فضل امین شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ نے پڑھائی۔ مولانا حق نواز خالد نے نماز جنازہ سے پہلے بیان کیا۔ (مولانا عبدالرؤف چشتی)

حاجی عبدالحئی انصاری کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی صوبائی مجلس عاملہ کے رکن حاجی عبدالحئی انصاری کے بھتیجے مجلس کے فعال کارکن سہیل عمران کے کزن، حاجی عبدالسلام کے صاحبزادے، حاجی عبدالرحمٰن اغواء برائے تاوان کی کوشش میں ملزموں کی فائرنگ سے جاں بحق ہوگئے ہیں۔ علاوہ ازیں حاجی عبدالحئی انصاری کے بھائی، عبدالستار کے صاحبزادے امتیاز احمد قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ مجلس کے رہنماؤں نے ان کی وفات پر تعزیت کی ہے۔ تمام اہل اسلام بالخصوص مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ علماء کرام اور کارکن مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو کو صدمہ

جمعیت علماء اسلام کل پاکستان کے مرکزی رہنماء اور سندھ کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو سینیٹر کی والدہ محترمہ کا گذشتہ دنوں انتقال ہوگیا۔ حق تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت ڈاکٹر صاحب اور ان کے خاندان کے تمام افراد کو اس غم میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل کی نعمت سے وافر حصہ نصیب فرمائیں۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

لاہور میں ختم نبوت کانفرنسیں

۸؍جنوری کا خطبہ جمعہ مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد زبیر گلشن راوی میں ارشاد فرمایا۔ ۹؍جنوری بعد از نماز عشاء جامعہ عثمانیہ رسول پارک میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ استاذ العلماء مولانا محب النبی نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ ۱۱؍جنوری جامع مسجد ربانیہ نشاط کالونی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا مشتاق احمد نے صدارت فرمائی۔ پیر طریقت سید نفیس الحسینی کے خلیفہ مجاز جناب رضوان نفیس مہمان خصوصی تھے۔ سید سلیمان گیلانی نے اپنی ایمان پرور نظموں سے سماں باندھ دیا۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا محمد امجد خان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن، مولانا مشتاق احمد، مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ ۱۲؍جنوری بعد از مغرب جامعۃ الازہر بند روڈ لاہور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا زبیر احمد شاہ نے فرمائی۔ کانفرنس سے مولانا مفتی محمد حسن، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ نے بیان فرمایا۔ ۱۳؍جنوری بعد از نماز عشاء جامعہ قاسمیہ شاہدرہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا شبیر احمد نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے کے بیانات ہوئے۔ ۱۴؍جنوری کو بعد از نماز عشاء ٹاؤن شپ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت پیر طریقت حضرت رضوان نفیس نے فرمائی۔ کانفرنس سے سید سلمان گیلانی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ ۱۵؍جنوری جامع مسجد ترتیل القرآن مزنگ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا ثناء اللہ اس کانفرنس کے منتظم اعلیٰ تھے۔ مولانا صاحبزادہ عبدالرحمٰن، جناب رضوان نفیس، مولانا ضیاء الحسن اس کانفرنس کے مہمانان خصوصی تھے۔ شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیا الرحمٰن ثانی اور سید سلمان گیلانی کے بیانات ہوئے۔ ۱۶؍جنوری بعد از عشاء جامع مسجد بلال مکھن پورہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے مولانا قاری عبدالعلیم شاکر، مولانا قاری عتیق الرحمٰن راشدی، مولانا ڈاکٹر شاہد اویس، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا اللہ وسایا اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔ جناب رضوان نفیس نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ یوں الحمدللہ لاہور کے مختلف سات اہم مقامات پر عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں کا بخیر وخوبی انعقاد ہوا۔ فلحمد للّٰہ!

لاہور میں سہ روزہ ردقادیانیت کورس

۸تا۱۰؍جنوری ۲۰۱۰ء کو آسٹریلیا جامع مسجد لاہور میں سہ روزہ ردقادیانیت کورس ہوا۔ ۸؍جنوری کا جمعہ

مجلس مرکزیہ کے ناظم نشرواشاعت مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے پڑھایا۔ جمعہ کے دن جامع مسجد آسٹریلیا کے خطیب حضرت مولانا ملک عبدالرؤف اور جامع مسجد انارکلی کے خطیب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالرحمٰن نے اپنے ایمان پرور بیانات سے کورس کا آغاز فرمایا۔ ظہر تا مغرب تین دن یہ پروگرام چلتا رہا۔ حضرت مولانا نعیم الدین استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ قدیم کریم پارک اور استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن، جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ روڈ، حضرت مولانا زاہد الراشدی، حضرت مولانا محمد یوسف خان، حضرت مولانا انعام الحق، حضرت مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا اللہ وسایا اور دوسرے حضرات کے لیکچرز ہوئے۔ مختلف دینی مدارس کے علماء، اساتذہ، طلباء، سکولز، کالجز، یونیورسٹیز کے طلباء، پروفیسر، تجار، ملازمین غرض تمام طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے ساڑھے چار سو سے زائد حضرات نے اس میں باقاعدہ داخلہ لیا۔ تینوں دن حاضری دی۔ ان حضرات کو لکھنے کے لئے کاپیاں، لٹریچر، سند اور مجلس کی مطبوعہ کتاب مناظرے دی گئیں۔ آسٹریلیا مسجد میں قائم جامعہ عثمانیہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد سلیم اور ان کے گرامی قدر اساتذہ وطلباء نے اس کورس کو کامیاب بنانے میں سرتوڑ محنت وسرپرستی سے ممنون فرمایا۔ آخری دن مغرب کے بعد سے عشاء تک تقسیم اسناد کی پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں لاہور کی دینی قیادت نے اپنے ہاتھوں سے شرکاء حضرات کو اسناد عنایت فرمائیں۔ لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، مولانا سید محبوب شاہ اور سید ضیاء الحسن شاہ نے نظم کو سنبھالا۔

علی پور چٹھہ میں ختم نبوت کانفرنس

۱۵ رجنوری جمعہ کے موقعہ پر مولانا محمد افضل کٹھانہ کی دعوت پر مولانا اللہ وسایا نے قبل از جمعہ ختم نبوت کے موضوع پر خطاب عام کیا۔ شہر وضلع بھر سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، وجمعیت علماء اسلام کے رہنمایان ومتعلقین جمع تھے۔ ظہر کے بعد مولانا محمد افضل کٹھانہ نے ان سب کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔ اس جمعہ کے موقعہ پر رسول پور چٹھہ جامع مسجد میں مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا محمد عارف شامی نے خطاب فرمایا۔

توہین آمیز خاکوں کے خلاف احتجاجی ریلی

۲۹ رجنوری کو مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے زیراہتمام جامع مسجد الصادق سے ایک احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ ریلی کا مقصد ناروے اور ڈنمارک میں آنحضرت ﷺ کے توہین آمیز خاکے چھاپے گئے تھے ان کے خلاف احتجاج کرنا تھا۔ ریلی کی قیادت مولانا محمد اسحق ساقی نے کی۔ مولانا نے فرمایا کہ مسلمان کے اندر تمام خرابیاں ہوسکتی ہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا غدار نہیں ہوسکتا۔ اللہ رب العزت کا ضابطہ ہے کہ اپنے گستاخ کو تو مہلت دیتا ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے باغی سے کوئی رعایت نہیں۔ مسلک اہلحدیث کے ترجمان نے کہا کہ ہم کچھ سب برداشت کریں گے نبی کے باغی کو برداشت نہیں کریں گے۔ علامہ محمد ریاض چغتائی نے کہا کہ اس اجتماع کی وساطت سے گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان ممالک سے ہر قسم کے تعلقات ختم کئے جائیں۔ جماعت اسلامی کے نمائندہ ندیم ہاشمی نے بھی عوام سے اور گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کہ تمام قسم کے تعلقات ختم کئے جائیں۔

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے......ادارہ!

رسول اللہ ﷺ کے مقدس آنسو

حضرت محمد عربی ﷺ اللہ رب العزت کے آخری رسول ہیں۔ حق تعالیٰ کی حکمت بالغہ نے آنحضرت ﷺ کی وحی جلی (قرآن مجید) وحی خفی (حدیث وسنت رسولؐ) کو جہاں محفوظ رکھا۔ وہاں آپ ﷺ کی ایک ایک اداء دلربا ء کو قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا۔ امت محمد یہ کی سعادت مندی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی کے ہر گوشہ پر تحقیق کے نئے نئے میدان سامنے آ رہے ہیں۔ اس کتاب میں آنحضرت ﷺ کی تریسٹھ سالہ دنیوی زندگی کے جس جس مرحلہ پر آپ ﷺ کے آنسو مبارک بہے۔ ان کی تفصیلات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ جناب ظہور الدین بٹ کی تالیف ہے۔ دوسو صفحات کی اس کتاب کی قیمت ۱۶۰ روپے لکھی گئی ہے۔ خوبصورت کتاب ہے۔ ادارہ ادب اطفال رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور سے مل سکتی ہے۔

کاروان جنت

رحمت دو عالم ﷺ کی زبان اقدس سے مختلف اوقات میں جن جن صحابہ کرامؓ کو جنتی ہونے کی بشارت عظمیٰ سے سرفراز کیا گیا۔ ان سب کے حالات اور واقعہ بشارت کی علیحدہ علیحدہ تفصیل پر مشتمل یہ کتاب ایک ایسی علمی دستاویز ہے جو ایمان افروز بھی ہے اور جہاد آفریں بھی۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم احمد پور شرقیہ کے بہت فاضل زمانہ عالم دین تھے۔ آپ کی محنت شاقہ سے یہ کتاب معرض وجود میں آئی جو لائق قدر ہے۔ اسی طرح مصنف مرحوم کی ایک علمی کاوش صحابہ کرامؓ اور ان پر تنقید جو مولانا مودودی صاحب کی خلافت وملوکیت پر تبصرہ ہے۔ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی کتاب تنقید وحق تنقید یہ بھی مودودی صاحب کے نظریہ تنقید پر جامع تبصرہ ہے۔ ان کتابوں کو ایک ساتھ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے شائع کر دیا ہے۔ ۳۳۶ صفحات کی یہ کتاب لائق قدر ہے۔

اسلامی تہذیب

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی کتاب اشرف الاداب فی بیان المعاشرت والاخلاق کے ساتھ آپ کی دیگر کتب سے آداب مجلس، آداب میزبانی ومہمانی، آداب طعام وسلام، آداب تکلم، آداب دعوت وتبلیغ، سب کو جمع کر کے اسلامی تہذیب کے نام پر پونے دوصد صفحات کی یہ کتاب تیار کر دی ہے۔ مولانا محمد زید مظاہری اور مولانا صوفی محمد اقبال قریشی نے کتاب مرتب کی ہے۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے شائع کی۔ آپ پڑھیں۔ ہم سفارش کرتے ہیں۔

امثال عبرت

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی جملہ کتب بمع ملفوظات وخطبات سے انتخاب کر کے سات سو سے زائد

واقعات وحکایات کو اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔ چار سو چالیس صفحات کی یہ کتاب مولانا محمد اسحق ملتانی کی مرتب کردہ اور ادارہ تالیفات کی شائع کردہ ہے۔ دلچسپ کتاب پڑھنا شروع کریں تو پڑھتے ہی جائیں۔ فقہ، تصوف، مذہب وسیاست کے بہت سارے مسائل کو مثالوں سے سمجھانے کے لئے حضرت تھانویؒ کے انداز کی مظہر یہ کتاب لائق مطالعہ ہے۔

سفر آخرت

کسی عرب نے کتاب المیت لکھی جو مدینہ طیبہ سے مخدوم گرامی حاجی عبدالقیوم صاحب نے لاکر اپنے صاحبزادہ مولانا حافظ محمد اسحق صاحب ملتانی کو دی۔ انہوں نے سفر آخرت کے نام سے اس کا ترجمہ کر دیا۔ دنیا کی محبت کم کرنے اور آخرت کا شوق پیدا کرنے کے لئے یہ کتاب انمول تحفہ ہے۔ پڑھئے کہ پڑھنے کی چیز ہے۔ صفحات ایک سو ساٹھ۔ طباعت عمدہ ہے۔ امید ہے کہ قدر کی جائے گی۔

دارالعلوم دیوبند کی پچاس مثالی شخصیات

حکیم الامت حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے قلم حقیقت رقم کا شاہکار یہ کتاب ہندوپاک سے متعدد بار شائع ہوئی۔ کتاب کا تعارف اتنا ہی کافی ہے کہ حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ کی لکھی ہوئی ہے۔ قاری صاحب جہاں متکلم اسلام تھے وہاں وہ صاحب طرز ادیب اور دانشور بھی تھے۔ ان کا قلم زوائد سے ہمیشہ پاک رہا۔ جو بات لکھی ایسی صحیح برمحل حقیقت کی آئینہ دار کہ تحریر کیا ہے؟ نگینوں کو انگوٹھیوں میں جڑ کر شاہکار بنا دیا ہے۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ مبارک باد کا مستحق ہے کہ اکابر دیوبند کی خدمات کو سرانجام دے رہا ہے۔ واجرہ علی اللہ تعالیٰ!

نعمتوں کی حیرت انگیز بارش

اللہ رب العزت کی نعمتوں کا شمار وحساب انسان کے بس میں نہیں۔ تاہم اس کریم ذات کے احسانات وانعامات کا شکریہ تو ہر انسان پر واجب ہے۔ مولانا عتیق الرحمٰن صاحب نے چھوٹے چھوٹے شذرات میں خوبصورت انداز سے انعامات الٰہی کا تعارف کرایا ہے اور اسے کتابی شکل میں ادارہ تالیفات اشرفیہ نے شائع کیا۔ یکصد پینتالیس صفحات کی کتاب ہے۔

خطبات سیرت النبیؐ

حضرت مولانا محمد اسحق ملتانی نے خطبات سیرت النبیؐ کے نام پر یہ کتاب جمع کی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی کے بہت سارے گوشے اس میں جمع ہوگئے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت پر بہت عمدہ بحث کو سمو دیا گیا ہے۔ علماء، خطباء، واعظین ومبلغین کے لئے گرانقدر تحفہ ہے اور عامۃ المسلمین کے لئے نعمت غیر مترقبہ۔ چھ سو سے زائد صفحات کی کتاب ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کی پیشکش ہے۔

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی رعایتی قیمت

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
احتساب قادیانیت جلد1	100	70	احتساب قادیانیت جلد2	150	100
احتساب قادیانیت جلد3	150	100	احتساب قادیانیت جلد4	200	110
احتساب قادیانیت جلد5	200	110	احتساب قادیانیت جلد6	200	110
احتساب قادیانیت جلد7	200	110	احتساب قادیانیت جلد8	200	110
احتساب قادیانیت جلد9	200	110	احتساب قادیانیت جلد10	200	110
احتساب قادیانیت جلد11	200	110	احتساب قادیانیت جلد12	200	110
احتساب قادیانیت جلد13	200	110	احتساب قادیانیت جلد14	200	110
احتساب قادیانیت جلد15	200	110	احتساب قادیانیت جلد16	200	110
احتساب قادیانیت جلد17	200	110	احتساب قادیانیت جلد18	200	110
احتساب قادیانیت جلد19	200	110	احتساب قادیانیت جلد20	200	110
احتساب قادیانیت جلد21	250	130	احتساب قادیانیت جلد22	250	130
احتساب قادیانیت جلد23	250	130	احتساب قادیانیت جلد24	250	130
احتساب قادیانیت جلد25	250	130	احتساب قادیانیت جلد26	250	130
احتساب قادیانیت جلد27	250	130	احتساب قادیانیت جلد28	300	150
احتساب قادیانیت جلد29	300	150	احتساب قادیانیت جلد30	300	150
			مکمل سیٹ		3500/-
رئیس قادیان	250	125	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	300	150
قادیانی شبہات کے جوابات ۱	100	50	قادیانی شبہات کے جوابات ۲	150	80
آئینہ قادیانیت	......	50	فیصلہ کن مناظرے	......	50
یاد دلبراں	......	50	قومی تاریخی دستاویز	200	100

رابطہ: دفتر مرکزیہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون:061-4583486, 061-4514122 فیکس:061-4542277

اسلام زندہ باد

14 مارچ 2010 بروز اتوار

ختم نبوت زندہ باد

تاریخی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ﷺ

قاسم پارک سکھر

خواجہ خواجگان قطب الاقطاب خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

ملک کے جید علماء، مشائخ عظام اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر

اسلام زندہ باد

4 اپریل 2010 بروز اتوار

ختم نبوت زندہ باد

تاریخی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ﷺ

سیالکوٹ شہر

خواجہ خواجگان قطب الاقطاب خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

ملک کے جید علماء، مشائخ عظام اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ

علماء کرام وخطباء حضرات سے اپیل

ہر ماہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کیلئے وقف کریں

- عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ چنانچہ امام زین نجیمؒ نے الاشباہ والنظائر ص۲۰۱ پر لکھا ہے کہ: ''اذا لم یعرف ان محمدﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات'' جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرتﷺ آخری نبی ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔
- آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں۔ جبکہ وہ خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔
- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفیٰﷺ، تحریک ایم، آر، ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران۔ کویت، عراق جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کے عمل کی خطابت میں ثانوی حیثیت ہوگئی۔ حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضورﷺ کے اعمال سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضورﷺ کی ذات مبارک سے ہے۔
- ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست ذات اقدس کی خدمت کرنے کے مترادف ہے۔
- لہٰذا: تمام خطیب حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے شفاعت نبویؐ کے مستحق بنیں۔ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

والسلام!

(مولانا خواجہ خواجگان) خواجہ خان محمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

حضوری باغ روڈ ملتان - فون: 4514122

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

جامع مسجد حاجی اشرف غلہ منڈی بہاولپور

سہ روزہ رد قادیانیت کورس

نامور علماء و مناظرین و
ماہرینِ فن لیکچر دیں گے
اِنشاءاللہ

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خواجگان خواجہ **خان محمد** صاحب دامت برکاتہم
قطب الاقطاب مخدوم المشائخ امیر مرکزیہ

شیخ الحدیث پیکر اخلاص حضرت مولانا مفتی **عطاء الرحمٰن** صاحب

شیخ الحدیث حضرت مولانا **محمد حنیف** صاحب

زیر نگرانی جناب الحاج **سیف الرحمٰن** صاحب

شاہین ختم نبوۃ حضرت مولانا **اللہ وسایا** صاحب
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **محمد اسحاق ساقی** صاحب

مرکزی رہنما مولانا **محمد اسماعیل** صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **راشد مدنی** صاحب

بتاریخ

31 جنوری	اتوار
1	پیر
2	منگل

فروری

بوقت: عصر تا عشاء

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت بہاولپور

قیمت فی شمارہ /10 روپے
قیمت سالانہ /100 روپے